884

کایست دھرم درپن

پستک ہذا در اظہار برن و فرائض ذاتی کایستھان

مولفہ

پنڈت رامچرن صاحب ساکن گنیش پور پرگنہ رام نگر ضلع بارہ بنکی بزبان سنسکرت

جسکو

منشی لالجی صاحب قوم کایست سری بایست ساکن کاکوری نے اُردو مین ترجمہ کیا

اور حسب الایماے منشی نوبت راے صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشن یافتہ

بار ششم

بماہ جنوری سنہ ۱۹۱۳ع

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپی

فہرست مضامین کایست دھرم درپن مصنفہ پنڈت رام چرن ساکن گنیش پور تحصیل فتحپور ترجمہ کردہ لال جی قوم کایست سری باستو ساکن قصبہ کاکوری ضلع لکھنو

श्री गणेशाय नमः

سری گنیش جی کی بندنا

نکری گج مکھ گال سے ندی مین جل تال
باپ بال کی ڈاکنی ہرے سکل بھرم جال

निकरी गज मुख गाल से
नदी मयनजल ताल पा-
प बाल कीड़ा किनी हरै सकल भ्रम जाल १

سری گنیش جی کے گال کام جل کے تالاب ہین اُن سے جو ندی نکلی ہر وہ سیرے بھرم جال کو مٹاوے اسوجہ سے کہ بھرم مٹانے کے واسطے ندی کا اشنان اور ندی کا درشن مفید ہے اور گنیش جی کے دونون گالون مین تالاب کا ہونا اور ندی کا جاری ہونا اسوجہ سے کہا کہ گنیش جی کے دونون گالون سے کام جاری رہتا ہی نہایت خوشبودار اُس مین بھور بیٹھ کر سواد لیتے ہین اور گنیش جی آنند مین بیٹھے ہمیشہ اپنے کانون سے بھور ہٹایا کرتے ہین اور بھرم اس کام مین یہ تھا کہ کایست لوگ کون برن ہین اور کیا دھرم اُنکا ہے اسکے واسطے گنیش جی کی اُسی ندی کا اسمرن کیا اُس سے ہر قسم کا بھرم مٹ گیا اور پانچوان برن انکا مع شرح حال معلوم ہوا جیسا آگے ذکر آوے گا —

سری رگھوناتھ جی کی بندنا

سیتا رگھونندن لکھن بھرتھ شترہن بیر
بندون پون کُمار جت بھرت سرجو تیر

सीता रघुनन्दन लखन भरत श-
त्रुहनबीर बन्दौं पवन कुमार पु-
त बिहरत सरयू तीर २

سری رگھوناتھ جی کو نمسکار ہے جو سری سیتا لچھمن بھرت شترہن ہنومان سمیت سرجو ندی کے کنارہ بہار کرتے ہین کیسا ہے یہ سروپ کہ اسمرن کرنے سے ارتھ دھرم کام موکچھ بھگت کیرت بھی بھوت آدک سب پدارتھ ملتے ہین —

سری شیوجی اور پاربتی جی کی بندنا

سورٹھا

بچن ارتھ یو ایک سیہ بچن ارتھ کے ہیت
بندون جگ جننی جنک پاربتی برکھ کیت

वचन अर्थ इव एकमय वचन अर्थ के हेतु बन्दौं जग जननी जनक पार्वती वृष केतु ३

سنسار کے ماتا پتا سری شیوجی اور پاربتی جی کو نمسکار ہے کیسے ہین یہ دونون سروپ جیسے بچن اور ارتھ یعنی کہنے مین لفظ اور معنی دو ہین اور درحقیقت ایک ہین اچھا لینے خواہش یہ ہے کہ بچن ارتھ کا بھید معلوم ہو جسمین اس پستک کا مضمون بشرح مناسب لکھا جاوے۔

سری پنڈت راج برمہ مورت تیواری او مان پت جی کی بندنا

دوہا

پنڈری پور ساگر پرگٹ اودت رام پورناک
سری مداو مان پت گورشسی بندون سب سکھ پاک

पिराडीपुर सागर प्रगट उदित राम पुरनाक श्रीमदुमापति गुरु शशी बन्दौं सब सुख पाक ४

سری مہاراج برمہ مورت تیواری جی کے چرن کملون کا نمسکار کیسے ہین پنڈتون کے مہاراج جیسے چندرمان برہمنون کا مہاراج ہے پنڈرے پور مین اُدت پن ہوے جیسے چندرمان ساگر مین اور سری اجودھیا جی مین پرکاس کیا جیسے چندرمان نے آکاس مین اور جیسے چندرمان اپنے کرنون سے سمپورن آن کا پیدا کرنے والا ہو اسی طرح سری مہاراج اپنی کرپا سے سب سکھ کے پھل دینے والے ہین اور جسپر اُنکی کرپا درشٹ نہین ہے وہ سکھ اور وہ ماتکھ اس طرح کا ہے جیسے چندرمان کی کرنون سے دوران یعنی خالی رہتا ہو اور اندھکار ناس کرتا چندرمان ہو اور اگیان اندھکار کے ناس کرتا مہاراج ہین۔

بندنا سری لودھے شرناتھ مہادیو کی

شعر ۵
بندون لودھیشر سکھدیات اکھت اکھ کیت
کامن سوت دھن گج تورگ نام لیت جو دیت

बन्दौं लोधेश्वर सुखद मातासिन
लहिहेत कामिन सुतधन गज
तुरग नाम लेत जो देत ५

شعر ۵
نمشکار ہے سری لودھیشر ناتھ مہادیو کو کیسے ہین بیل پتر اور اچھت چڑھانے اور
نام لینے سے ہر ایک سکھ دیتے ہین استری پتر دھن ہاتھی گھوڑا۔

ذکر منشی نوبت رائے قوم کایست سکسینا ساکن بداون کا تحصیل رام نگر
مین آنا اور لودھیشر ناتھ مہادیو کے مندرون اور تالاب کوٹھی وغیرہ کا بنوانا
اور کایتھون کے پانچوین برن ہونے کی نرنے

شعر ۶
لودھیشر کی نکٹ ہے رام نگر تحصیل
لکھن پوری سے لست ہو اُتر چھتیس میل

लोधेश्वर के निकट है रामनगर तह-
सील लखनपुरी से लसत है उत्तर
छत्तिस मील ६

سرشتی لودھیشر ناتھ مہادیو کے پاس رام نگر تحصیل لکھنؤ کے اُتر طرف چھتیس میل ہے

شعر ۷
چتر تینہ شک سین کل نوبت رائے سو نام
آئے تہان تحصیل کر بست بداون دھام

चित्र तनय शकसेन कुल नौबति
राय सुनाम आइ तहाँ तहसील
कर बसत बदाऊँ धाम ७

چتر گوپت کے بنش شک سین کل کے ادھکاری نوبت رائے نام بداون کے
رہنے والے تحصیل رام نگر مین تحصیلدار آئے۔

شعر ۸
جو بتن مورت دھر مدن لکھے کور جن کال
کرن لاج بھیک سو جن دھرم دینہہ سو بشال

युवतिन मूरति धर मदन लखै कूर
जन काल करण लाज भिक्षुक
सुजन धर्म देह सु विशाल ८

کیسے ہین خوش وضع جنکے دیکھنے سے استریون نے مدن کے دینہہ رکھنے کا اعتبار کیا

اور رعب جلال سے ارادہ کرنے والون نے جانا کہ کال کا سروپ ہین اور رحم سے
محتاجون کے واسطے راجہ کرن اور اچھے لوگون کے واسطے دھرم کی دیہہ

شعر
سوجن غریبن حاکمن نج من مانی خاص
بید پاٹ پنڈت لکھت ساون بھادون ماس

स्वजन ग़रीबन हाकिमन जिन
मनमानो ख़ास वेद पाठ परिड-
त लखत श्रावण भादौं मास ९

معنے
غریب لوگون کے واسطے سوجن یعنی جتنے غریب ہین وہ بیخوف ہوکر جانتے ہین کہ یہ
حاکم ہمارے خاص گھر کے مالک ہین اور حاکمون کے واسطے خاطر خواہ و منظور نظر کام اور
بید پاٹھی پنڈتون کے واسطے ساون بھادون کا مہینہ ہین یعنی جیسا ساون بھادون
کے آنے سے بید پاٹھی بید پڑھنے سے بیفکر ہوکر آنند مین رہتے ہین اُسی طرح اب بیفکر
گھر بیٹھے خوشی کرتے ہین —

شعر
بیدھ بھانت گن گن رچیو بھون بانجھ کرتار
ایک جگہ تن دیکھ بے نوبت رائے سودھار

बिबिध भाँति गुण गण रच्यो भुवन-
मांझ करतार। एक जगह तिन देखि
के नौबति राय सुधार १०

معنے
شری برہما جی نے چودہ بھون طرح طرح کے گن پیدا کیے جیسا سیل اودارتا بیرتا
گمبھیرتا سورتا کلینتا سندرتا سانت چھما چترتا دیا لتا وغیرہ اور جاہا کہ
ان سب گن کو ایک ساتھ دیکھے اسکے واسطے سب کو یکجا کرکے نوبت رائے تحصیلدار کو
بنایا اب سب گن ایک جگہ دیکھ پڑتے ہین —

شعر
نوبت رائے سوچیت ہے ہردے بیٹھ رگھوناتھ جی
لودھیشر کو کھیت کے رچوایو بھو بھانت سو

नौबति राय सचेत हृदय पैठि
रघुनाथ जी लोधेश्वर कोखेत
रचवायो बहु भाँति सो ११

معنے
اُن نوبت رائے تحصیلدار کے ہردے مین رگھوناتھ جی نے باس کرکے لودھیشر ناتھ کا

چھتر بہت طرح سے آراستہ کرایا

۱۲ دیبی گنپت سدن رچ کوٹھی تال سو دھار
بل کیو چہون دس بہور کینھو ہاٹ بچار

देवी गणपति सदन रचि कोठी ता-
ल सुधारे विमल कियो चहुँ दि-
शि बहुरि कीन्ह्यो हाट बिचारि १२

۱۲ دیبی جی اور گنیش جی کا مندر بنا اور کوٹھی تالاب اور چاروں طرف اور گانون کی صفائی و مرمت کر کے بازار جدید بنوائی —

۱۳ لچھمی نارائن سہت چتر گوپت رب تھاپ
کینھو بید بدھان سو کروایو بہو جاپ

लक्ष्मी नारायण सहित चित्र गु-
प्त रवि थाप कीन्ह्यो वेद विधान
सो करवायो बहु जाप १३

۱۳ لچھمی نارائن اور چتر گوپت اور سورج نارائن کو بید بدھ سے استھاپت کرایا

۱۴ تھاپن کھ شالا بھیو کونشل کایست کون
سبن کہیو بہو بھانت سو جو جہ بھایو جون

थापन मखशाला भयो कौशल
कायथ कौन सबन कह्यो बहु
भाँति सो जो जेहि भायो जौन १४

۱۴ اسی جگ مین ذکر ہوا کہ کایست کون برن ہین ہر شخص نے اپنی سمجھ کے موافق کہنا شروع کیا —

۱۵ پرم ہنس پت دج تلک جوگ شرومن مال
رام چرن بودھ سن کہیو پنڈت میڈہی لال

परमहंस पति द्विज तिलक योगि
शिरोमणि माल रामचरण बुध
सन कह्यो पण्डित मेड़ीलाल १५

۱۵ اس پر پرم ہنس راج جوگی تلک پنڈت میڈہی لال نے رام چرن پنڈت سے کہا —

۱۶ کایست کل نرنے کرو کون برن یہ لوگ
سُرت پوران اتہاس سے کرت بھوم پت بھوگ

कायथ कुल निर्णय करो कौन
वर्ण ये लोग श्रुति पुराण इति
हासने करत भूमिपति भोग १६

۱۶ کایست کل کی نرنے کیجیے کہ یہ کون برن ہین جو پرتھی مین راج کاج کرتے ہین
جیسا بید پوران مین لکھا ہو —

۱۷ نرنے کایست برن کی کیھیو جس کہ بید
سو سب اُردو مین لکھیو لال جی منشی بھید

निर्णय कायथ वर्ण की कीन्ह्यो
जस कहि वेद सो सब उर्दू में लि-
ख्यो लाल जी मुन्शी भेद १७

۱۷ کایست برن کی نرنے پنڈت جی نے بید پوران سے سنسکرت مین کی اور
ترجمہ اُسکا اُردو مین لال جی منشی نے لکھا —

۱۸ کایست کل کے دھرم کو درپن یاکو نام
پڑھے لکھے جو نر سُنے پورو ہووے کام

कायथ कुल के धर्म्म को दर्पण
याको नाम पढ़ै लिखै जो नर सुनै
पूरो होवै काम ॥१८॥

۱۸ کایست کل کا دھرم اسمین لکھا ہے اور کایست دھرم درپن اسکا نام ہے اور
جو کوئی اس پوستک کو پڑھے یا سُنے اُسکا کام پورا ہو —

جاننا چاہیے کہ ان اٹھارہ دوہا اور سورٹھا مین پانچ دوہا بندنا الیشر کے ہین اور تیرہ
باقیماندہ مین ذکر نیائے اور مہاتم اس پوستک کا سری مہاراج پنڈت رامچرن جی صاحب نے
اسکی سودّہتا کے ہیت اپنے قلم سے لکھدیا اسواسطے امید ہے کہ ارباب نظر کی نظر مین
یہ سب لکھا ہوا منظور ہو اور اگر کاش کوئی غلطی فاش ہے تو بہ نظر عذر کم مانگی کمترین بمقدار
اُسکی درستی فرما دیجاوے جسمین غلط بینی عام نرہے اور اس پوستک مین پہلے ذکر
تالیف کتاب کا ہو اور بعدہ ذکر پانچوین برن ہونے کایتھون کا بشرح اسکے کہ جس طرح

بدصحبتی ناجنس کا اتفاق اس دیس مین ہوا اور برخلاف کام یعنی ادھرم کے بہ سبب
ناوانستگی ہونے لگے مع بعضی ذکر بزرگان جن سے نتیجہ راست روی اور دھرم کا معلوم
ہوتا ہے اور ایک شرح ہے پورانون اور شترون کے ترجمہ مین کوئی جگہ عبارت آرائی پر
نظر نہین ہوئی جسمین دقت طلب نہ ہو اور اگر کوئی مقام پر نامناسب مضمون ہوگیا ہے
تو دیکھنے والون کو چاہیے کہ اسکو ملاحظہ فرماکر سلیس موزون کر لیوین اور نام اس
پستک کا کایست دھرم درپن ہو ۔

ذکر پہلا تالیف کتاب مین

منشی نوبت رائے صاحب خلف چھیدالال بن دیوان گلاب رائے صاحب
ساکن بدایون خاص تحصیل رام نگر ضلع بارہ بنکی نواب گنج ملک اودھ مین تحصیلدار ہین
ایشر نے حاکم باعدل کیا ہے اخلاق مروت سخاوت ہمت جو صفات انسانی ہین سب سے
بہرہ پایا ہے برادر نوازی مین طاق شہرۂ آفاق ہین حاکم خوش رعایا راضی گھر
بیٹھے لوگ دعائین دیتے ہین کہ ایسے منصف دنیا مین حاکم رہین مقدور کیا ہے کسی
غریب کی کوئی حق تلفی کرے یا ایذا پہونچائے عالی ہمتی سے ہمیشہ ہمت اس بات پر
مصروف ہے کہ وہ کام کیجیے جسمین بہبود خلائق ہو اور گذشتگان کا نام تازہ ہو اس تحصیل
رام نگر مین لودھیشر ناتھ مہادیو دوا پر جگ سے موجود ہین مگر آج تک کسی کو اپنی بھگت کا
مرتبہ ایسا ظاہر کرکے نہین دیا اب اپنی دیا سے ایسی توجہ فرمائی کہ جتنے کام ضروری
لینے استحمان کے ہین وہ سب تحصیلدار صاحب کے ہاتھ سے بنوائے تالاب
پختہ راجہ غریب سنگھ راجہ رام نگر کا بنوایا ہوا دو سو چند سال کا تھا ہر طرف زینہ
شکستہ اور پانی کثیف اور اکثر خشک رہتا تھا اُسکو ہر ایک طرف سے زینہ درست
کراکے مٹی نکلوا کر صاف کرا ڈالا پانی صاف بھرا ہے ہزار ہا جاتری اشنان کرکے سوُدھ
ہوتے ہین ۔ اور تالاب کے بیچ مین ایک کوٹھی نہایت پوسیدے سر پیر اسی آرزو مین

کھڑی تھی کہ کوئی مجھکو دیکھے اُسکو ایسی مرمت کرائی کہ نئی کوٹھی سے زیادہ آبدار ہو گئی
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنگ مرمر کی کوٹھی ہے - اور کنارۂ تالاب سے کوٹھی تک جانے کو
راہ معقول نہ تھی اُسکو پختہ سڑک بنواکر دورویہ جنگلہ لگادیا اب بے تکلف آمد و رفت
صدہا آدمی کی ہوتی ہے اور اُس جنگلہ کے کنارہ ایک دروازہ تھا شکستہ نہ کینوار نہ
چوکھٹ نہ چھجا نہ چھت اُسمین دیوارین اور چھت چھجا کینوار چوکھٹ ہر قسم کی مرمت
کراکے ایک مکان شہ نشین بنادیا - اور تالاب کے کنارہ ہموار زمین نہ تھی نشیب
فراز بد قطع تھا وہان نفاست طبیعت سے ایسے دھوس مٹی کے تالاب کے گرد بنوائے
کر اُس پر ہزارہا آدمی میلہ کے مقام کرکے راحت پاتے ہین دوب دورویہ اُنپر بھی ہر نیچے
تالاب کا پانی صاف لہراتا ہے اور بیچ مین کوٹھی جھل جھلاتی ہے کیسا ہی آدمی رنجیدہ ہو
بیشک خوش ہوجاتا ہے اور تالاب کے پورب اور اوتر کے گوشہ مین ایک مندر کالی جی کا
تھا مگر ایسا مخفی تھا کہ اکثر لوگ نہ جانتے تھے کہ کہان ہے اُسمین دیوارین پختہ
اُٹھا کر دروازہ صدر اور دروازہ کمرہ نما ایسے لگادیے ہین کہ اب درشنون سے کوئی
محروم نہین ہے - اور اُسی دروازۂ صدر کے بغل مین ایک کمرہ مختصر بنایا اس مین سری
گنیش جی کو استھاپت کردیا - اور مہادیو جی کے اوتر طرف ایک کونڈہ تھا جسمین مہادیو جی کا
چڑھا جل بہکر جمع ہوتا ہے وہ اسقدر کثیف مدت دراز سے پڑا تھا کہ اُس طرف جانے مین
آدمیون کو کثرت تعفن سے پس و پیش تھا اُسکو ایسا صاف کرایا اور مٹی اُسکی نکلوائی کہ اب
وہ بھی درشن کرنے لائق ہوگیا اور اب نسبت اُس کے یہ تجویز ہے کہ تین فٹ گہرا چھوڑکر
باقی تہ زمین پختہ کرادی جاوے جس مین سوتے کا پانی نہ آوے اور مٹی نہ سڑے
اور مہادیو جی کے درشن کرنیوالے لوگ جو براہ کانپور لکھنؤ یا نواب گنج رام نگر تک آتے تھے
اُنکے جانے کی سڑک مہادیو جی تک نہ تھی اُسکے واسطے رام نگر سے مہادیو جی تک
سرکار گورنمنٹ کے حکم سے سڑک بنوادی جسکی بدولت گاڑی بیل مسافر بے تکلف

پہونچتے ہین - اور مہادیوجی کے دکھن طرف ایک غار عمیق تھا اُسمین کثافت جمع رہتی
تھی اُسکو سب پٹواکر زمین ہموار بنوائی اور مکانات اور دوکانین بنوائین - اور غار
ہموار شدہ کے آگے ایک تالاب سورج کنڈ تھا اُسپر ایک مکان پختہ بنواکر سورج نراین
کی مورت استھاپت کردی اور باغ لگا دیا پوجاری جی پوجا کیا کرتے تھے جاتری لوگ
درشن سے کرتارتھ ہوتے ہین اور اس تالاب بنانے کے واسطے لالہ روپ نراین دیوان
راجہ سرجیت سنگھ صاحب تعلقدار رام نگر نے اسراشرح سے تجویز کی ہو کہ زنانہ گھاٹ
بنادیا جاوے اور دیوان نہال منیجر علاقہ مہاراجہ صاحب بہادر والی کپورتھلہ نے
کھدوانا مٹی تالاب کا ارادہ کیا ہو عنقریب اُس کی درستی ظہور مین آویگی - اور مہادیوجی
کے دکھن طرف دروازہ کے سامنے راہ نہ تھی جو لوگ دکھن طرف سے آتے تھے
وہ چکر کھاکر اس استھان مین پہونچتے تھے اب کیا ٹھیک کی ہو کہ مکان سالک رام پنڈا کا
جو محض شکستہ سد راہ بنا تھا اُسکو کھدوا کر سیدھی راہ غار ہموار شدہ پر بنوا دی جاتی ہی لوگ
بہت دور سے درشن کرنے آتے ہین اور بہ کشادہ پیشانی درشن کرکے لوٹتے ہین اور
پنڈا کے مکان کی عوض مین زمین مع قیمت عملہ خاطر خواہ دے کر دوسرا مکان بنوا دیا-
اور مہادیوجی کے پچھم طرف کورک چھتر تھا جسمین مہاراجہ جودھشٹر جی نے بن باس کے
وقت مین ہون جگ کا کیا ہو بالکل گم پڑا تھا اُس کو مہادیوجی کا حکم پاکر صاف کرادیا اب
اُسمین پانی ہی اور چارون طرف کے زینہ صاف دیکھ پڑتے ہین اور اُمید ہو کہ کسی اولوالعزم کو
اُسکی مرمت کرادینے کا جوش دل مین آجاوے - اور شیوجی کے مندر مین دو دروازہ
تھے ایک پورب طرف اور ایک دکھن طرف اُسکے سبب سے کثرت میلہ مین آمد و رفت
کی چپقلش ہوتی تھی اب اُسکے واسطے دروازہ پچھم طرف بنادیا اور عورت مرد کی آمد و رفت
کے وقت مقرر کردیے اسوجہ سے وہ دقت بھی رفع ہو گئی -
اور مہادیوجی کے استھان کے پاس اوتر طرف ایک مندر بڑی تیاری کا بنایا مسری

پھر گنپت جی کی مورت اور بشن بھگوان کی مورت لچھمی جی سمیت استھاپنا کی اس مین بڑا
خرچ کیا اور بڑی بدھ سے پوجا کی کاشی جی سے بید پاٹھی آئے اور دیس کے ملک
پنڈتون مین ایسا کوئی نہ تھا جو اس جگ مین شریک نہ ہوا کاتک کے جم دوتیا سمبت ۱۹۲۶
شوالون کو استھاپنا مورتون کی کرکے برہمنون کو نانا ترن دیا اور جتھا اوچت بھوجن
دچھنا دیکے آشیرباد لیا جس نے وہ اوتساہ دیکھا ہو وہ جانتا ہو لالہ شیو شنکر لال صاحب
ساکن فتح پور ضلع بارہ بنکی نواب گنج نے ایک قصیدہ اس ذکر مین موزون کیا ہو
اس مین حال دیکھنے لائق لکھا ہو اہل برادری اور دوست آشنا غریب امیر سب
اوتساہ کو دیکھنے پہونچنے سے اب تک یاد کرتے ہین اور بہت دن دیکھنے سننے والے
یاد کرینگے کہ کسی نے کوئی کام کیا ہو اور صاف صاف ظاہر ہو گیا کہ مہادیو جی نے اپنی
اچھا سے یہ سب کام کرائے ہین نہین تو یہ مقدور کسکا ہو کہ اتنے کام کرے اور نیک نامی
پاوے۔ یہ پاس آگر سکل گن آگر پنڈت راج پرم ہنس راج مہا جوگ کے دھارن کرنے والے
پرتھی کا بھاستک پرتھا منے والے سری میٹھی لال جیو۔ جنھون نے سنسار کے
اوپکار کے ہیت مون برت دھارن کیا اور ان آدک کا اہار چھوڑ کر گریکھم رت مین تیج اگن
تاپتے اور سیت رت مین جل سین کرتے اور برکھا رت مین ان ادھار رہتے انکو شیو جی نے
اپنے نکٹ بلا کر کھڑا کر رکھا ہو انھون نے اس کام مین اپدیس اور سربراہی ہمہ تن مصروف
ہو کے کی اور پنڈت بہاری پرشاد ساکن تلوک پور سنسکا ودک ٹیس ولے آدہمن اور پنڈت
رام چرن جی گنگیش پور والے سکل شاستر کے ادھکاری جگ نایک ہوئے جسدن سب
پوجن ہو کر جگ پوری ہوئی سبھا مین کایستھون کا ذکر آیا کوئی کہتا تھا کہ سودر ہین اور کوئی
زبان دراز کرکہتا تھا کہ پانچوان برن ہین مگر خوف کھاتا تھا کہ پانچوان برن شنکر برن سے
مراد ہو اور یہ نہین سمجھے تھے کہ شنکر برن جنکا نام ہو وہ پانچوان برن نہین ہین انکا نام
علیحدہ ہو اور پیدایش انکی علیحدہ ہو اسپر پنڈت راج سری مہاراج پنڈت رام چرن جی صاحب نے

شاستر پوران اوکت جو کایتھون کا حال لکھا ہی بیان کرنا شروع کیا اس شرح سے کہ
کایتھ سودر نہین ہین پانچوان برن ہین تمام حاضرین جلسہ خوش ہوئے جوگی راج نے
خوش ہو کر حکم دیا کہ پنڈت جی صاحب یہ ذکر ایک کاغذ مین لکھ دیجیے آپ بلاغت سے
کہ جیسے اس جلسہ کے لوگ اس بات سے خوشی ہوے ہین ویسے اور اور جگہ کے لوگ
بھی آپ کے بچن سودھا سے ترپت ہوویں اس کے واسطے پنڈت جی صاحب نے شاستر
پوران اوکت ایک پتر لکھا مگر خاص سنسکرت زبان ہی اور کایست لوگ سنسکرت
زبان کم جانتے ہین اسواسطے تابعدار ہمیشہ لال جی خلف نوندھ رائے ابن نولال
بن دیوان رام پرشاد جی صاحب قانون گو کاکوری ضلع لکھنؤ نے اس زبان مین ترجمہ لکھا
جسمین سب کی سمجھ مین آوے اور ہر ایک عزیز و بیگانہ کو ان امورات کے سمجھنے کی توجہ ہو
اور امیدوار ہون کہ مجھ غریب بے علم کی زبان گیری نہ فرمائی جاوے اپنا مطلب دیکھنا
اور سوچنا چاہیے اور یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ چھوٹا منھ بڑی بات لائق التفات نہین لکھا ہوا

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۞ در نوشت است پند بر دیوار

ذکر پانچوین برن ہونے کایتھون کا یہ شرح اسکے کہ جس طرح یہ تجویز باطن کا
اتفاق اس دیس مین ہوا اور برخلاف کام کے لینے آو دھرم یہ سبب ناواقفیتی
ہونے لگی مع بعضے ذکر بزرگان جلنے نتیجہ رہت ردی اور دھرم کا معلوم ہونا کہ

واضح ہو کہ سری بکرماجیت راجہ کے وقت تک جو ذاتین دنیا مین پیدا ہین وہ سب
اپنے اپنے دھرم مین رہین اور جب سے مسلمان لوگون نے پچھم طرف سے آکے یہان
کی راج پائی تو جتنی رسمیات دھرم کی ہندوؤن مین تھین بسبب تعصب مذہبی
مٹادی گئین اور اکثر دھرم راجہ کے نہ ہونے سے خود بخود مٹ گئے برہمنون کا بید پڑھنا
چھوٹا چھتری بیدولت ہوئے اور جو لوگ راجون کے اہلکار تھے وہ پریشان ہو گئے
یہی بن پڑی کہ فارسی عربی پڑھین اور مسلمانون کی نوکری کرین کچھ دن مین یہ علم پڑھکر نوکری

بادشاہی کرنے لگے کسی نے اُس قطع کا کپڑا پہننا شروع کیا کسی نے اُس طرح کا کھانا
کھانا کسی نے اُن کی رسمیات ادا کرنا کسی نے اُنکے نام رکھنا کسی نے اُنکی مریدی اختیار
کی کسی نے اسم اور عمل پڑھکر اپنی بزرگی سمجھی اور اکثر صاف صاف مسلمان ہوگئے
اور بہت ہندوؤن کی وضع مین رہ کر اب ملیاکشن کا دھرم رکھتے ہین اُنسے اگر کسی نے
کہا آپ ہندو ہین اپنا طریق کیون اختیار نہین کرتے ہین اُسکا جواب یہی ہے قصور معاف
ہندوؤن کا مذہب بڑے تنگ کی جگہ ہے اُن رسمیات کو یاد کرکے شرمندہ ہونا پڑتا ہے
اور جنسے یہ جواب اُنکا ہوتا ہے اتفاق وقت سے اُنکو وقفیت اور تلاش ایسی کہان ہے
کہ رسم رسمیات کا پتہ شاستر پوران سے دے کر اُنکی تسلی کرین عجب وقت مصیبت کا ہے
بھگوان کب یہ جہالت ہم سب کے دلون سے چھوٹ جاوے گی اگر خیال کرتے ہین
اپنا دھرم کرنے مین آدمی مرجاینگے تو یہ بات نہین ہے کوئی لوگ کیا بہت لوگ اپنا ہی
دھرم کرتے ہین اور جیتے ہین اور بید شاستر پوران سے سنا ہے کہ دھرم کرنے نقصان
نہین ہوتا اور اگر کہین جو باپ دادا نے کیا ہے وہی ہم بھی کرینگے برخلاف اُسکے کرنا
اشرافیت سے بعید ہے تو یہ بات بھی نامناسب ہے کیون اپنے دھرم کا اختیار کرنا اور غیر
دھرم چھوڑ دینا ہر ملت و مذہب مین اور ہمیشہ کے واسطے لکھا ہے اور علاوہ اسکے
اپنے مورث اعلیٰ سری چترگوپت جی کا دھرم اختیار کرنا اشرافیت سے بعید نہین ہے
بلکہ اُسکا چھوڑ دینا دراصل اصل مین فرق ظاہر کرتا ہے اور اگر کہے اس تحریر کے آغاز
مین ذکر ہے کہ راجہ کے نہونے سے اکثر دھرم خود بخود مٹ گئے اب کسطرح دھرم ہوسکیگا
تو یہ بات نازیبا ہے کیونکہ یہ سلطنت عجب دھرماتما لوگون کی ہے سلطان محمود غزنوی
وغیرہ کی سلطنت تواریخ فرشتہ وغیرہ مین دیکھکر اعتبار ہوتا ہے اور تعصب چھوڑکر ان
لوگون کی صفات کو سوچئے کیسے ایماندار یعنی دھرماتما ہین کہ جنکا بیان نہین لکھا ہے کہ
چھتر دوکھ یعنی چھ عیب سے انسان اگر بچ جاسے تو سدھ یعنی کامل ہے۔

کام یعنی مغلوب شہوت ہونا۔ کرودھ مغلوب الغضب رہنا۔ موہ یعنی نشہ دنیا کو جاننا اور عقبے فراموش کرنا لوبھ یعنی طمع۔ موہ یعنی بیخودی و ناداتی۔ اہنکار یعنی غرور۔ وہ سب صفتین حکام مین دیکھی گئین اور تجربہ ہوئی ہین اور جسکو شک ہو اب تجربہ کرے اور دیدۂ حقیقت بین کھولے کہ اس ظاہری لباس کو پہنے کون کون لوگ ہین جن کو حکمرانی دی گئی اور دو قسم کا لباس فقرا کو ملا ہی ایک خاکستر لگانا دوسرا سفید سرخ کپڑے پہننا سعدی فرماتے ہین سے دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع ٭ خود را ز عملہاے نکوھیدہ بری دار ٭ حاجت بہ کلاہ ترکی داشتنت نیست ٭ درویش صفت کرش و کلاہ تتری دار ٭ اور یہ ذکر اگر مین گنہگار لکھونگا تو اپنا مطلب چھوڑ کرے بعضے لوگون کی نگاہ اسی اعتراض پر رہ جاے گی اسواسطے اپنا مطلب لکھا جاتا ہی دیکھیے اس سلطنت مین جتنے لوگ رعایاے سرکار ہین اُنکے مذہب کے بارے مین کوئی حکمرانی نہین ہی چاہے دن رات پوجا کیجیے چاہیے کتھا سنیے چاہیے بید پڑھیے چاہے شاستر پوران دیکھیے پھر ایسے وقت مین اپنے قدیم مرتبہ کو یاد نہ کرنا مفت مین اوقات ضائع کرنا ہی اور اگر افلاس کا عذر ہی تو بھی پڑھنے سے لرنا اچھا کیون موت کا آنا سب کے واسطے ناگزیر ہی اور ہر حال مین انسان اپنا خاطر خواہ کام کر سکتا ہی کسی کا ڈر یا کوئی حجاب یا دنیاداری کا تردد اُسکا مانع نہین ہی راون کے وقت مین اپنا اپنا دھرم لوگ کرتے رہے ہین اور بین راجہ کے وقت مین بھی بہت لوگون نے اپنا دھرم چھوڑا حالانکہ اُن وقتون مین دھرم کرنے والون کو بہت ہی مشکل تھی مگر دھرم کی قدر و منزلت سمجھ کر مستقل رہے اور نظر کرنا چاہیے مسلمانون کی طرف کہ وہ تمھاری کوئی رسم نہین مانتے اور دیکھنا چاہیے انگریزون کی طرف کہ کوئی دھرم تمھارا نہین کرتے اور یہودی وغیرہ چند ذات والے آدمی اس دیس مین ہین لیکن کوئی تمھاری طرف متوجہ نہین ہوتا اپنے اپنے دھرم کو کرتے ہین اور درحقیقت یہ بات سب ایک جزو اور ایک شمہ ہین تمھارے

گھر سے پھر تمکو اپنا گھر دیکھنا گناہ کیا ہی کہ کسی طرف کے نہ ہو کر مفت مین گم ہوتے جاتے ہو
ہوش کرو ایشر سب کام پورے کرنے والا ہی جو تم ہمت کروگے سب ہو سکیگا اور اپنے
طریق کا اختیار کرنا کوئی مہم نہین ہی اور نہ کوئی اس دربار کا دربان سد راہ ہی ایک
محض جہالت سد راہ ہی اوس کو دور کر دیجیے اور اگر کہیے کہ تقلید وضع اور پیروی ہر شئی
جیدہا کی ہم کو پسند ہی تو یہ مناسب پڑتا ہی کہ اپنے ہی دھرم مین بزرگون کی رسم کی تقلید
اور پیروی منظور کرو اور کسی کو لیے راہ چلتے دیکھ کر خود پیرو نہ ہو گنہگار گئے تو خود گئے
نکوکار گئے تو خود گئے اپنا کو اپنے ہی اعمال سے کام پڑیگا اور جب سے جو نیک کام اختیار
کروگے خندیدگی نہوگی اور اگر کہو عمر بھر گناہ کیا تو تھوڑے دن کے واسطے نیکی کیا کرین
تو یہ بات بیجا ہی لکھا ہی کہ اچھا کام جب ہو سکے تب کرنا چاہیے بھگوان کی سرکار غریب
نواز ہی اندک تمھاری توجہ بہت بہت مانی جاتی ہی اور کل گناہ ایکدن مین بلکہ ایک
دم مین معاف ہو جاتے ہین اجامل وغیرہ کو کیا لکھین سب کا ذکر سمجھا ہی اور سعدی شیرازی
بھی فرماتے ہین ؎ نہ عذر آوران را براند بجور ۞ اور چو باز آمدی ماجرا در نوشت ۞
اور اگر کہیے مرگ انبوہ جشنے دارد تو مرگ انبوہ نہین ہی کیون جتنی ذات والے آدمی دنیا
مین ہین سب اپنے اپنے قرینہ پر ہین ایک دوسرے طریق کا خواہش مند نہین ہی سوا ے
دو چار ذات والون کے جنکو صحبت غیر ذات والون کی اثر کیے ہوئے ہی اور انبوہ کے مرگ مین
جشن ہوتا ہی کسواسطے کہ ایک دوسرے کی خرابی احوال کا دیکھنے والا نہین رہتا ہی اور
جس حالت مین دوسرا دیکھنے والا موجود ہی تو مرگ انبوہ کا جشن نہ ٹھہرا اپنا گھر جلا کر تماشا
دیکھنا ٹھہرا اور ہر چیز کا دستور ہی کہ خواہش سے آتی ہی اور بے پروائی سے جاتی ہی اور اگر
کہیے کہ کل جگ مین سب فوائین دھرم سے خالی ہین اس باعث سے ہم بھی اپنا دھرم نہین
کرتے ہین تو یہ بات محض غلط ہی وہ زمانہ کل جگ کا بہت دور ہی ابھی سری گنگاجی سنسار
کے پاپ دور کرنے والی موجود ہین اور بید شاستر پوران موجود ہین اور سب اتین اپنے

اپنے دھرم کرم مین قایم ہین اور کائستھ اور ذاتین اپنے دھرم مین قایم نہو تین تو بھی اپنا کو غیر کے کام سے کیا کام اور قطع نظر اسکے انکو حضرت اپنی نگاہ کا قصور ہو کہ مشغل لینے دوسرے آدمی کو متہم کرتے ہین اور جانتے ہین کہ وہ کامون پر دھرم رکہا ہو ایک گوشت کھانا اور دوسرے شراب پینا اور جو کوئی سوال کرتا ہو کہ گوشت کھانا شراب پینا اس جگ مین منع ہو تو اسکا جواب ہو کہ جتنی باتین منع ہین وہ کون مانتا ہو اور علاوہ اسکے گوسائین تلسی داس جی کے نام سے ایک فقرہ موزون کیا ہو کہ وہ کہتے ہین تلسی اس پیچھے تم رہنا کالیت کنٹھی والے سے - اور کہتے ہین کہ برہما جی نے کہا ہو کہ تم دیبی کے اپاشک ہو اور دیبی کی اپاشک کو مدرا مانس کا آہار اچت ہو یہ بات کیسی نادانی کی ہو کہ جسکا جواب نہین دیبی کی اپاشنا کرنا ضرور ہو مگر دیبی کا کام کرنا ضرور نہین ہو اور تعجب ہو بالکل نہین جانتے ہین کہ دیبی پرم لیشنو ہو کیا اندھیر اچھا یا ہو سری نارائن نے نرسنگ اوتار لیا اور ہرن کشپ کو پہاڑ کے آنتین چوس ڈالین اور شیو جی نے زہر پی لیا اور سری گنگا جی سدھا سدھ چیزین گرہن کرتی ہین اور سوریج نارائن اور اگن دیوتا سب کا سیوان کرتے ہین اور سری کالی جی نے رکت بیج کے سنگرام مین سبکا ناس کرتا مدرا کو سیون کرکے رکت بیج کو مارا اور خون اسکا کھپڑ دن مین بھروا کر جوگنیون کو دیدیا اسوجہ سے کہ جتنے قطرے اسکے خون کے زمین مین گرتے اتنے ہی رکت بیج پیدا ہو جاتے اور اب معلوم نہین ہو کون رکت بیج کو مارتا ہو غریب بھیڑ بکرے رکت بیج نہین ہین کہ جنکو مارکر خون پیا جاتا ہو یہ ایک دن خبر لیوینگے سے شنیدہ ام کہ بہ قصاب گوسفندے گفت ٭ در آن زمان کہ سرش را بہ تیغ تیز برید ٭ سزا اسے ہر خس و خارے کہ خوردہ ام اینست ٭ کسے کہ پہلوے چرب ہم خورد چہ خواہد دید ٭ اور ایک معتبر نے روایت کی ہو کہ ایک چھپری گانون کا زمیندار بہت مالدار تھا اور بھائی لوگ اسکے جنکو تفرقہ دارا اور پٹیت کہتے ہین اور یہ نسبت اسکے مضمحل تھے اور دنیا مین حسد کرنا انسانیت کا ایک جزو ہو رہا ہو اُن

لوگون نے آپس مین صلاح کر کے اُسکے زن و بچہ کو مار ڈالا مگر وہ زمیندار بچ گیا اور مال
اسباب اُسکا بھی رہ گیا بعد چندے یہ شخص تنہا اپنے مکان مین رہتا تھا اور وہ لوگ
اپنے مکانون مین اور بہ ظاہر یہ کینہ بھی طرفین سے فراموش ہو گیا اتفاق سے یہ اکیلا
آدمی کوڑھی ہو گیا ہاتھ پاؤن ٹپکنے لگے مگر روپیہ پاس تھا پڑے پڑے بھی ہو نکھانا تھا
اور تفریق دارون نے اُسکے دیکھا کہ اب اسکی موت کا زمانہ آگیا ہے بہت یہ مریگا اور
ریاست اسکی ہم پاوینگے اسوجہ سے اُسکے پاس آمد رفت شروع کی اُسنے سوچا کہ اب موت کا
وقت قریب پہونچا اور حوصلہ جی کا جی ہی مین رہا کوئی تدبیر ایسی ہونی کہ جسمین اپنے
مدعیون کا حال بد دیکھا جاتا اور جی مین سوچ کر دو بکری کے بچے پالے اور روز روز اپنے
ہاتھ پاؤن کا مواد دھوے کر کچھ آٹا ملا کر اُن بچون کو کھلانے لگا چند دن بعد بکرے خوب
تیار ہوے تب ایک دن اُسنے اُن سب کو بلا کر کہا کہ بھائیو مجھکو تم لوگون سے کوئی
رنج نہین ہے اور نہ تم لوگ اب مجھسے رنج رکھو مین مسافر ہون اور اچھا ہون یا برا
ہون تمھارا کھاتا ہون اور تم لوگ بھی چاہو جیسے ہو میرے ہی کھلانے ہو اب ایک
آرزو کرتا ہون کہ ایک دن سب لوگ ایک جگہ پر بیٹھکر کھانا پینا کرو تو صفائی میرے
جی کی ہو جاے کیا فائدہ کہ مین تم سے اندیشہ ناک جاؤن اور تم مجھ سے اندیشہ ناک رہو
لوگون نے پسند کیا اور بروز معہودہ سب راجپوت عورت مرد سے اسکے گھر مین پہونچگئے
اور اسنے ہاتھون سے میدہ شکر گھی نکال کر اچھی طرح کھانا بنایا اور دو بکرے خانہ ساز
جو پہلے سے تیار ہو چکے تھے اُنکو ذبح کر کے گوشت تیار کیا اور بہ اتفاق بیٹھکر گوشت مع
ہڈی چبا گئے کیا جانتے تھے کہ گوشت کیسا مفید ہے یا مضر غرض تو گوشت کھانے سے
ہوتی ہے اس امید پر کہ گوشت مین ذائقہ خوب ہوتا ہے اور طاقت بھی ہوتی ہے جب وہ گوشت
ہضم ہوا اُسنے اپنا زور دیکھا یا یعنی جتنے لوگون نے ذائقہ لیا تھا سب ایکدم سے کوڑھی
ہو کر ٹپکنے لگے اور بے مارے مر گئے اتبک یہ گانون کوڑھوں کا علاقہ مشہور ہے اور

اُس گانون پر کیا حصر ہی یہ دھو کہہ گوشت والا چند جگہہ پر بہت بُری طرح سے ہوا ہی کسی نے
غیر جانور کا گوشت کھالیا اور کسی نے زہر دار جانور کے کاٹے ہوے بھیڑے بکرے کو
کھاکر اپنا جان دیا اور بہت بھیڑے بکرے ایسے ہین کہ اُنکے پیٹ مین مرض ہوتا ہی اور
جب قریب ہلاکت ہوے مالک نے بر قصابون کے ہاتھ کم قیمت پر فروخت کیا اور
بر قصابون نے حسب دستور ذبح کرکے جا بجا گوشت فروخت کر ڈالا ام سکے جو لوگ بہ امید
ذالیقہ اور طاقت کھاتے ہین اُسی مرض مین مبتلا ہوتے ہین اور اس بے احتیاطی سے
ظاہر ہی کہ جہالت سے اب جان کا بھی پاس رہا نہین تو طرح طرح کی نفیس نعمتین دنیا
کی کھانا چھوڑکر ایسی مُردار چیز کا کھانا منظور ہوتا مہا بھارتھ کے سانت پرب مین لکھا ہی
کہ مہاراجہ جودھیشٹر جی نے بھیکھم پتامہ سے پوچھا کہ مہاراج دنیا مین ہزارون آدمی
گیدھ کی طرح گوشت کھاتے ہین اور طرح طرح کے ساگ اور ترکاری اور پکوان اور
پھل اور مٹھائی اور دودھ دہی نہین کھاتے اور کہتے ہین کہ گوشت سے زیادہ خوش
ذالیقہ کوئی چیز نہین ہی اور میری سمجھ مین گوشت کھانے سے بدن کا رنگ نہین بدلتا
اور بیماری دور نہین ہوتی اور کمزور آدمی زوردار نہین ہوتا اور بے عقل صاحب
عقل نہین ہوتا اور معلوم نہین کہ جن لوگون نے اسکے عیب ہنر کیا بیان کیے ہین
آپ عنایت فرماکر بیان فرمایئے یہ بات جودھیشٹر جی سے سُنکر بھیکھم پتامہ بولے کہ بہتر
دنیا مین گوشت کھانے والے آدمیون کو دیکھکر درخت سوچ کرتے ہین کہ ہائے ہم اس سے
اچھے ہین گو مہا جڑ یعنی محض بے وقوف ہین اور گوشت عیب اور گناہ کی کھان ہی اور
جو کوئی اسمین ہنر و صواب دیکھتے ہین وہ نادان ہین اور میٹھا کڑوا ذائقہ تمام چیزون کا
زبان تک رہنے مین رہتا ہی اور جب سے حلق کے نیچے پہونچین تو کچھ ذالقہ نہین ہی
انجام دونون چیزون کا ایک ہی یعنے غلیظ ہو جاتے ہین اور جو کوئی ایک ساعت ذالقہ
کے واسطے جانداروں کا گوشت کھاتے ہین وہ مہا پاپی یعنی سخت گنہگار ہین اور گوشت

کھانے سے کسی کی عمر نہیں بڑھتی اور بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ گوشت کھانے والا
اکثر بیمار اور کم طاقت رہتا ہے اور جو کوئی گوشت نہیں کھاتا ہے وہ تندرست اور زوردار
اور بیاس جی نے مجھ سے کہا ہے کہ جو کوئی جس جاندار کا گوشت کھاتا ہے اسکا گوشت
وہ بھی ضرور کھائیگا اور گوشت گھاس سے پیدا نہیں ہوتا اور کاٹھ یعنی لکڑی سے
نکلتا اور پتھر سے نہیں نکلتا پھر کیف جب جاندار مارا جاتا ہے تب گوشت ملتا ہے اسی
باعث سے اسکا چھوڑنا اچھا ہے اور دیکھو جب اپنے بدن میں کسی جگہ ایک کانٹا لگتا ہے
تو کیسا درد ہوتا ہے اور جس کے سر کو کاٹ ڈالو تو تمام اسکے بدن میں کسقدر درد ہوگا
اور اس سر کاٹنے والے کو نرک جانے میں کیا شبہ ہے اور جو کوئی جاندار کو مارتا ہے اسکو
رووان پران کیتی جتنے بال ہیں اتنے ہزار برس کو بھی پاک نرک میں مار کھانا پڑتی ہے
اور گوشت سے آٹھ آدمی گنہگار ہوتے ہیں پہلا جاندار کا مارنے والا دوسرا اسکا
صلاح دینے والا تیسرا اسکا خرید کرنے والا چوتھا گوشت کا فروخت کرنے والا
پانچواں بنانے والا چھٹواں سامان جمع کرنے والا ساتواں کھانے والا آٹھواں
اسکی تعریف کرنے والا اور پرائے گوشت سے جو اپنا گوشت بڑھانا چاہتا ہے وہ
سو برس تک نرک میں گرایا جاتا ہے نارد جی کہتے ہیں اور ایک مرتبہ رشیوں نے
اس بابت میں پوچھا تب کر کے کہا ہے وہ شلوک جیسے بیاس جی کہتے ہیں بچھوٹے بچے
ہوئے جاندار کو جو کوئی مارتا ہے وہ مرنے کے پیچھے کانٹا والا درخت ہوتا ہے اور برہسپت
جی کہتے ہیں جو آدمی قلیہ شراب نہیں کھاتا ہے اسکو تمام تیرتھوں کے اشنان کا پھل ملتا ہے
اور وششٹ جی کہتے ہیں کہ جب تک آدمی زندہ رہے اور گوشت کو زہر کی طرح دور
رکھے اسکو اندرلوک میں جانا ملتا ہے اور سنکن جی کہتے ہیں کہ جو آدمی کچھ دن تک
شراب کھاتا پیتا رہا اور پھر چھوڑ دیا اسکو سورگ ہوگا اور سوکراچارج جی کہتے ہیں کہ جو
کوئی گوشت نہیں کھاتا ہے اسکی بیماری دور ہوتی ہے اور اپنا مرنے کے سورگ ہوگا

اور پدا اسر جی کہتے ہین کہ سونا دان گؤ دان پرتھی دان سے جو پھل ملتا ہی وہ گوشت
چھوڑ دینے سے ہوتا ہی ۔ اور سابیجو منی کا قول ہی کہ شسا یا جا کر منا کرے جو کوئی جاندار
کو نہین مارتا اسکو ہمیشہ کالوک ہوتا ہی اور رکا تیاین من کا بیان ہی کہ ساگ جڑ پھل کند
اشیا سے پیدا شدہ زمین کے کھانے سے جو پھل یعنی نتیجہ ہوتا ہی وہ صرف گوشت کے
چھوڑ دینے سے ہوتا ہی ۔ اور پاشرن جی کہتے ہین کہ قلیہ شراب مچھلی کو جو کوئی نہین
کھاتا ہی وہ پرم ہنس ہی ۔ اور دیول من کا بیان ہی کہ گؤ کا موترا اور جو کی روٹی کھانے
سے سو برس مین جو پھل ہوتا ہی وہ گوشت کے چھوڑ دینے سے ہوتا ہی اور رسکھ سنڈلی
یعنی اٹھاسی ہزار رکھ کہتے ہین کہ سرگ لوک مین قرنا سنکھ مردنگ بینا مورچنگ
ارا کی آواز اور اچھے اچھے اپسرا ان یعنی حوران بہشتی کے ناز و غمزہ گوشت کھانے
والون کو نہ ملین گے اور جس طرح ہاتھی کے پاؤن مین سب کے پاؤن آجاتے ہین اسی
طرح گوشت کھانے سے سب دھرم گم ہو جاتے ہین اور چارون سمندر سمیت تمام زمین
چاندی سونے سے منڈھوا کے اچھے عالی خاندان برہمن کو دینے سے جو پھل ہوتا ہی
وہ گوشت نہ کھانے سے ہی اور سب بیدون کا پڑھنا اور سب تیرتھون کا اشنان
کرنا اور سب جگیون کا کرنا گوشت چھوڑ دینے کے سولھوین حصہ کو نہین پہونچتا اور بہت
سادھو لوگ کہتے ہین کہ گوشت کا نہ کھانا ہی پرم دھرم یعنی بڑا دھرم ہی ۔ اور بھیکھم پتامہ
کہتے ہین کہ گوشت کھانے کا عیب اگر سب کہا جاوے تو سو برس مین بھی ختم نہوگا تھوڑا
تمہارے جاننے کے واسطے کہدیا اسکا خیال رکھنا کہ جیو دان کے برابر دوسرا دان
نہین ہی اور شراب پینے سے کوئی فائدہ نہین رئیس الاعضا دماغ ہی شراب پینے سے
اسمین گرمی چڑھ جاتی ہی اسی سبب سے عقل اور حواس مین فتور پڑجاتا ہی جسکو شراب
کا سرور کہتے ہین اگر کہے شراب پینے سے ذوق معرفت الٰہی یعنی دھیان پرمیشر کا
پیدا ہوتا ہی تو اس ذوق کا حال یہ ہی کہ خدا فراموشی کے علاوہ خود فراموشی البتہ حاصل

ہوتی ہی یعنی اپنے بدن کا ہوش نہین رہتا اور جتنے مدارج بیحیائی اور بے حرمتی اور
بے ضابطگی اور حیوانیت کے ہین سب پیش آتے ہین اور سرور جسکا نام ہی وہ نہین
ملتا ہی اسوجہ سے کہ شاستر مین منع ہی اور جسکی بھگوان آبرو کرتے ہین وہ آبرودار ہی
اور جس کی آبرو وہ نہین چاہتے ہین وہ بے آبرو ہی اور جو کوئی اُس بے آبرووالے کے
پاس بیٹھتا ہی خود بے آبرو ہوتا ہی کیون سے افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را ❊ اور اگر
تو شراب پی کر رونا آتا ہی اور اگر رونے سے بچے تو ہم جلسہ لوگون مین شور غوغا کیا اور اگر
یہ بھی موقع نہ ملا تو کوئی گناہ سخت کر بیٹھے اور نہین تو مست اور بیہوش ہو کر سو گئے
جب بیداری ہوئی سر مین درد ہی اعضا شکنی ہی جی متلاتا ہی طبیعت بے لطف ہی اسکو
کہتے ہین کہ خماری ہی بھلا اب دریافت کیا جاتا ہی کہ سرور کیا پایا کہ جسکی عوض مین یہ
گوارا کیا مگر کہینگے کہ جسکو اس سرور کی خبر نہین ہی وہ مشکلات سوچتا ہی اور روپیہ بھی
ضائع کرتے ہین ۔ اور لون وغیرہ راکشسون کو جو حوصلہ دھرم کرنے کا ہوا ہی اُس کی
جڑ صرف یہی ہی اور گو انجام اسکا سب لوگ جانتے ہین کہنے کی احتیاج نہین ہی مگر اس
باعث سے کہ اچھی عادت مشکل سے پڑتی ہی اور بہت جلدی بگڑ جاتی ہی اور خراب عادت
بہت جلدی پڑ جاتی ہی اور بہت مشکل سے چھوٹتی ہی اسی طرح ہر ایک کی عادت
برخلاف کامون کے کرنے مین ہو گئی ہی نفع نقصان سے مطلب نہین ہی ایسا نہ چاہیے
کہ انسانیت کو چھوڑ کر ہمیشہ حیوانیت پر نظر رکھے ❊ در ظلمت شب ہر انچہ کردی کردی
در روشنی روز نہان نتوان کرد ❊ من بانو نصیحتے نہ گویم عرفی ❊ چون پیر شدی کار جوان
نتوان کرد ❊ اور یہ وہ چیز ہی کہ بڑے بڑے لوگون نے دھوکا کھایا ہی اور چھوٹون کی کیا
گنتی ہی ۔ مہابھارتھ کے آدپرب مین لکھا ہی ایک مرتبہ کچ جی برہسپت جی کے پوتر
سنجیونی بدیا پڑھنے کے واسطے شکراچارج کے پاس گئے اور پڑھنا شروع کیا دیتیون نے
دیکھا کہ کچ برہسپت کا لڑکا دیوتاؤن کا گورو پوتر ہی اگر ہماری بدیا وہان لے جاویگا تو ایک

تو دیوتا امر ہین دوسرے اس بدیا سے سب آدمیون کو زندہ کر دیا کریگا ہم کو مشکل پڑیگی
اسواسطے ایک دن شکراچارج کا نیوتا کیا اور شراب پلاے کر ست بنایا اور کچ کو پکڑ کر
مار ڈالا اور کھانے کے ساتھ مین وہی گوشت تیار کر کے سامنے رکھدیا یہان تک عالم
سرور مین بچارے کیا واسطہ اور کون پوچھتا ہی کہ کیا کھاتا ہی ہاتھ نکال کر خوب گوشت
کھایا اور اُن لوگون سے رخصت ہو کر اپنے گھر آئے اور بیخبر ہو کر سو رہے جب رات کے
بعد دن کو بیدار ہوے ضروریات روزمرہ سے فارغ ہو کر کچ جی کو یاد کیا لوگون نے
کہا معلوم نہین ہی کہان چلا گیا اور کسی نے کہا اپنے گھر گیا ہوگا اس بات سے شکر جی کو
اندیشہ ہوا کہ ویرون کو دیوتاؤن سے رنج رہتا ہی کیا عجب ہی کہ اُس غریب کو مار ڈالا ہو
علحدہ بیٹھ کر دھیان کیا کیا دیکھتے ہین کہ کچ میرے پیٹ مین ہی اُسی وقت سنجیونی بدیا
سے کچ کو پیٹ مین زندہ کیا اور کہا کہ پوتر تم کچھ اندیشہ نہ کرو میرے پیٹ مین رہکر مجھ سے
بدیا یاد کر لیو پھر وقت پاے کر باہر نکل آنا اور بدیا پڑھا کر کچ کو ہوشیار کر دیا اور کہا کہ پوتر
اب میرے پیٹ کو پھاڑ کر باہر نکل آؤ مین مر جاؤنگا مگر اسی بدیا سے زندہ کر دینا کچ جی نے
ویسا ہی کیا تب شکراچارج نے سراپ دیا کہ شراب اپلکش ہو جاوے - اور اٹھارہ
پوران مین لکھا ہی کہ سری گنگا جی سب کو پاک کر سکتی ہین مگر جس برتن مین شراب رکھی
جاتی ہی وہ ہزارون برس گنگا جی مین رہنے سے پاک نہین ہوتا اور جو لوگ شراب
پینے والے ہین اُنکا پاک کر دینا کسی کی مجال نہین ہی اسوجہ سے کہ سری گنگا جی کو چھوڑ کر
اُسکا شدھ کر دینے والا کوئی ٹھکانہ ہی اور نہ ہوگا اور پنڈت رام پرشاد جی ساکن
تلوک پور اور رمان ناتھ جہان اوجھا سے قلیہ شراب کی بابت شاستر اَرتھ ہوا تھا بہ نظر
اسکے کہ بزرگون کی بات سے طمانیت کامل ہوتی ہی سب سوال جواب لکھے جاتے ہین -

سوال رمان ناتھ جہان اوجھا

سری گرو جی پرم بشنو ہمیشہ گوشت کھاتے ہین اس سے پایا گیا کہ بشنوون کو

گوشت کھانا منع نہین ہی۔

جواب رام پرشاد جی پنڈت

بیدانت شاستر مین لکھا ہی کہ دو طرح کے جاندار ہین ایک نت مُکت اور دوسرے نت بدّھ نت مُکت وہ ہین جو دنیا مین ہین اور دنیا سے علیحدہ ہین جیسے پانی مین کمل اور گھی کھانے سے زبان کمل پانی مین رہتا ہی اور پانی اُس مین نہین لگتا اور گھی زبان ہی سے کھایا جاتا ہی اور گھی کی چکناہٹ زبان مین نہین لگتی۔ اور نت بدھ وہ ہین کہ ناحق گنہگار ہوتے ہین اور گناہ کرنے سے کچھ فائدہ نہین پاتے جیسے ہاتھ مین لگا ہوا گھی یعنے گھی کے کھانے سے ہاتھ کو واسطہ نہین ہی صرف چھونے سے چکنا ہو جانا پڑتا ہی اور مرے ہوے کا مارنا کہ اُسکے مارنے سے کوئی فائدہ نہین ہوا اور گناہ عائد ہوتا ہی اور کیے ہوئے کامون کا نتیجہ اگر کوئی چاہے کہ مجھکو نہ ملے تو ایسا نہین ہو سکتا چاہے ایک کرور برس بھی گذر جاوین مگر بدون نتیجہ کام کا پائے نجات نہین ہوتی اور کام کا پھل یعنے نتیجہ فعل کا پانا نت مُکت لوگون کے واسطے نہین ہی نت بدھ لوگون کے واسطے ہی اور سیس جی اور گرڑ جی اور کچھوے وغیرہ یا رکھ بیکھان کے نت مُکت جیون کے شمار مین ہین جنکا خاصہ کمل کے پھول کی طرح پانی مین لکھا ہی اس باعث سے فعل کا نتیجہ اُنکو نہین ملتا اسکا اشتا دکرنا چاہیے بیدانت شاستر مین یجربید کی تیسرے ساکھا مین نت مُکت جیون کی بیان مین سورت لکھی ہی مگر منا مجھی سےبر دیشے سو

न कर्म्मणा क्षीयते वर्द्धते नो

یعنی نت مُکت جیو کرمون سے نہ گھٹتے ہین نہ بڑھتے ہین اور سب جاندار اپنی ذات کا قاعدہ چھوڑ کر ایک ساعت زندہ نہین رہ سکتے اس باعث سے ہوا کھانا سانپون کو اور گرڑ جی کو سانپ کھانا گناہ نہین ہی اور ایسے کام مین دھرم شاستر کا لکھا ہوا دھرم نہین جاتا ہی اور پھر کھنڈ کے باہر جو لوگ ہین ان مین سے اُن لوگون کو مت باقی دھرم

کرنے مین کوئی گناہ کسی کام مین نہین لگتا ہی اور راجہ پرتھو نے جب پرتھی گو روپی
کو دُہا اُس وقت پتّرون نے گرو جی کو بچھڑا بنا کے پرتھی گو روپی سے
کپڑے مکوڑے اور پھل پھول اپنا کھانا دودھ لیا اور یہ بھی ضرور ہی کہ برن آسرم
والے لوگون کو دھرم شاستر کی کہی ہوئی باتون کی تعمیل کرنا واجب ہی اور ون
کے واسطے نہین — اور ست جگ ترتیا دواپر تین جگ مین شراب قلیہ کھانا پینا
منع نہین تھا اور کل جگ مین منع ہی سری مہابھارت کے سانت پرب مین لکھا ہی
کہ پانچ کام نہ کرنا اشومید جگ گومید جگ نرمید جگ شراب قلیہ پینا کھانا بیاہ مین
لڑکا پیدا کرنا — اور اُسی پرب کے شانتہ والے ادھیاے مین لکھا ہی کہ گوشت
کھانے والا آدمی جس کا گوشت کھاتا ہی وہ اُس کا بھی گوشت کھاویگا اسمین شک نہین ہی
اور سید انت شاستر مین لکھا ہی کہ جہان پہ انتر جامی برہم پرچہ کیا جاتا ہی یعنی جاندار
مارا جاتا ہی وہان پہ ادھرم کس طرح کا ہوگا کس واسطے اس سے زیادہ اور ادھرم کوئی
نہین ہی اور جس جگہ برہمن وغیرہ گوشت کھانے والے ہین وہان راکشس کیسے ہونگے
اس وجہ سے کہ اُنکے سامنے راکشسون کو فروغ نہ ہوگا اور سید انت شاستر مین کرباد
اور سوراپ دو نام راکشس کے لکھے ہین جن کے معنی یہ ہین کربیاد گوشت کھانے والا
اور سوراپ شراب پینے والا یہ نام کسی دوسرے کے نہین ہو سکتے ہین اور اگر یہ
دو نام کسی کے ہو سکتے ہین تو اُسکے راکشس ہونے مین کسی کو کلام نہین اور نہ اُسکے
ترک جانے مین گنہگار ہی —

سوال اوچھاچی

پنڈت جی صاحب سید انت شاستر مین لکھا ہی کہ ہوم کے بچے گوشت کو کھانا
چاہیے اسکا جواب کیا ہی —

جواب پنڈت جی

اوجھا جی تمین جگون مین جیوون کی ہنسا یعنے جانداروں کا مارا جانا جگ مین ہوتا تھا اُسکے واسطے بید کی اگیا یعنی اجازت ہے اُس جاندار کو سرگ ہوتا تھا اور جگ استھان چھوڑکر دوسری جگہ کھانے کو بیدانت مین لکھا ہے اور سری مت بھاگوت کے گیارھوین اسکندھ پانچوین ادھیاے مین تو جوگیون نے راجہ جنک جی سے کہا ہے کہ اچھے لوگون کو واجب ہے کہ ستوگنی چیزون کو قبول کرین جیسے جاندار کا نہ مارنا اور سچ بولنا اور چوری نہ کرنا اور مہاتما لوگ جس کی مذمت کرین وہ کام تموگنی ہے جیسے شراب پینا گوشت کھانا اور جس چیز کو اچھے لوگ چھوڑ دین وہ رجوگنی کام ہے جیسے طوایف وغیرہ کا جلسہ منظور کرنا۔

سوال اوجھا جی

پنڈت جی ہم آپ سے پوچھتے ہین قلیہ شراب کھاتا پیتا رہے اور پرمیشر کی بھگت کیے جاوے تو اسمین کیا عیب ہے۔

جواب پنڈت جی

اوجھا جی تمھارا کہنا اوبھت یعنی تعجب کرنے لائق ہے بدون بیاہی عورت یا اپنی ماے بہن لڑکی کی صحبت داری سے کیا لڑکا پیدا نہ ہوگا اگر غرض لڑکے پیدا ہونے سے ہے تو ان سب مین بھی لڑکا ہو سکیگا مگر شاستر کی ریت سے منع ہے اس باعث سے دنیا مین منع ہے اسی طرح شراب قلیہ کھانے والے کو پرمیشر کی بھگت کرنا بے ضابطہ اور نا بیاہی ہے جیسے وہ لڑکا دنیا مین بدنام ہے اُسی طرح شاستر کے برخلاف کام کرکے بھگت بھگوان کی بے قاعدہ اور بے فائدہ ہے اور بیدانت کی سرت ہے شانتو دانت اپاسیت نہ ہنسات سربابھوتان۔

शान्तो दान्तउपासीत न हिंस्यात्सर्व्व भूतानि नानृतं वदेत् ॥

نانرتم بدیت نہ کلنجم بھکشیت ۔

नकलज्ञ मलस्पेन

اسکے معنی ہین چودہ اندریان جو سریر یعنی دیہہ مین ہین دس سریر کے باہر والی اور چار سریر کے بھیتر والی ان دونون کو روکنا چاہیئے اور جاندار کا نہ مارنا اور جھوٹھ نہ بولنا اور شراب نہ پینا اور گوشت نہ کھانا اس سے مطلب یہ ہی کہ بدون ان کامون کے پرمیشر کی بھگت کسی طرح ممکن نہین ہی۔

سوال اوجھا جی

پنڈت جی ہم پوچھتے ہین کہ جو لوگ قلیہ شراب نہین کھاتے پیتے ہین وہ کیون سُرگ نہین جاتے جیسے مت والے اور بودھ مت والے۔

جواب پنڈت جی

اوجھا جی صاحب اسکا جواب بھاگوت کے ساتوین اسکندھ مین نارد جی نے جودھیشٹر جی سے کہا ہی کہ پانچ ادھرم کی ساکھا یعنی گناہ کی شاخین ہین۔
بدھرم۔ اپدھرم۔ آبھاس۔ اسپمان۔ چھل۔ ان کامون مین جین مت والے اور بودھ مت والے لوگ ہمیشہ مصروف رہتے ہین اس باعث سے انکی گت وہی ہوتی ہی جو شراب پینے والے اور قلیہ کھانے والے لوگون کی ہوتی ہی اور پانچون کامون کے معنے لکھے جاتے ہین بدھرم وہ کام ہی جسکے کرنے سے اپنا سناتن دھرم مٹ جاوے اور اپدھرم پرایا دھرم اختیار کرنا۔ آبھاس اسرم اور برن کے کرم چھوڑکر من مانا دھرم کرے۔ اسپمان پاکھنڈ دھرم کو کہتے ہین یعنی دکھلانے اور نمود کے واسطے کام کیا جاوے اور لوک پرلوک سے واسطہ نہ رکھا جاوے۔ چھل کوئی مضمون کے معنی اور ہین اور مطلب کے واسطے اور کچھ سمجھے جاوین جیسے مہابھارتھ کے سانت پرب مین لکھا ہی کہ گوشت کھانا شراب پینا اور عورت رکھنا لوگون کا پرورت مارگ یعنی ہمیشہ کا کام ہو رہا ہی اسکو جانتے ہین کہ اجازت لکھی ہی اور در اصل اجازت نہین ہی منع ہی اور ان

کامون کا نتیجہ نل کوبر کو بیر جی کے بیٹون نے پایا ہی سری مدبھاگوت کے دسوین اسکندھ دسوین ادھیاے مین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ نل کوبر کو بیر کے بیٹے شراب نوش کرکے گنگا جی مین اپسراون کے ساتھ ننگے جل بہار کرتے تھے اتفاق سے نارد جی آگئے اپسراون نے شرمندہ ہوکر اپنے کپڑے پہن لیے اور نل کوبر نے نہ اپنے کپڑے پہنے اور نہ ڈنڈوت پرنام نارد جی سے کی نارد جی نے انکو دیکھکر کہا کہ دیکھیے شراب کے پینے سے عقل کا زوال ہوتا ہی اور گؤ برہمن گورو کے خون پینے کا عذاب لگتا ہی اور لڑکی کے پیشاب پینے کے برابر شراب پینے سے گناہ ہی اسی شراب کو پیئے ہوئے کوبیر جی کے بیٹے ننگے گنگا جی مین کھڑے ہین کسی طرح کا بببیک من مین نہین ہی اور سراپ دیا کہ تم دونون اپنی اس دیہ کو اجر امر سمجھ کر شراب سے مست ہوتے ہو اسی وقت اسکے پھل یعنے نتیجہ سے مہا جڑ برچھ ہو جاؤ یہ سنکر نل کوبر کا نشہ اتر گیا رو کر نارد جی کے چرنون مین گرے کہ مہاراج ہم نے بڑا پاپ کیا تھا اسکا پھل پایا اب دیا کرکے ہمارا اُدھار بتایئے تب نارد جی نے کہا کہ چار لاکھ بتیس ہزار برس برچھ کی جون مین رہو اسوقت سری کرشن چند تمھارے اوپر دیا کرینگے پھر اسی حالت مین آجاؤگے اور گوسائین تلسی داس کہتے ہین ـ پیت بارونی وج ردودھر گورگو دتنجا موت ـ

पियत बारुणी द्विज रुधिर गुरु गोतनया मूत तुलसी ते नर फिरत
जग जैसे यम के दूत ॥ १ ॥

تلسی لے نر پھرت جگ جیسے جم کے دوت ـ

گورو دج گو بدھ تے ادھک پیئے بارونی پاپ ـ

गुरुगो द्विज बधते अधिक पिये बारुणी पाप सो तुलसी अस कर्म
करि फिरि मनका करि जाप ॥ २ ॥

سو تلسی اس کرم کر پھر منکا کر جاپ ـ

اور بھگوت گیتا مین لکھا ہی کر ستوگنی کامون سے گیان ہوتا ہی اور رجوگنی کامون سے
لوبھ یعنے طمع اور تموگنی چیزون سے کرودھ یعنے غصہ اور موہ یعنی بیہوش اور پرماد
یعنی جھگڑا اور اگیان یعنی نادانی اور جو لوگ رجوگنی اور تموگنی چیزون کے اختیار
کرنے والے ہین وہ بیدانت شاستر کو نہین مانتے ہین اور دُکھ یعنی رنج کو راحت سمجھتے
ہین چاہے وہ رنج جیسا سخت ہو مگر ہٹھ دھرمی سے اُسکو راحت جان کر لیتے ہین کہ یہی دھرم
ہمارا ہے کسواسطے کہ جس جگہہ پر لالچ اور غصہ اور بے احتیاطی اور جھگڑے اور نادانی کی
جگہہ ہے وہان کسی نیک کام کا کرنا یا لکھی بات کو معتبر سمجھنا کس طرح ہوگا نقش بر کاغذ
نوشتہ بہ نگارند و تخم در زمین کاشتہ نہ نگارند بزرگون نے لکھا ہی اور نہایت مشکل بات ہی
کہ اچھے کام کی طرف انسان متوجہ ہوجاوے کیون بیدانت شاستر مین لکھا ہے
کشچیت جیت سدھ ہے۔

कश्चिद्यतति सिद्धये

یعنی کوئی کوئی لوگ لکھ پڑھ کر سدھ یعنی نیک کام کی تدبیر کرتے ہین سب لوگ نہین۔

سوال اوجھاجی

پنڈت جی صاحب دسم اسکندھ کے اُتر اردھ مین سبھاپال نے کہا ہی کہ جدو
بنس والے لوگ دن رات شراب پیتے ہین اور بل بھدر جی اور بھدر کالی نے مدھو پان کیا ہی

جواب پنڈت جی

اوجھاجی صاحب سبھاپال کا دستور تھا کہ ہر روز ایک سو ایک گالیان سری کرشن
چندر کو دے کر چار پائی سے اُٹھتا تھا اور جو باتین علی العموم جدو بنسیون کو کہتا تھا اُس کی
تعداد نہین ہی ایک شراب ہی پینا کہتا تو صحیح جاننا چاہیئے تھا اور شراب جس کو بارنی
کہتے ہین اس کی دو صورتین ہین ایک سانت سروپ کمل یعنی ات سندری دیبی برن جی کی
بیٹی بنی بیٹھی ہے دیوتاؤن کے واسطے بہت میٹھا رس خوشبودار موجود کرتی ہے اُسکو

دیوتا پیتے ہین حرارت جسم کی مٹ جاتی ہی اور زور بڑھتا ہی عقل تیز ہوتی ہی پیاس نہین
لگتی ایس نہین رہتا تیج یعنی رنگ بدن کا چمکنے لگتا ہی اور آنند ملتی ہی مرت لوگ مین
جب آتی ہی تو درختون سے میٹھا رس ہوکر ٹپکتی ہی اور وجہ اُسکی آنے کی مرت لوگ مین
یہ ہی کہ آٹھون لوک پالون کو جس جس کام کا مرتبہ پرمیشر نے دیا ہی وہ لوگ جب سُنتے
ہین کہ اوتار پرمیشر کا پرتھی مین ہوا ہی تب وہ چیزین اپنی بروقت ضرورت کے پیشکش
کرتے ہین۔ آندر پورب دسا کے مالک ہین پرمیشر نے سودھرما کچہری بیٹھنے کو دی ہی اُسکے
بیٹھنے سے بھوکھ پیاس نہین لگتی اور ضعیفی نہین آتی اور بدبو جسم مین نہین آتی اور کلپ
برچھ اور امرت اور اپسرا اور ایراوت ہاتھی اور اوجس سروا گھوڑا ہی۔ اور اگن پورب
دکھن کونے کے مالک ہین ان کا کام ہی اناج وغیرہ سب چیزون کا پختہ کرنا اور سب کو
جلا کر خاک کرنا۔ اور جم دکھن دسا کے مالک ہین اُنکا پاپ پُن کے کام کا تصفیہ کرنا او
بیماریون کی حکمرانی اور نرک کی زمینداری اور ہزار ہتھیار رکھنا کام ہی۔ اور راکشس
دکھن پچھم کونے کے مالک ہین سورج کا رتھ چلانا ان کا کام ہی اور زمین کی دولت رکھتے ہین
اور برن پچھم دسا کے مالک ہین سیام کرن گھوڑے رکھتے ہین اور پچھ رسولون کے مالک اور
دریائی جانورون کے مالک ہین۔ اور پون پچھم اوتر کونے کے مالک ہین طرح طرح کی ہوا
سیتل مند سوگند چلانا ان کا کام ہی۔ اور کوبیر اوتر دسا کے مالک ہین رتھ دھن کے رکھنے کا
کام ہی اور مہادیو اوتر پورب کونے کے مالک ہین اُنکا کام ہی پرلے مین سب کا ناس کرنا اسوجہ سے
جسوقت راکشسون کی لڑائی مین بھدر کالی خوب گرم ہوکر پیاسی ہوئی تب برن جی کی بھیجی
ہوئی بارنی بہت ٹھنڈی خوشبودار ہوکر درختون مین موجود ہوئی اور بل دیوجی جسوقت
دیوتک پہاڑ کی گرم ہوا سے بے تاب ہوئے تب بارنی نے حسب دستور موجود
ہوکر بلدیوجی کو تربت کیا اور بھدر کالی اور بلدیوجی پر حصر نہین ہی تمام دیوتا بارنی کو پیتے ہین
اور یہی سبب ہی جو دیوتاؤن کا نام سور ہی یعنی سورا کے پینے والے اور جن کو وہ سورا نہین

ملتی ہی وہ اسور ہین اور یہان بنانے سے نہین بنتی ہی۔ رنج اچھا لیلا بیپ دھارن
یعنے اپنی خواہش سے ایک روپ بنانے والی ہی اُسکو پینا بید شاستر مین گناہ نہین ہی
اور فارسی مین بھی اُسکا پینا منع نہین ہی جسکو شراباً طہورہ کہتے ہین اور سعدی شیرازی نے
بھی کہا ہی سہ مے لعل در ساغر زرنگار ؛ بود روح پرور چو لعل نگار ؛ بیاران شراب
چو آب حیات ؛ کہ یابد زپوشش دل از غم نجات ؛ اور نظامی گنجوی پروردگار سے
درخواست کرتے ہین سہ مے وہ چو آب زلال آمدہ است ؛ بہر چار مذہب حلال
آمدہ است ؛ اور دوسری جڑ دسپا ہے راکشسون کے ابھیک کے واسطے دس
طرح کی ہوگئی بھنگ والی دھتورہ والی گانجا والی مہوا والی گوڑ والی۔ منقے والی
چھوہارا والی کھجور والی تاڑ والی اناج والی اس کے پینے سے سب کام اُس
بارنی کے برخلاف ہوتے ہین آلس آتا ہے پیاس بڑھتی ہے حرارت جسم مین
ہوتی ہے کم زوری یعنی ہاتھ پاؤن بے قابو ہوجاتے ہین بے عقلی یعنی حواس خمسہ کم ہوجاتے
ہین جی مین رنج طرح طرح کا تازہ ہوتا ہے اور ضبط تحمل حجاب کے نہونے سے
طرح طرح کے رنج اور جھگڑے ہوتے ہین جسکو بے موت مرنا کہتے ہین وہ سب کام
اسکے ہاتھ ہین اور اگر کہئے ایک چیز کی دو صورتین کس طرح ہوئین اُس کی صورت یہ ہے
کہ جتنے دیوتا ہین اُن سب کے دو سروپ ہین ایک سانت اور ایک اٹل جیسے پہاڑ
ندی سورج چندرمان وغیرہ۔ پہاڑ ایک صورت سے زمین کی چھاتی دبائے پڑے
ہین اور ایک صورت سے کریٹ مکٹ کنڈل دھارن کئے دیوتاؤن کے پاس ہین
ندی ایک صورت پانی والی ہے ہر چیز کو بہا دیتی ہین۔ اور ڈبو دیتی ہین اور ایک
صورت نہایت حسین بنی دیوتاؤن کو خوش کرتی ہین۔ اور سورج ایک صورت سے
تمام رس یعنے رطوبت زمین کی کھینچ لیتے ہین اور ایک صورت سے دیوتا بنے
بدیارتھیون کو پڑھایا کرتے ہین۔ اور چندرمان ایک صورت سے پالا برسا کر تمام

آدمیون کے ہاتھ پاؤن ٹیڑھے کر دیتے ہین اور کھیت اور درختون کو خشک کر ڈالتے ہین
اور ایک صورت سے برہمنون کے بادشاہ بنے بیٹھے طرح طرح کے دھرم
سُناتے ہین جس سے پرم آنند ہوتی ہے - اور سیس جی ایک صورت سے ہزار
پھن پھیلائے سانپ نہایت خوفناک تمام زمین کا بوجھ اُٹھائے ہین جن کو دیکھ
جی کانپنے لگتا ہے اور یاد کرنے سے خوف آتا ہی اور دوسری صورت سے کریٹ
مکٹ کُنڈل دھارن کیے پاوراین من سے پدم پران پاتال کھنڈ طرح طرح کے کتھا
بیان کرتے ہین اور ناگون کی لڑکیان اتی سُندری اپنی اپنی تھالیون مین پھول چندن
دھوپ دیپ نَیویدرکھ کر اُن کے چرنون کی پوجن کرتی ہین - اور اگن دیوتا ایک
صورت سے چودھون بھون جلا کر خاک کرتی ہین اور ایک صورت سے اچھے دیوتا
بنے بھیڑے پر سوار دیوتاؤن کے پاس رہتے ہین کسی کا چلنا کون کیے بغیر کارروائی
نہین چلتا اور اگر کہے بارونی برن لوگ کس طرح سے گئے اور کسطرح دیوتن کے پاس سے
اُسکی صورت یہ ہی کہ ہمیشہ بارنی برن لوگ مین رہتی ہی سانسارمیں رہنے کے وقت دیوتون
کے واسطے ایک روپ رکھ لیا جیسے گنیش جی نے پاربتی جی مین اوتار لیا حال آنکہ
شیو جی نے بیاہ کے وقت گنیش جی کی پوجن کی ہی اسی طرح بارنی انادی ہے - اور رہنا
اُسکا دو جگہ پر ایسا ہی جیسے سیتا جی ایک روپ سے اگن مین رہین اور ایک روپ
راون کے گھر مین اور اگر کہیئے بارنی کو راکشسون نے کسطرح پی لیا کہ پھر وہ ایک
روپ سمیت قائم رہ گئی اُسکا حال یہ ہی کہ جیسے پرچھائین سے اصل آدمی کو نقصان
نہین پہونچتا ہی اسی طرح اصل روپ بارنی کو نقصان نہین پہونچتا ہی اور آفتاب ہتاب
ہوا سمندر کو دیکھ لیجیے کہ اپنا ظہور سب جگہ موجود رکھتے ہین اور خود جیون کے بیتون
رہتے ہین کوئی نقصان نہین ہوتا اسی طرح بارنی کا حال ہی -

	سوال اوجھا جی	

پنڈت جی صاحب مین نہایت نہایت گنہگار ہون ایک تو اسوقت تک باوجود استعداد علم کے مین نے لکھی ہوئی بات کو نہ مانا ادھرم کیا یعنی زبان کے ذائقہ کے واسطے مہا اشدھ چیز یعنی مانس کو اہار کیا اور دوسرے ہٹھ دھرمی سے آپکے ساتھ کتھا جو ان کے ست کو الٹا کرکے کہا اس طرح سے کہ جس مین کسی طرح قلیہ کھانا شراب پینا جائز رہے اور یہ نہ سوچا کہ آخر ایک دن مرجاؤن گا تب پرمیشر کیا منھ دکھاؤن گا مگر بن گور ملے نرگ یان اپنے آپ مجکو کس طرح بچار ہوتا اب آپ کی کرپا سے مجکو شدھا اسدھ کام مین تمیز ہوئی اسواسطے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ وہ تدبیر بتلایئے جس مین اس اپرادھ سے میرا پیچھا چھوٹ جاوے اور راکھشون کی پرت سے بالکون مین آجاؤن۔

جواب پنڈت جی

او جھا جی صاحب آپ بہت بودھمان ہو ہر انسان کو یہی واجب ہی کہ جو کام کرے اسکو کسی بودھمان سے سمجھ لیوے اگر کرنے لائق ہو کرے اور نہین تو چھوڑ دیوے کسواسطے کہ کام وہی کرنا چاہیے جس مین دھرم کا نقصان نہ ہو اسوجہ سے کہ دھرم کی حفاظت جان کی حفاظت پر مقدم ہی اور جب سے کرم چھوڑ دیا جاتا ہی پھر وہ آدمی سو کرمی ہی اور تم نے اگیان یعنی نادانی کے باعث سے ابتک ایسا کام کیا پرائچت کرکے شدھ ہو کسی طرح شک نہین اور جو لوگ پاپ کرم یعنی گناہ کرنے مین جہالت سے ہٹھ کرتے ہین وہ مہا مورکھ یعنی سخت جاہل اپنے دشمن ہین کیونکہ ادھرم مین ہٹھ کرکے کسی کا بھلا نہین ہوا ہے اور سمجھنا چاہیے کہ جب شراب اور گوشت کھانے کے واسطے پرمیشر نے دیے ہین تو وہ تین چیزون کے نہ کھانے سے کیا بگڑے گا اور خیال کرکے دیکھتا ہون تو روز روز بھی یہ چیزین سب کو نہین ملتی ہین کبھی کبھی ملتی ہین اور خاطر خواہ یعنی جس سے طبیعت آسودہ ہوجائے میسر نہین پھر ناحق بے ایمان ہونا کیا مطلب ہی اور جب تک آدمی شراب پیتا ہی اور گوشت کھاتا ہی تب تک کسی پدارتھ کا سواد یعنی انواع انواع

لذاید طعام کا ذائقہ اُسکو نہین ملتا ہی اسوجہ سے کہ جس جگہ پر معدہ مین کھانا رہتا ہی اور
جس زبان سے کھایا جاتا ہی یہ دونون شراب قلیہ کی بدولت اسدھ ہوکر خراب
ہوجاتے ہین اگر دودھ مٹھائی میوہ جات کو تناول کیجئے تو ذائقہ معلوم نہ ہوگا مثلاً پاخانہ کے
ٹوکرہ پر حلوا ڈالو تو وہ حلوا اچھا نہ لگے گا بلکہ جی کو نفرت ہوگی اور مین نے اس بات کو
سری مہاراج برھ مورت پنڈت راج جگت گرو بید شاستر کے رچھا کرنے والے
برن آسرم دھرم کی مرجا د رکھنے والے سری مہاراج پنڈت اُمان پت جی صاحب
تیواری سے جو سری اجودھیا جی بششٹ جی کا اوتار ہیں سنسار کے اُپکار ہیت
براجمان ہین دریافت کیا تھا چند شلوک اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمائے
اُنکا ترجمہ آپ کو سناتا ہون۔

ترجمہ سری مہاراج پنڈت راج تیواری جی کے بیان کا

ہر ایک دھرم شاستر مین لکھا ہی کہ پانچ آدمی مہا پاپی ہین۔ پہلا برہمن مارنے والا
دوسرا شراب پینے والا۔ تیسرا برہمن کا سونا چرانے والا۔ چوتھا گرو کی استری سے بھوگ
کرنے والا۔ پانچوان ان چارون مہا پاپی کے پاس بیٹھنے والا۔ اور مہابھارت مین
ناگراج سری بیس جی نے کہا ہی جو کوئی بنا جانے یعنی نادانستہ شراب پیئے وہ بھی
دھرم کرم سے رہت ہی اور بیس جی نے اس جگہ پر جو کسی برن کو مخصوص نہین کیا اسکا
باعث یہ ہی کہ ہر ایک برن والے کو شراب پینا منع ہی اور جو کوئی دھرم سے باہر یعنی چنڈال ہی
اُسکو منع نہین اسوجہ سے کہ دھرم کرم کی پابندی اُسکو نہین ہی اور کسی کسی نے اگر کبھی
اختیار کر لیا ہی تو اُسکو دکھ نہین لگتا ہی۔ رب ناوک سو سری نائین۔ مگر اور جتنے
اچھے لوگ یعنی دھرم کرم برن آسرم متجگت سنسار مین ہین اُنکو کسی طرح اسکا ادھکار نہین ہی
بالکل ممانعت ہی۔ اور دیوتاؤن کا چرنامرت آدمی کو نہ کرنا چاہیئے اگر کہے ہم بھدر کالی کے
داس ہین اور بھدر کالی ہماری اشٹ دیوتا ہی اُسکا پرشاد مدرا اانس وغیرہ ہم لوگون کا

کھانا اُچت ہی تو ایسا کبھی نہ کہنا چاہیے اول تو شاستر مین کہین نہین لکھا ہی کہ بھدر
کالی کے داس کو چاہیے کہ مدرا مانس بھدر کالی اپنے اشٹ دیوتا کا پرشاد پایا کرے
دوسرے اگر شاستر کو نہ مانو اپنا من مانا کرم تے ہو تو بھدر کالی نے آدمی اور بلی اور
مرغ کا گوشت کھایا ہی اُسکو بھی پرشاد پاؤ بھگت آدھی کیون رکھتے ہو اور بھدر کالی
کو آدمی اور بلی اور مرغ کھانا کہ پوراستو تر مین لکھا ہی - دیکھلینا اور اگر کہے برن جی نے
مدرا کو پیا ہی تو سمجھنا چاہیے کہ برن جی نے سوترامنی جگ مین پیا ہی اُس جگ مین مدرا
پینے کا ادھکار ہی جیسے گومید جگ مین گو بدھ - اور اوجھاجی صاحب مہاتما لوگون اور
رکھیشرون اور بسری برہماجی نے جو شراب پینا گوشت کھانا منع لکھا ہی در حقیقت اپنا
کمال نقصان دھرم کا سمجھا گیا ہی نہین تو وہ لوگ کیون لکھتے کیا کسی آدمی سے انکو عداوت
تھی لیکن جب تک جسنے نہ جانا کرتا رہا اور جب سے جانا تب سے مانا اور جان کر جسنے
نہ مانا اُسی کا نام چانڈال اور مہا پاپی ہی اور یہ اُچت شراب چھونے پینے کا پراشچت
اینڈ بسیکھر گرنتھ مین لکھا ہی وہ یہ ہی

شراب کی خوشبو دھوکھے سے ناک مین پڑ جاوے تو اُس آدمی کو چاہیے کہ سمندر گامنی
ندی مین اشنان کرے اور اگھمرکھن منتر کا جاپ ایک سو آٹھ مرتبہ اور تین دن تک اکیلا
گوؤ کا گھی پی کر رہے اور کچھ نہ کھاوے تب سدھ ہی - شراب کو جان کر سونگھ لیوے اُس
آدمی کو سو برس بے ترنی ندی مین نرک کا باس ہی جس ندی مین غلیظ پیشاب کف بہہ
رہا ہی اور اُس آدمی کے دیکھنے اور چھونے سے تین پرانا یام کرے اور گؤ کا گھی پیے تو
دیکھنے والا آدمی سدھ ہی اور وہ پانی شراب سونگھنے والا سمندر گامنی ندی یعنی سری
گنگا جی وغیرہ مین اشنان کرکے پنچ گب یا دودھ سمیت پیئے تب سدھ ہی -

شراب اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دوسرے کو دے دیوے وہ سمندر گامنی ندی مین
اشنان کرے اور تین دن تک کسا کی جڑ پانی مین پیس کر پیے اور کچھ نہ کھاوے اور

آٹھ ہزار گایتری منتر کا جاپ کرے تب سُدھ ہے۔

برہمن کی ذات مین ہو کر جان بوجھ کر شراب پیے تو مرنے تک اسکا پرشچت نہین ہے اور اگر اور برن والا آدمی جان بوجھ کر شراب پیے تو گؤ کا گھی اور گؤ کا دودھ اور گؤ کا موتر تانبے یا لوہے کے برتن مین رکھ کر اودی دھوتی پہنے تین دن تک اسکو پیے اور کچھ نہ کھاے تب سُدھ ہے۔

بے جانے۔ پانی کے دھوکھے سے شراب پی جائے تو تل کی کھلی اور چاول کی کنکی کھاے اور پنچ گب پانچ دن پیے تب سدھ ہے۔

جان بوجھ کر ذائقہ کی طمع پر شراب پی لیوے اسکو چاہیے کہ سمندر گامنی ندیاں مین اشنان کرے اور چاندراین برت کرے گؤ کا گھی ایک مہینہ تک پیے تب سدھ ہے۔

جو کوئی بنا جانے بوجھے شراب زبان پر رکھ لیوے اور پیچھے سے معلوم ہو کہ شراب ہے اسکو چاہیے کہ چھ دن تک کمل گٹا اور گولر کی گدیا اور بیل پترا اور ڈھانکھ کے پتا اور کُش ان سب کو پانی مین پیش کر پی لیوے تب سُدھ ہے یہانتک سوال جواب کا ذکر لکھا گیا امید ہے کہ جسطرح اوبھاجی نے اپنی طبیعت پھیری ہے ہم سب کی بھی طبیعت راستی کی طرف متوجہ ہو جاوے اور اگر کہیے گوشت کھانے یا شراب پینے سے جب جی بھاگے گا تب چھوڑ دینگے ایسا نہین ہو سکتا ہے کہ فعل بد سے خود بخود بدون کوئی معاہدہ کیے جی بھاگ جاوے دستور ہے کہ آگ پر جسقدر گھی ڈالوگے زیادہ شعلہ زن ہوگی بجھیگی نہین اور اگر کہو پیٹ بھر کر اور جی بھر کر کھائے پی لیوین تب ان چیزون سے احتراز کرینگے تو تمام جانور بچھڑے بکرے اس پیٹ مین رکھ لیوگے اور اونکھ ہوے کے درخت چاٹ ڈالوگے تو بھی انکار نہ ہوگی بلکہ لاؤ لاؤ بڑھیگی نشہ کے وقت امتحان کر لیو اور دل خانہ خدا ہے جسکو آتما کہتے ہین اسکو گورستان حیوانات بنانا نحت جہالت ہے اور دماغ عقل اور جان رہنے کی جگہ ہے جس کو برہمانڈ کہتے ہین مہا اوتم اور بزرگترین

اعضا ہی اُسکو کسیف اور بدبو چیز سے مکدر کرنا نہایت نہایت دشمنی اپنے ساتھ کرنا ہی
اور اگر تجویز کیا جاوے کہ رونق محفل شراب قلیہ سے ہی تو سمجھنا چاہیے کہ رونق محفل
ذکر شعر و سخن و کلمات محبت اور رسمیات اخلاق سے ہی شراب قلیہ سے نہین ہی بلکہ
باعث پراگندگی محفل ہی بیاہ شادی مین دو دو دن ہو جاتے ہین کہ کھانا تیار ہی اور لوگ
زعم سے نہین کھاتے ہین شریف کی آبرو چاہے جاوے یا رہے مگر اپنے سرور جہالت
مین خلل گوارا نہین ہوتا اور ان دیوتا اپنے اپان کے باعث سے سراپ دیتے
ہین اور بیچارے بھیڑے بکرے قتل شدہ کا خون گردن پر ابدا بد تک رہنے کے
واسطے سوار ہوتا ہی کچھ بتلایئے یہ رونق محفل ہی یا اپنی بیخ کنی ہی - اور ایک سخت
نقصان ہی کہ پتر لوگ اپنے جو سرگ جاتے ہین وہ بھی یہان کے ادھرم سے جم پوری
کے گئے اور چلے جاتے ہین کیون لکھا ہی کہ جس جگہ شراب موجود ہی وہان ادھرم بُلانا
نہین پڑتا ہی یہ ذات شریف یعنی شراب پہلے ادھرم کو کھینچ کر آتی ہی اسوجہ سے محاورہ
عرب مین اسکا نام ام الخبائث ہی اور اگر کسے وہان کا حال دیکھا ہی تو بیشک دیکھا ہی
شاستر کہتا ہی کہ جسکا پتر سوکرمی ہی اُسکے پتر سرگ باسی اور جسکا پتر کوکرمی ہی اُسکے پتر
نرک باسی اور پتر لوگ جب یکجا ہوتے ہین تب کہتے ہین کہ بھائیو ہمارا قرض یعنی
باپ کا سمجھوتہ ادا ہوگا یا بڑھتا ہی چلا جاویگا کیون ہمارے بنس والے جو ادھرم
کرتے ہین اُنکو خبر نہین ہوتی اور نرک بھوگتے بھوگتے ہمارا ناک مین دم ہی کیا کہین
کوئی قاصد نہین کہ جسکو بھیجین اور نہ ایسی آواز ہی کہ مرت لوک مین اُن کے پاس تک
جاوے رام سے کام جو سنا تھا وہ ہمارے سامنے آیا اور سچ ہی مرنے پر کون ناتا ہی
کہ ہمارے پتر لوگون کو کیا ہوگا اور کوئی کہتے ہین آپ کیا فرماتے ہین ہمارے بنس مین
کوئی ایسا فرزند سعادت مند جسکو سپوت کہتے ہین ضرور پیدا ہوگا کہ اپنے دھرم مین
رہکر ہم سب کو آنا فانا نرک سے نجات دلواویگا کسواسطے کہ پترایہ مین سب کھنگر

نہین ہوتے اور ہمارے قاصد بھیجنے اور آواز دینے کی ضرورت نہین ہی ہمارے
طرف سے شاستر وکالت کررہا ہی اُسکا اعتبار ہو کر ہماری نادرسی ضرور ضرور ہوگی
افسوس ہزار افسوس کہ ہم سب کے جی ہین درد آویگا راجہ سگر اجودھیاجی کے
مہاراج کے ساٹھ ہزار پتر کپل دیوجی کے سراپ سے مرگئے تھے اُنکی مکت ہوجانے
کے واسطے بھاگیرتھ وغیرہ مہاراجون نے راج چھوڑی اور مہا مہا کلیس سہے گربری
گنگا جی کو پرتھی مین لائے کر اپنے پترون کا اُپکار ضرور ہی کیا اور پتر لوتا جیسا خوش
ہوتے ہین ویسا ہی خوش کرتے ہین اور کاش ناراض ہوئے تو انسان کو دنیا سے
ناراض ہونا پڑتا ہی اور اگر کے انسان ہو کر رنج گوارا کرنا چاہیے جو خواہش کھانے پینے کی ہو
وہ پوری کرنا چاہیے کسواسطے کہ اور جون یعنی دوسرے جسم مین بے اختیار غیر رہکر بہت
بہت رنج پایا ہی تو اُسکی کیفیت یہ ہی کہ چھوٹے کو چھوٹا رنج ہوتا ہی اور بڑے کو بڑا رنج اور یہ
دیہہ آدمی والی بڑی دانیہ مکت کا دوارہ ہی اسمین چاہیے کہ اپنی مصلحت کے علاوہ
چوراسی لاکھ جون سے مصلحت والے کام کرو چاہیے اُسمین تم کو رنج بھی ملے نہ کہ اپنی ہی
مصلحت تمکو فراموش ہی اور خواہش نفسانی پورا کرنا لیے انسان ہونے کا باعث جانتے
ہو سعدی فرماتے ہین ۔ مکن نفس امارہ را پیروی ؛ کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی ؛ اور
خواہش کھانے پینے کی نہ برآنا کیا گوشت شراب پر موقوف ہی دنیا کی نعمتین دیکھو اور اگر
میسر نہ ہوسکین تو اشیاء خوردنی قسم غلہ پر قناعت رکھو بلکہ بحالت موجودگی ہر قسم سامان کے
غذا مناسب پر توجہ رکھو نظامی کہتے ہین ۔ تن انجا بہ بست جون ساختن ؛ دل
انجا بہ گنجینہ پرداختن ؛ اور سمجھنا چاہیے کہ سب جون والے تمھارے اختیار مین ہین اور
تم شاستر کے اختیار مین اور مختار ہونا یعنی بے اختیار خود رہنا پرمیشر کا کام ہی وہ حوصلہ نہ
کرنا جن لوگون نے کیا کیا پھل پایا ہی راون ہرن کشپ سسپال وغیرہ کو کیا کہین فرعون
نمرود کو بھی دیکھ لیجیے ۔ اور گوشت کھانے مین اگر اس بات پر نظر ہی کہ جن جانورون کو

ہم مارتے ہین اُنکی خاص مصلحت کا کام کرتے ہین یعنی جانورون کو سُرگ پہونچاتے ہین
اسمین نہایت شرم معلوم ہوتی ہی جواب کہنے مین حجاب آتا ہی کیون سُرگ جسکا نام ہی وہ
ایسی معزز جگہ ہی کہ نہایت دشواری سے ملتی ہی یعنی جب پرمیشر دیا کرتے ہین تب سُرگ
مین جگہ میسر ہوتی ہی اور سوا اپنے پرمیشر نے کسی کو طاقت سُرگ دینے کی نہین دی
اور اگر شاید کوئی تدبیر سے وہ زور تمہارے ہاتھ آیا ہی یعنی سُرگ پہونچانے کی تدبیر
معلوم ہی تو اپنے بزرگ اور عزیز کو وہان پہونچانا چاہیے کسواسطے کہ اپنے ہوتے غیر کو ایسی
دولت نہ دینا چاہیے۔ اور اگر عذر یہ ہی کہ اسی لیٹنگ مین ذکر ہی کہ برھما جی کہتے ہین جو کوئی
جسکا گوشت کھائیگا وہ بھی اُسکا گوشت کھائیگا اس سے پایا جاتا ہی کہ اور جنمون مین جن جن جانورون
نے ہمارا گوشت کھایا ہی اب ہم اُسکا بدلا لیتے ہین آیندہ کے واسطے ہمسے مواخذہ نہ ہوگا
اُس کی صورت یہ ہی کہ بیچارے بھیڑے بکرے نے تمہارا گوشت کسطرح کھایا ہوگا اُن کا
کھانا گھاس پھوس ہی اور اگر خیال ہی کہ ہم بھیڑے بکرے تھے اور اُن جنمون مین یہ بھیڑے
بکرے آدمی تھے تب شکل ہمارے انھون نے ہمکو مار کر کھایا ہی اُسکا حال یہ ہی کہ بید شاستر
اسمرت پُوران مین تمام کام نیک بد لکھے ہین بہ تفصیل یعنی جس طرح وہ کام کرنا چاہیے اور
جس فائدہ کے واسطے مگر یہ بات کہین نہین لکھی ہی کہ بھیڑے بکرے وہ ہین جنھون نے
آدمیون کو کھایا ہی انکو کھا لیجیے یہ البتہ لکھا ہی کہ گوشت نہ کھانا نہین تو جسکا گوشت کھاؤگے
وہ تمہارا گوشت کھائیگا اور کسطرح کھائیگا کہ جب جنم لیوی ہین جاؤگے تو تم آدمی ہوکر گھٹے
ہوگے اور وہ بھیڑا بکرا اپنے جسم مین موجود ہوکر تم کو چبا ڈالیگا اس شرح سے کہ اگر تمنے
ایک بھیڑے یا بکرے کسی جانور کو مارا یا کھایا ہی تو اُسکے جسم مین جتنے بال ہین اُتنے ہزار
برس تم کو وہ جانور روز روز کھائیگا یہ بات سری مدبھاگوت کے پنجم اسکندھ کے چھبیسوین
ادھیاے نرک برنن مین لکھی ہی اور جنھون نے دس پانچ جانور کھائے ہین اُنکے عذاب
کی تعداد سری چترگپت جی جانتے ہین اور کسی کو خبر نہین اور اگر سوچو آدمی زبردست

ہوتا ہی اور بھیڑے بکرے اور جانور کم زور ہوتے ہین اُسوقت بھی کمزور ہونگے تو یہ بات
نہو گی وہ ایسا دربار ہو کہ شیر بکرے برابر بیٹھتے ہین اور جس بادشاہ نے ایک غریب
کے ناحق طمانچہ مارا ہی تو وہ غریب اُسی حالت غریبی مین اُسی زور سے بادشاہ کے طمانچہ
ماریگا علاوہ وہ چوٹ لگنے کے بادشاہ کو ندامت آبرو جانے کی بھی ملے گی جیسے غریب کی
بے آبروئی ہوئی تھی اور بھیڑے بکرے پر کیا موقوف ہی چیونٹیون پر جو ظلم ہوتا ہی یہ اپنا بدلا
لیوینگی پرانون مین مفصل لکھا ہی اور سعدی شیرازی بھی کہتے ہین سہ لبسا سوار کہ آنجا پیادہ
خواہد شد ✣ لبسا پیادہ کہ آنجا سوار خواہد بود ✣ اور بخوبی طمانینت رکھنا چاہیے جم پُری
سے بدون سزا پائے آدمی نہ بن جاؤگے اور مرنے جینے کا رنج وہین ملتا ہی کہ ہزارون قسم
مین آنا پڑیگا اور آنا فانا وہ جسم چھوڑنا پڑیگا اور یہان کا مرنا جلنا کوئی تکلیف ماننے کے لائق
نہین ہی یعنی وقت معین پر پیدا ہونا پڑتا ہی اور وقت معین پر مرجانا ہوتا ہی اور وہان
بیوقت صرف کام کے واسطے پیدا ہونا اور مرجانا ہوگا اور یقین کرو کرم چھیتر یعنی کرم
کرنے کی جگہ دنیا ہی اور بھوگ کرنے کی جگہ سُرگ یا نرک ہی اگر کسی نے تمھارا گوشت کھایا ہی
تو تم جم پُری مین اُسکا گوشت کھاؤگے یہان نہین ہو سکتا ہی۔ اور اگر کہے جب عمر زیادہ
ہوگی تب شراب قلیہ چھوڑکر پرمیشر کا بھجن کرینگے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ وقت نہایت مشکل
اور مصیبت کا زمانہ ہی اُسوقت مین طاعت و عبادت کیا ہو سکتی ہی روتے اور مرتے
نہین بنتا ہی اور ظاہر ہی کہ ضعیف آدمی مثل سرد لوہے کے ہی جیسے سرد لوہے پر لاکھ مرتبہ
ہتھوڑا دیجیے مگر کچھ کارگر نہ ہوگا چاہے شکستہ اور پارہ پارہ ہو جاے اسی طرح ضعیف آدمی
کو لاکھ مرتبہ نصیحت کیجیے مگر کچھ نہ سُنیگا بلکہ سُننے سے رنجیدہ و پریشان ہو جاویگا اور اگر
ارادہ کریگا تو کیا کریگا نظامی کہتے ہین سہ سرم سپید از خفتن و خاستن ✣ نارم دگر چارہ ساختن
اور اگر فکر ہووے کہ شراب قلیہ اسطرح چھوڑینگے جیسا بعضے لوگ چھوڑتے ہین یعنی شراب
پی کر جب کوئی بیجا مستی یا ایسے گناہ سخت سے سابقہ ہوا کہ جسکی بدولت تمام عمر ندامت پشیمانی سے

رہی تب ندامت سے چھوڑ دیا۔ اور قلعہ مین جب کبھی اپنی آنکھ سے دیکھا کہ بھیڑ بکرے
بیمار یا کسیف ذبح ہوے اور اُنکے پیٹ مین بچہ مردہ نکلا یا کوئی مرض سے جانور بیمار کے
پیٹ مین زرد آب یا کیڑے جو بعض بیماریون سے پیٹ مین ہو جاتے ہین نکلے اُنکو دیکھکر
نہ کھایا اور مچھلی کے پیٹ مین جب دیکھا کہ لڑکے مردہ کا ہاتھ یا سر اُسی کے پیٹ مین ہی تو
ڈر کر نفرت کی اسمین یہ واجب نہ سمجھنا چاہیے کہ جب ہم پر ایسی مصیبت گذریگی تب
مانینگے یہ مصیبت اپنے اوپر روز روز سمجھنا چاہیے مگر اپنے منہ مین بدبو یا عیب اپنا کو
معلوم نہین ہوتا ہی یہ سبب نہایت غفلت کا ہی اُسکو چاہیے کہ ہزار کام موقوف کرکے
اور ہر طرح طبیعت کو روک کر اپنی جان عافیت مین رکھین اور سبب خالص اپنی عمر طبعی
نہ پائے گا ایک یہ ہی اور اگر کہے شراب کو ہم دودھ بنا کر پیتے ہین اور ہمارے باباجی نے
بھی اکثر یہ کرامات دیکھلائی ہی کہ جب پیتے وقت کسی نے ٹوکا فوراً دودھ بنا دیا وہی
کرامات اب ہمکو عطا کی ہی تب ہم پیتے ہین اُسکی صورت یہ ہی کہ آجتک ہم کو اسکی خبر نہین ہی
کہ یہ کرامات ہی یا پشاچی بدیا کی نشو نما ہی یا بازیگرون کو دیکھا جاوے وہ لوگ آگ پیتے ہین
اور لوہے کی زنجیر آگ مین سرخ کرکے ہاتھ سے دوھتے ہین اور ہر قسم کا کام برخلاف
دکھلاتے ہین یہ نظر بند کا عمل ہی اُسپر عمل نہ کرنا شراب ہمیشہ شراب رہیگی اور اگر شراب سے
دودھ ہوتا تو آٹھ آنہ کی شراب سے دودھ بنا کر باباجی بہت گھی نکالتے اور دنیا محتاج
گھی کی نہ رہتی بڑا عمدہ روزگار گھر بیٹھے ہو جاتا اور یہ دودھ جسکو کہتے ہین کہ شراب سے
بن جاتا ہی نہین بنے گا مدرا سے امرت کا بن جانا تم منظور کرتے ہو دیکھو ایک لوگ ہین جو
بیٹھے بیٹھے مٹھائی موجود کر دیتے ہین وہ مٹھائی نہ کھانے لینا جیسے شراب کو کراہت سے
دودھ سمجھ کر پی لیتے ہو وہ صاف غلیظ ہی۔ اور کبھی شک ہوتا ہی کہ جگناتھ پوری مین
سب لوگ ایک ساتھ مچھلی کھاتے ہین اور بیشنو ہین اُنکا حال یہ ہی کہ جگناتھ پوری مین سب
لوگ ایک ساتھ کھانا کھاتے ہین کوئی اچار بچار نہین ہی اور پنجاب پٹنہ وغیرہ مین کیا

مہین کر کھاتے ہین اور قطع نظر اسکے چند رسمیات اور دوسری طرح پر ادا کرتے ہین
اُنسے ہم لوگون کو کیا واسطہ دھرم شاستر مین لکھا ہی کہ تیرتھ جاترا کی غرض چھوڑکر
اگر اُن دیسون مین ہندو آدمی کا جانا ہووے تو سب سنسکار ذات کے اُسکے
ساتھ کیے جاوین تو سُدھ ہی انگل دیس انگلستان - بنگ بنگالہ - کلنگ جہان کالنجر کا
قلعہ ہی - مگھ یعنے مگھ - اور ہر دیس کے کرم جدا جدا لکھے ہین عرب مین عربی زبان سے
نام رکھے جاتے ہین جیسے عبد اللہ پانڈے اگر اس دیس مین وہی نام رکھا جاے تو
کیسی شرم کی بات ہی اور دراصل اسکے معنی مین کوئی عیب نہین یعنی بندہ خدا جسکو
رام داس کہتے ہین معنی ہوے اسی طرح رسمیات ہین کہ دراصل اُنکا مطلب ایک
ہی مگر فاعل اُنکے جدا جدا ہین ایک دوسرے کا شریک نہین اور کیون اپنی طبیعت
بڑھاتے ہو تمھاری خاص رسمیات کیا کم ہین کہ دوسرے ملک اور دوسری قوم کی
رسمیات کو چاہتے ہو دیکھا گیا ہی غریب محتاج کنجڑون کو کہ وہ اسی دیس مین کتنی پشت
سے رہتے ہین مگر اپنی زبان بولتے ہین اور اپنی رسمیات ادا کرتے ہین اور محض محتاج
ہین ضرور تھا کہ محتاجگی کی بدولت اُنکی طبیعت بدل جاتی مگر نہین بدلی اس سے
پایا گیا کہ جسکا دھرم بنا ہی اُسکی ہان نہین ہونی چاہیے جس حالت مین جس جگہ پر ہوے
شعر بہ کوہ و دشت بیابان غریب نیست ✤ ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت ✤
وانرا کہ بر مراد جہان نیست دسترس ✤ در جایگاہ خویش غریب ست و ناشناس ✤
اور جسکا دھرم جاتا ہی اُسکا نقصان ہوتا ہی چاہیے اپنے ہی گھر مین رہے اور صاحب دولت
و صاحب نعمت دنیا مین وہ ہی جسکا دھرم بنا ہی اور دھرم کیا ہی اپنا کام ٹھیک ٹھاک چیت کرنا
یعنی جیسا پستک مین اپنے واسطے لکھا ہی وہ کرنا سری مہابھارت کے سانت پرب مین
بھیکھم پتامہ سے مہاراجہ جودھشٹر نے پوچھا کہ مہاراج تپسیا کرنا اچھا ہی یا اپنا دھرم کرنا
جواب اُسکا بھیکھم پتامہ کہتے ہین کہ ہی بہتر تپسیا کرنے سے دھرم مین اندریون کا جیتنا

اچھا ہو اور ایک اتہاس تولا دھار جاجل مُن کا سمباد کہتا ہون وہ سُنو۔ پچھم طرف
سمندر کے کنارہ پر جاجل رکھہ تپشیا کرتے تھے ہزار ہا برس گذر گئے کہ کھڑے رہے
اور صرف ہوا کھائی کوئی رس کوئی آن کا سوا نہین لیا ایک وقت ان کے سر مین
چڑیون نے اپنے انڈے رکھے مُن جی نے دیکھا کہ اگر سر ہلاتا ہون اور یا اپنا کو زندہ
آدمی ظاہر کرتا ہون تو چڑیون کے انڈے گر جاوینگے یا چڑیان بھڑک جاوینگی اسواسطے
بالکل بےحس و حرکت ہو گئے چند دن بعد وقت معین پر اُن انڈون سے بچے ہوے
اور بچے پردار ہو کر درختون پر بیٹھے جاجل جی نے بچون کو دیکھکر بچار کیا کہ ہمارے
برابر کوئی تپسّی نہین ہی کیا اچھے نیم سے ہماری تپشیا ہوئی کہ چڑیون تک خبر نہ ہوسکی
کہ یہ کون ہین اور کیا کرتے ہین اتنے مین وہی چڑیان بولین کہ مہاراج جاجل جی جیسا
آپ بچارتے ہو ویسا بنارس کا رہنے والا تولادھار بنیا بھی نہین کہتا یہ سنکر جاجل جی کو
نہایت رنج ہوا اور سمندر کا کنارہ چھوڑکر بنارس کو روانہ ہوے کیا دیکھتے ہین کہ بنارس
مین تولادھار دوکان پر بیٹھا مٹھائی تولتا ہوا اور تولادھار نے مُن جی کو دیکھکر بلایا
اور اچھی طرح آسن دے کر کہا کہ مہاراج جاجل رکھہ آپ کے آنے کا سبب مین سمجھ گیا آپ
سمندر کے کنارہ تپشیا کرتے تھے وہان آپ کے سر مین چڑیون نے انڈا دیا اور جب
انڈون سے بچے ہوکر اُڑ گئے آپ نے سوچا کہ مین نے مشکل تپشیا کی اُسپر اُن چڑیون نے
آپ سے کہا کہ مُن جی جیسا آپ اپنے من مین بچار کرتے ہو ویسا تولادھار بنیا بھی نہین
سوچتا تب آپ نے سمندر کا کنارہ چھوڑ کر میرے پاس آنے کا ارادہ کیا اور میرے پاس
پہونچ کر بیٹھے ہو جو کچھ کہنا ہی کہیے یہ سُنکر جاجل مُن کو کمال حیرانی ہوئی تولادھار سے بولے
کہ بھائی مٹھائیون کو تولتے ہوے تمنے ہمکو کس طرح پہچانا اور ہمارا منور کتھ جانا یہ بتلایئے
تولادھار بولا مہاراج مین شاستر پُران نہین پڑھا اور برہمنون کی خدمت بھی نہین کی
پورب جنم مین کچھ کیا تھا اُسی وجہ سے مجھکو یہ تمیز ہی اور اب مین نے اپنے ذہن سے سرجی

بشن اور دیوتاؤن اور برہمن گؤ کے مکانات بنوائے اور وہان سیون کیا کرتا ہون
اور پاکھنڈ سے دور رہتا ہون اور دکانداری مین جو چیز خرید کرتا ہون یا فروخت
کرتا ہون اُسمین کمی بیشی نہین کرتا کسواسطے کہ جو کوئی بیوپار کرکے اپنے خرید کرنے وقت
زیادہ مال لے لیتا ہی یا دوسرے کو کم تول دیتا ہی اُسکو دھا نرک ہوتا ہی اور تھوڑے
دن مین دردری ہوجاتا ہی اور مین کسی کی نندیا یعنی غیبت نہین کرتا اور میرے
دوست دشمن کوئی نہین ہین سب سے ایک رسم برابری کی ہی اور جسکا انتھکرن
یعنے دل کام کرو۔ وہ لوبھ موہ ہنکار سے صاف ہو اُسکو سانت چت کہتے ہین اور جسکا
انتھکرن سانت ہو اُسکو تمام شاستر مدد دیتے ہین اور یہ بات جاجل جی سے کہکر تلادھار
اُنھین چڑیون کو پکارا آواز پاتے وہ چڑیان سامنے موجود ہوگئین تلادھار نے جاجل سے
کہا کہ مہاراج یہ چڑیان آپ کے سر پر پیدا ہوئی ہین آپ انکے دھرم پتا ہین انسے پوچھو
یہ سنکر جاجل جی چڑیون کے سامنے کھڑے ہوے چڑیان بولین ہمارے تمھارے جی مین
جو تعجب ہی اُسکو دور کر دیجیے ہنسا یعنے ایذا دینے سے تپسیا کی ناس ہوتی ہی اور تپسیا ناس ہونے
سے پرم گت کی ناس ہی اس باعث سے آپ اپنا من سانت کرکے بھگوان کا دھیان کیجیے
اور جنگل کے رہنے سے کام وغیرہ کے تردد زیادہ ہو جاتے ہین اور گھر مین رہنے سے
اندریون کا سنتوکھ ہوتا ہی اس باعث سے آپ گھر مین رہ کر اپنا دھرم کرین یہ کہکر چڑیان
اُڑ گئین اور جاجل نے بن کا بھرم چھوڑ کر بھگوان کا دھیان اور اپنے دھرم کا اختیار
کرنا اختیار کیا اُسکی بدولت پرم گت یعنی مکت پائی ۔ اور کبھی خیال ہوتا ہی کہ منسر پنڈت
نے کاشی جی مین مچھلی کا پٹا کا باندھا تھا اگر کھانا ناجائز ہی تو کیون وہ پٹا کا بندھنا اُسکی
صورت یہ ہی کہ منسر مصر پنڈت نے صرف اپنی قابلیت سے کاشی جی مین اس کا پٹا کا
بندھوایا تھا کہ دیکھیے ایسی اسودھ چیز کو مین سدھ کہتا ہون اگر کوئی پنڈت ہو تو میرا جواب دیوے
اُس سے مطلب یہ تھا کہ درحقیقت مچھلی کھانا یا گوشت کھانا واجب ہی صرف قابلیت کا اظہار تھا

جیسے نرسنگھ اچاری طوطادری والے جب کاشی جی میں آئے تو پیکیان کے وقت دن کو
دو مشعل جلاکر داہنے بائیں پالکی کے رکھیں اس ارادہ پر کہ دیکھیں اس بات کا روکنے والا
کوئی پنڈت ہے یا نہیں اگر کیسے دن کو مشعل جلانا کوئی دھرم ہے تو دھرم نہیں ہے صرف اپنی
قابلیت کا اظہار اور پنڈتوں کا امتحان ہے نرسنگھ اچاری دیکھتے تھے کہ کاشی پوری کے
رہنے والے لوگوں کو آنکھیان کی تاریکی گھیرے ہوئی یا نہیں - اور کبھی فکر ہوتی ہے کہ منتر پڑھنا
شراب پینا قلیہ کھانا لکھا ہوگا انہیں بھی کسی جگہ کھانا پینا اسکا واجب نہیں لکھا ہے مگر کھانے
پینے والے لوگ اسکا اعتقاد لیا کرکے اپنا جی خوش کرتے ہیں اسی کام کا نام عقل ہے جو پانچ
ادھرم کی شاخیں ہیں - اور کسی وقت کہا جاتا ہے کہ جو لوگ قلیہ شراب نہیں کھاتے پیتے ہیں
وہ قلیہ شراب کھانے والوں کی مذمت کرتے ہیں اور دراصل سچ بات ناگوار معلوم ہوتی ہے
انہیں شکایت انکی بیجا ہے مگر یہ بات باہمی قیل وقال کی نہیں ہے انہیں انصاف طلب امر کو
اپنے مرشد سے دریافت کیا جاوے کہ مہاراج ان کاموں کی اجازت آپ دیتے ہیں یا نہیں
اور اگر وہ نہ ہوویں تو دیس کے مہاتما لوگوں سے دریافت کیا جاوے کہ بید اور شاستر اور
سمرتی مہابھارت وغیرہ میں جو یہ چیزیں منع لکھی ہیں یہ ماننا چاہیے یا نہیں اور اگر دل روانہ
ہو تو اپنے جی غور کرے اور انسان اس بات کو خوب سمجھے کہ دنیا میں ہزاروں طریق ہیں
مگر سمجھنا چاہیے کہ کون طریق لائق اختیار کرنے کے ہے اور کون نہیں - بام مارگی تنتر
سیوی ہوتے ہیں مانس - مدرا - مچھلی - مدرا - میتھن - مدرا یعنی روپیہ پیسہ یعنی ان چیزوں
کو اختیار کرنا عین ایمان سمجھتے ہیں اکثر لوگ اس لالچ سے بیت اختیار کرتے ہیں اور اکثر ایسے
ہیں کہ گرو کرنا واجب نہیں جانتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ گرو کرنے سے کیا مطلب ہے اور علاوہ
اسکے اگر ارادہ کیا تو تلاش اس بات کی ہے کہ کوئی فقیر کراماتی ملے تو گرو کریں اور بموجب
حسب خاطر خواہ کراماتی ملے تو گرو کیا اس بات سے واسطہ نہیں ہے کہ ہم کو کون منتر لینا چاہیے
اور کسکی اپاسنا چاہیے یا گرو نے کیا اپدیس کیا اور اپنا کیا ادا سیکھا اور اسے کیا ضرور ہے درشن

لوگون نے جب مرید با اعتقاد کرامات پسند پاے فوراً منتر اپنے طریق کا دیدیا اس بات سے
واسطہ نہین ہی کہ اسکو کیا واجب ہی اسمین دو سبب ہین ایک یہ کہ خود اسقدر وسعت
استعداد کی نہین رکھتے کہ جس سے واجب غیر واجب کی تمیز کرسکین اور دوسرے اگر
تمیز ہی تو کہتے ہین بڑا رنج ہی یعنی مرید کے ناخوش ہونے اور محروم لوٹنے کا اندیشہ ہی اسواسطے
بنظر مصلحت وقت و کارروائی مرشد لوگون نے مسئلہ جاری کر رکھا ہی کہ مدار کام دنیا و
عقبے کا توحید پر ہی یعنی بھگوان کو نرنکار جاننا وہ ہم جانتے ہین اور ہمارا منتر منترون
بادشاہ ہی جو سامنے پڑھے اسکو منتر دیدیجیے کسی چیز کی ممانعت سے مطلب نہین ہی اور مریدون
نے بھی اسکو پسند کیا کہ یہ طریق نہایت آسان ہی اسمین کوئی مشکلات گوارا کرنا نہ پڑینگی اور
مطلب دینی و دنیوی سب نکل جاویگا اور کل جگت مین نام لینا بھگوان کا یہی دھرم ہی
وہی ہم کرینگے زیادہ پوجا پاٹ اور احتیاط کسی چیز سے کیا واسطہ اسوجہ سے کہ ہر ایک
منع نہین کیا ہی اور دل مین بھگوان کے جاننے والے اور بھجن کرنے والے بن بیٹھے اور یہ بات
جیسی ہی اسکو کیا کہین توحید جسکا نام ہی یعنی پرمیشر کو ایک سمجھنا اور دوسرے کو نجاننا یہ
نہایت نہایت بزرگ مرتبہ ہی ہزارون ہزار کوشش برت بتر تحفہ دان وغیرہ کی کی جاتی ہین
مگر توحید میسر نہین ہوتی اور بے کیے کیا ہوگا اور اگر کوئی گرو نظر مین نہ آئے تو بھی اپنے
جی مین طمانیت کرلے کہ جیسا سب لوگ رام کو جانتے ہین ویسا ہم بھی جانتے ہین اور
کوئی منتر سنا سنایا جاپ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ گرو کرنے مین جلدی ضرور نہین ہی جب
عمر زیادہ ہوگئی تب گرو کر لیوینگے اسکے برابر کوئی نقصان نہین ہی سری مہادیو جی نے
پاربتی جی سے پورنیجرن چاپٹری گر نتھ مین صاف کہا ہی کہ جو برہمن تنترین ہی اسکے ہاتھ کا
تاشتی دل برہمنون کی کھوپری سرس ہی اور جو نامرت نیٹرال کا خون اور بھوجن لینا
اور جل مدرا اور پستک ہین دیکھ کر یا کسی کو پڑھتے سنکر جو کوئی منتر جاپ کرتا ہی اسمین کوئی
سدھ نہاین ہی بلکہ اچھرون پیچھے اسکی ہان ہی لیکن اس ذکر مین کچھ لکھنا باعث تکلیف دہی

خلایق سمجھ کر درگذر کی جاتی ہی اسی قدر تحریر سے جو لوگ مصلحت پسند ہین سمجھین گے کہ دھرم
کی جڑ گرو ہی اور کیسا گرو چاہیے پور شچرن جاتری گرنتھ شکت بلبھ ملتیجل کا بنایا ہی اسمین
گرو کرنے کا بدھان لکھا ہی اور سب پرانون مین مفصّل ہی اُس کو ضرور ضرور خیال
کرنا چاہیے کسواسطے کہ گرو کرنا اور جان کر گرو کرنا اچھا ہی اور اگر گرو نہین کیا یا جان کر
نہین کیا تو دھرم اپنے کس طرح کسکے پاس سے آوین گے۔ اور بعضے اوقات مین کہا
جاتا ہی کہ چوری کرنا جھوٹھ بولنا زناکاری چغل خوری اور طرح طرح کے فعل کیے
جاتے ہین شاید اُن سب کے کرنے مین کوئی گناہ نہین ہوتا ہی کہ صرف شراب پینے
گوشت کھانے پر متواتر ضد ہی اُس کی صورت یہ ہی کہ اہار سُدھ ہونے سے بیوہار کا سُدھ
ہونا شاستر پوران مین لکھا ہی اس باعث سے جڑ کی خبر لی گئی اور ظاہر ہی کہ اُچت اہار
یعنے حلال چیز کھانے سے زبان اور دل اور تمام جسم شُدھ ہوگا پھر جھوٹھ بولنا چوری
کرنا یا کوئی فعل بد کرنا نہ ہو سکیگا اُسکا سامان جسم مین موجود نہین ہی اور جب سے
جسم مین سُدھتا یعنی پاکیزگی آویگی تب سے کتھا پُران ست سنگ کی طرف طبیعت
متوجہ ہوگی اور کتھا ست سنگ کا نتیجہ اور حظ ملیگا اور بدون جسم سُدھ ہوئے
امتحان کیا جاوے کہ کتھا مین جی نہ لگتا ہوگا اور نہ کچھ حظ ملتا ہوگا وہی حال ہی جیسے
گوشت کھانے والون کو دودھ مٹھائی کا ذائقہ اچھا نہین لگتا اور یہ نہ سمجھنا چاہیے
کہ دنیا ست سنگ سے خالی ہی اور یا کوئی مہاتما لائق گرو کرنے کے نہین ہی دونو
سامان اچھی طرح اس دنیا مین موجود ہین مگر بے تلاش موجود نہین ہین سری بھاگوت
کے چوتھے اسکندھ مین لکھا ہی کہ سری مہاراج پرتھو جی نے ننانوے جگ کر کے ایک
جگ اور شروع کی اسمین اندر کو سوچ ہوا کہ شتک کرت یعنی سو جگ کرنے والا مین ہون
اور پرتھو جی چاہتے ہین کہ میرا نام مٹا دیوین یعنی سو جگ کرنے والے آپ ہووین
اُسکے واسطے اندر جگ استھان مین پہونچ کر گھوڑا چرانے کی فکر مین ہوے یہان

جگ کی حفاظت کرنے والے پرتھوی جی کے تیتر کیو لاش پیچھے سے گھوڑا آکر دیکھ کر اندر نے سوچا
کہ لڑائی کر کے گھوڑا لیے جاؤنا ہو سکیگا اسکے واسطے چھپا تو سے دروپیا ہایا کے فقیروں
کی طرح بنائے اور پھر ایک روپ میں گھوڑا پکڑ کر لیے چلے گئے تو راجہ جی نے پہچان کر بتلا دیا
کہ یہ فقیر نہیں ہے اندر ہے گھوڑا پکڑے لیے جاتا ہے اس بات سے کیو لاش نے پھر فوراً
گھوڑا چھین لیا جس کی وجہ سے کیو لاش کا نام صنع ناس ہوا اور اندر کو ان کے وہاں سے
مصلحت یہ ہوئی کہ فقیر سمجھ کر یا سے یہ نہیں سکتے اور یہ بھی سوچا ہر ایک روپ کا دنیا کے
نادان لوگوں نے دیکھ کر سوچا کہ یہ روپ ایسے سرزمین کہ جنکی بدولت چوری کرنے سے
جان بچا ہے اگر ان روپوں کو ہم سب رکھینگے تو اسی طرح ہمارا کام بھی چلا کریگا اور دنیا
معتقد ہو جاویگی انھیں روپوں سے فریب کیا ہوا ان کے کہ آپ وضع واسے لوگ
گرو کیے جاتے ہیں اور یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ روپ کیا ہے پیل تیاگ سے روپ کی

رکت پٹ یعنی سرخ کپڑا رکھنے والے پاپ	نگن رہنے والے پاپ
جین مور کے پر سے جھاڑو دے کر زمین چلنے والے پاپ	اپدھری لوگ کے سمجھانے کے واسطے دھرم کرنے والے پاپ
بے شل - چھپانے والے یعنی چھپانا مذہب دھرم بتلا کر دھن لینے والے پاپ	باکمی شاستر کو پڑھ کر وسے کہ گرہن قلیہ شراب کباب لینے والے شاکت رہتے ہیں اور مکان کے باہر پیتل اور پیتل باندھ کر بیٹھ جاتے پاپ

اندرجال کرنے والے۔

پاپ ۹۰

اور یہ سمجھنا چاہیے کہ ستوگنی رجوگنی تموگنی تین طرح کے کام دنیا میں جتنے ستوگنی کام

اختیار کیا وہ دیوتا ہین اور مرنے پر دیوتا ہون گے اور جن لوگون نے تموگنی رجوگنی کام
اختیار کیے وہ نساچر اور بھوت پریت ہین اور ہونگے اسمین شک نہین ہی مگر تبدیلی
کام کی ہوسکتی ہی یعنے ستوگنی کام والے تموگنی رجوگنی کام کر سکتے ہین اور تموگنی رجوگنی
والے ستوگنی لیکن جب جی سے چاہین ستوگنی سے تموگنی رجوگنی کام کرنا آسان ہی اور
تموگنی رجوگنی سے ستوگنی کرنا مشکل جیسے پہاڑ پر اوپر لیکر چڑھنا مشکل ہی اور پہاڑ سے
گرنا مشکل نہین ہی - اور کام وہی آدمی سے ہوتا ہی جسکو جی سے کرنا چاہے اور بہت پر
موقوف ہی اگر اسکی ذات مین لیاقت کا جوہر ہی تو بیشک اپنی مصلحت پر نظر کریگا یہ نہین ہی
کہ کسی کا لکھنا یا کہنا کرا لینے کا مجاز ہی شاستر کسی پر چھپایا نہین چلاتا اور نہ کوئی بتانے والا
حاکم ہی اور نہ کوئی کسی کا مدعی اور نہ کوئی کسی کا مرشد بمقتضائے انسانیت سے یہ جب
ہی کہ باہمدیگر نیک بات کی اطلاع اور ترغیب دلوین کیونکہ سب بنی آدم اعضای یکدیگر اند
اور سب کہ علاوہ اسکے شاستر بابت خوردنش لکھا ہی اور یہ نہین ہو سکتا ہی کہ ایک آدمی دھرم
کرے اور دس آدمی نہ دھرم کرنے والون کے ساتھ مین اسکا گذر ہو یا دھرم کا مرتبہ پورا
ملے دس آدمی ایک کے کھینچنے سے کسطرح آوین بلکہ ایک آدمی دس کی طرف خود کھنچ
جاتا ہی اسوجہ سے کہ سب کے پر صد آید نہ صد بر یکے ؎ لکھا ہی اور اگر سمجھا جاوے کہ جس
حالت مین سب کے پر صد آید نہ صد بر یکی ؎ اس موقع پر سچا ہی تو اس سے پایا گیا کہ دس
گمراہ ہین اور ایک نیک راہ اور ایک نیک راہ کی ہدایت سے دس گمراہ کا راہ پر آنا
نہ ہوسکے گا جبتک پڑھنے سے کیا واسطہ اسکی صورت یہ ہی کہ سری رام جی کے شہر باد
اور برھمان جی کے بردان اور سب لوگون کی دعا سے بلیس کا قصور کا اس سے بری ہی
سب لوگ ابتک سہر ایک قسم کی برا چاہنے والے ہین جب تک نہ سمجھ سے تدبیر ہے اور
جب سے بچے پھر انکو روک نہین ہی اپنی ذات کا انس بنا ہی وہ بہت جلدی اپنی راہ پر
لے آتا ہی اور سرو وید ستان یا دو با [illegible] اسی ذات کے ابلیس سے مراد ہی اور کسطرح

خواہش اپنی طرف آنے کی نہ ہوگی آدمی تو آدمی ہوسے پانی نہ خاک گو روان ہو ٭ لو شعلہ
کی سوے آسمان ہو یعنی اصلیت کی توجہ ایسی مناسب ہو کہ آگ پانی گو محض جاہل
ہین مگر اسی طرف توجہ رکھتے ہین۔ اور خدا نخواستہ کوئی شخص لکھی پڑھی بات پوران
شاستر کی نہ مانے تو سمجھنا چاہیے کہ اُپدیس اُسکا م کرتا ہو جسمین کچھ مادہ اصلیت اور دھرم
کا باقی رہ گیا ہو اور جسمین اصلیت دھرم کی بالکل نہین رہی یعنی بیدھرم ہوگیا وہ
اُپدیس کو نہ مانیگا سعدی کہتے ہین سے آہنے را کہ مورچانہ بخورد ٭ نتوان برد از وے
صیقل زنگ ٭ اور سے زمین شور سنبل برنیارد ٭ درو تخم عمل ضائع مگردان ٭ اور
اُسکے واسطے کتھا پران کا سُننا بھاگوت وغیرہ مین منع ہو اس شرح سے کہ سور پھلواری
مین جاکر کیا کرے اور اگر گیا بھی تو غلیظ کمان پاویگا پھر کیونکہ جب تک پھلواری مین
رہیگا غلیظ کی تلاش کرتا رہیگا اسی طرح دھرم نندک آدمی کتھا اُپدیش مین شاخ نکالنا
چاہتا ہو کہ میرے مطلب یعنی من مانے دھرم کا حکم ملے بالکل جھوٹھا ہو جاوے اور ایسا
ممکن نہین سے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ اور اگر کوئی مورکھ
کسی کا اُپدیش مان لیوے تو مورکھتا کی سرجا دکم ہو جاوے بھرتھری جی لکھتے ہین جاہل
تین قسم کا ہو ایک وہ کہ آپ مطلقاً نہین جانتا دوسرے کے سمجھانے سے جانتا ہو اور دوسرا
نہ آپ جانتا ہو اور نہ دوسرے کے سمجھانے سے مانتا ہو اور تیسرا وہ ہو کہ جان بوجھ کر نہین
مانتا یعنی اچھی بات جانتا ہو اور نہین کرتا تو یہ جاہل پکا ہو اور ایسا جاہل یعنی مورکھ برہما
کے بھی سمجھانے سے نہین مانتا ہو چاہیے کوئی سمندر مین پیٹھ کر گوہ گھڑیال کے دانت توڑکر
موتی نکالے اور سامد ر ایسا بھیانک اپنے زور بازو سے تیر کر نکل جاوے اور زہردار سانپ
جسکے منھ کی ہوا یعنی سانس سے جھور راکھ ہو جاتا ہو اور اسپر س ہوسے آگ لگ جاتی ہو
پھول کا ایسا ہار گلے مین لٹکا لیوے اور بالو پیر کر تیل نکالے اور مرگ ترسنا سے پیاسا
پانی پیے اور دیس کی سیر کرتے کرتے جو گھڑے کا سینگ ملے اور آکاس مین پھول پھولے

اور کچھ پاپ کیے دودھ میں نہاوے اور بندھیا کا بیٹا جو دودھ کو جاوے اور زندہ مردہ اور مردہ
زندہ ہو جاوے مگر مورکھ کہنے سے نہ مانے گا - اور خوب جاننا چاہیے کہ جب پاپ آدمی
کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں تو اُسے اُپدیش نہیں چلتا شری مدبھاگوت میں لکھا ہے کہ سوداس
راجہ بششٹ جی کی سراپ سے بارہ برس کے واسطے راکشس ہو گئے اور جنگل میں ہو کر
دیکھا کہ ایک برہمن اپنی برہمنی میں گربھ دھارن کر رہا ہے دوڑ کر برہمن کو کھانا شروع کیا
برہمنی بولی - ارے سوداس تو راکشس نہیں ہے اجودھیا کا ہمارا راجہ ہے اور اگر بدون
کھائے تجھ سے نہیں رہا جاتا ہے تو مجھکو کھائے لے اور اگر میرے ہی پیٹ پر تیری رُچ ہے تو
یہ گربھ دھارن کر لیوے تب کھائے لینا اور اب اسکے کھانے سے تین ہتیا تجھ کو لگتی ہیں
ایک یہ کہ برہمن کی ہتیا ہوگی دوسرے گربھ کھنڈن ہوتا ہے تیسرے میرا جینا نہ ہو گا مگر
سوداس نے نہ مانا برہمن کو مولی کی طرح چبا گیا اسکے سوچ میں برہمنی نے اپنا سر
چھوڑا اور سراپ دے گئی کہ راجہ جب تو اپنی استری کے پاس جاوے تب تیرا سر کٹ
جاوے اور تجھ سے بنس نہ ہو اس باعث سے جب راجہ سوداس اپنی راج میں آیا اپنے
استری کے پاس جانے نہ پایا اور بنس ہونا اُس سے نہ ہو سکا ہزاروں طرح سے تدبیریں
کیں مگر کچھ نہ ہوا وقت رفتہ کسی کے ہاتھ آتا ہے اور پچھتاوے سے کیا ملتا ہے - اور آدمی کی کیا
حقیقت ہے برمھا جی کا کہا ہوا آدمی نہیں مانتا ہے راون کو دیکھیے کہ راکشس کس طرح ہوا اور
اگر شراب قلیہ میں اسقدر منانہ تھی تو کوبیر جی کیوں راکشس نہ ہو گئے ایک باپ کے بیٹے ہیں
اور اگر کہے راون لکھا پڑھا نہ تھا تو صاف صاف ظاہر ہے کہ راون وہ پنڈت ہے جسنے چاروں
بید پر ٹیکا کیا مگر کیا کرے پرست لساچ سے صحبت ہوئی اُسنے شراب قلیہ کی بدولت
راکشس بنا دیا پھر باوجود گیان کے قلیہ شراب نہ چھوڑا اسطرح جسکے منھ میں خون لگ جاتا ہے پھر وہ
نہیں چھوڑتا ہے جانوروں میں دیکھ لیجیے جہاں شکاری میں خون منھ میں لگا پھر ہمیشہ خون کھائیگا
اور اگر امرت بھی اُسکو دیا جاوے تو نہ کھائیگا اسی طرح پر ہم سب کے منھ میں خون لگ گیا ہے

البشر وباکرین تو چھوٹے یعنی جب جی مین درد پیدا ہو جاسے اور اپنی عاقبت یاد آوے اور کچھ
یاد نہین آتی کہ دیوتا کا کام کیا ہی اور نساچر کا کام کیا اورنہ اس بات سے فکر ہی کہ ہمارا دھرم کیا
ہی اور نہ یہ سمجھا ہی کہ ادھرم سے کیا ملیگا اور کانیتھون کا دھرم ہی برہمنون کی پوجا کرین اور
سادھو اجھیاگت کی جنجھا او چت اپنی شکت سے سیوا کرین اور گورو کرکے اپنی گاینتری اور شاسترون
کا جاپ کرین اور جسکے ادھکاری ہون اُسکے کام مین سودھنار ٹکین اسمین کوئی دھرم
بدلنا نہین پڑتی ہی اور نہ دھرم کرنے سے کوئی فقیر ہو جاتا ہی لباس بادشاہانہ پہنے رہو اور اپنا
کام کرتے رہو بزرگون کے ذکر بہت ہین مگر چند رواتین لکھے دیتا ہون خیال کرنا سرکار
مارکنڈے پوران درگا جی کے مہاتم مین لکھا ہی کہ سوار وچک منونتر کے وقت مین چتر بنس والا
راجہ سورتھ کو لانگری مین راجہ ہوا جسکو اب کویل عرف علی گڈھ کہتے ہین دسو دسا مین راج
کی اور سواسے اپنے کوئی راجہ نہ رکھا اسمین بہت دن گذر گئے ایک مرتبہ راجہ نے بچار کیا کہ
راج مرت لوک مین جب سے کرتا ہون تب سے یہی فکر رہتی ہی کہ راج رہے یا نہ رہے اور رہے
رہے یا نہ رہے اسکے واسطے کوئی فکر کرنا ضرور ہی ایسا سوچ کرتے بھگونت کی اچھا سے اُسکی راج مین اور
راجون نے بلوہ کیا اور سب نے اتفاق کرکے اُسکی راجدھانی لے لی اور راجہ سورتھ اکیلا گھوڑے
پر سوار ہوکر اجودھیا جی مین چلا آیا اور بسشٹ جی سے حال کہا کہ مہاراج راج سے تریپت نہین
ہوا اسواسطے کوئی جتن بتلائے سری گورو جی نے بھگوتی کا سوکت اوپدیس کرکے حکم دیا کہ سرجو
کے کنارہ بیٹھکر اسکا جاپ کر راجہ نے ویسا ہی کیا اور جاپ سماپت ہونے پر اپنی انگلی چیر کر لہو بطور بل
دیا اُسوقت بھگوتی پرگھٹ ہوئی اور راجہ سے کہا کہ بردان مانگ راجہ نے کہا کہ نہ کنٹک راج
چاہتا ہون بھگوتی نے بردان دیا کہ تو منو ہوگا اور بہت کال راج کریگا اور انتر دھیان ہوا
اُسکے باعث سے راجہ سورتھ سوریج کا بیٹا ہو کر ساورن نام منو ہوا اور لطف یہ ہی کہ تک راج
آچار تریلے تنتر کے ستائیسوین پٹل مین مہا دیو جی نے پاربتی جی سے کہا ہی کہ چتر انگد نام ایک
کا بیٹا تھا اُسنے بگلا مکھی مہا بدیا کو پاکے خواہش کی کہ برہمن ہو جاؤن اور اس آرزو مین

لہ حاشیہ یہ مطلب بردان فاجی ہی کہ اپنا بدن پھاڑ کر خون نکالے یا اپنا سر نثار کردے اور وہ بیپ بردان کچھ نہین ہی کہ بھگت اپنا کو ہی اور جان دوسرے کا نثار کرتے ہین ۱۲ فقط

پانچ برس تک تپشیا کی ہمیشہ بگلا مکھی کا جاپ ہوتا تھا اور کھانے مین صرف مول پھل کھاے اور
ایسا دھیان مین اپنے اشٹ دیو سے لین ہو جاتا تھا کہ برہمنون کی طرف بھی نہین دیکھتا
اس بات سے برہمنون نے کرودھ کرکے ایک دن دھیان کرتے وقت مین کہا ارے چترانگد
تو مہا مورکھ یعنے سخت جاہل ہی جو برہمن ہونے کی خواہش کرتا ہی تجھکو معلوم نہین ہی کہ جو نہ سواے
پانون کے مستک پر رکھا نہین جاتا اور جو تو برہمنون کی طرف نہین دیکھتا اس بات سے
اسی وقت پاتال لوک مین جا وہان بہت مدت تک جب تپ کیا کرنا یہ سراپ شنکر چترانگد نے
دھیان سے آنکھ کھولی اور برہمنون کا نمسکار ہاتھ جوڑ کرکے کہا مہاراج آپ سب برہمن الیشر کا
سروپ ہو اسوقت مجھکو کیون سراپ دی مین نے تمھارے کھمار بند سے جو جو دھرم سنے
وہی کرتا ہون اُنمین کوئی اپرادھ مجھ سے نہین ہوا بید مین صاف لکھا ہی کہ جو کوئی جسکی اُپاسنا
کرتا ہی وہ اُسی کا سروپ ہو جاتا ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ بگلا مکھی برہمن ہی اور مین خوب جانتا ہون
جو برہمن ہی وہ برہم ہی اُسنے اپنی اِچھا سے بہت روپ کرلیے اور انیک پرکار لیلا کرنے کے
واسطے کرم کیے کہین راجہ کہین پرجا اور سب مین وہی رم رہا ہی اور سب کو پالتا اور سنگھار کرتا ہی
اور پورکھ استری نپنسک بھی وہی ہی اور اکیلا ہی کھیل کے واسطے اپنا کو بہت روپ بنائے
اور استھاور جنگم اُسی کا روپ ہین اور معلوم نہین ہی کہ آپ سب لوگ کسکو پوجتے ہو اور
پوجا کے وقت کسطرح دھیان کرتے ہو شاید دھیان کے وقت مین کسی دوسرے کو دیکھتے
ہوگے سمجھنا چاہیے کہ فریب سے بھوت سودھ وغیرہ یعنی اندریون کو منتر سے سدھ کرنا اُنکی
بدولت کوئی دیوتا نہین ہو جاتا اور دیکھیے جو الیشر تھے اُنھون نے مانکھ روپ دھارن کرکے
اپنے الیشر ہونے کے واسطے جگ وغیرہ کی ہین اور مین آدمی ہون اگر مین نے اپنی ہیت چھتن
کی تو کیا عیب ہوا اور برہما نیائی نہین ہی یعنی نا انصافی کرنے والا پھر آپ نیائی کیسے ہو سکے
صاف صاف بید مین لکھا ہی کہ بگلا مکھی اور برہمن مین بھید نہین ہی اور جو جسکی اوپاسنا کرتا ہی
وہ اُسی کا سروپ ہو جاتا ہی اور آدمی کو اپنے اودھار کے ہیت جتن کرنا چاہیے اور سری

گورو جی نے مجھکو آگیان کی ہے کہ سب کامون کو چھوڑکر اسکا جاپ کر اس باعث سے مین گنگا مکھی
ہو جانے کے واسطے بگلا مکھی کا جاپ کرتا ہون اور نیشش ذات والے گورو برہمن منتر دیوتا اور
اپنی آتما مین بھید نہین دیکھتے اور برہمن لوگون کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ان سب مین فرق
نہین جانتے سب مین ایک روپ ہی کیا آتما کیا آن آتما کیا کیڑے مکوڑے اور مین مہا مورکھ
یعنی بڑا نادان ہون لیکن برہمنون کے کہنے سے شنکر مین نے چپ چاپ پوجا دھیان
کیا تھا آپ مین الٹہ شک کرتا ہون کہ آپ نے کیون سراپ دیا اور ایک بچارے وہ شک بھی
نہین ہے کسواسطے کہ آپنے باسن روپ ہو کر بڑے بھگت راجہ بل کو پاتال لوک مین بھیجدیا
اور مین تو ایک کیڑا ہون مجھکو پاتال جانے مین کوئی عذر نہین ہے آپ اپنے استھانون کو جاوین
اور مین آپ کے چرن کملون کو سو مرتبہ پرنام کر کے پاتال جاتا ہون اور نسا پاتا اپنا سے
پاتال جانے کا مجھکو رنج نہین ہے اتنا آپ سے بردان مانگتا ہون کہ مجھ سے آپ کی آگیا
بھنگ نہو یعنی آپ کا حکم کسی طرح نہ ٹالون یہ باتین چتر انگد کی سنکر برہمنون کو بڑی شرم
معلوم ہوئی پچھتانے لگے کہ ارے پوتر ہم تجھکو نہین جانتے تھے کہ تو برہمنون کا بھگت ایسا ہے
کیا کرین سراپ کھنڈن نہین ہو سکتا لیکن تیرے کلیان کے واسطے ہم ہمیشہ چنتا کرینگے اور
یہ جو تیری اچھا ہے سب پورا ہوگا اور نشپاپ کیول اور مہا سادھو ست الون کی دیا سے
آدمی سب کچھ پاتا ہے کچھ اندیشہ نہ کرنا اب کوئی کام تجھکو دورلبھ نہین ہے اور بیدون مین لکھا ہے
کہ آدمی چاہے تو دیوتا ہو جاوے مگر برہمن ہو جانا مشکل ہے وہ بھی تجھکو مشکل نہین ہے اور
پاتال لوک مین بگلا مکھی کا جاپ کرنا کل جگ مین دس ہزار برس تک ناگ لوک کا مہاراج
ہوگا اور اسکے پیچھے شیو لوک کا اندر ایسا ہوگا برہمن لوگ اپنے استھانون کو گئے اور چتر انگد
پاتال لوک مین چلا گیا - برمھ پوران مین لکھا ہے سو کشتر سری باستب کا تیہرا اون کے
نائب مین جو لشطے چو منگی تک ایسا انتظام اپنے دھرم کرم سے کیا کہ اندر آدک دیوتا پاتھر
باندھے کھڑے رہتے آخر کار جب پرمیشر کا اوتار ہوا اور لڑائی مین چھتریون کے سکتی بان لگا

تو رگھوناتھ جی نے سوکھنیٹر کو یاد کیا ہنومان جی مع مکان لنکا سے اٹھا لائے بعد ڈنڈوت
پرنام سوکھنیٹر نے اپنے آنے کا باعث پوچھا رگھوناتھ جی نے حال کہا سوکھنیٹر نے اپنا
ہاتھ لچھمن جی کے چھاتی پر رکھدیا اور سنجیون مور ہنومان جی سے منگوا کر پلادی اسی
وقت لچھمن جی ہوشیار ہو کر کھڑے ہو گئے فوج میں جے جے کار ہونے لگا اور رگھوناتھ
جی نے بہت خوش ہو کر سوکھنیٹر کو آشیرباد دیا کہ تمہارا جس اٹل ہو اور رخصت کر کے
لنکا میں پہونچا دیا - اور درگان سنگتا میں لکھا ہے مرت لوک بھرتھ کھنڈ میں ایک
ہاتھی بڑا زوردار تھا جب تک زندہ رہا ہزاروں جانور کو ستایا اور بہتیرا درخت پھول
پھل والے بے مطلب اکھاڑ ڈالے آخر کار جب موت آئی لاچار و بیخود چھوڑ کر جم پوری
پہونچا دھرم راج نے کرم بچار کر کے حکم دیا کہ ڈنڈ دیا جاوے ہاتھی نے کہا کہ مہاراج مرت
لوک بھرت کھنڈ میں میں پیدا ہوا ہوں بڑے بڑے بودھمان دھرماتما لوگ وہان
رہتے ہیں انکے سنگ ساتھ سے مجھکو پاپ نہیں لگ سکتا ہے اور میں نے بھرتھ کھنڈ میں
بچار لیا ہے وہاں کے رہنے والوں کا کام آپ کے سمجھ سے باہر ہے یعنی جس کام میں آپ
پاپ جانتے ہو وہ پاپ نہ ہوگا اور آپ کو اعتبار نہ ہووے تو کوئی آدمی بھرتھ کھنڈ سے
بلا کر دیکھ لیجیے سنکر دھرم راج نے ڈنڈ دینا ملتوی کر کے مرت لوک میں دو دوت اپنے
بھیجے اس واسطے کہ ایک آدمی کو لاؤ دوت جم پوری سے روانہ ہو کر مرت لوک بھرتھ کھنڈ
میں آ کے پہونچے اتفاق سے ایک مکان عظیم الشان بڑے پھاٹک کے اندر آیا بارہ دری
نفیس بنی ہے فرش صاف بچھا ہے مالک خانہ لالہ چھیدا لال کالیستھ مسند تکیہ لگائے بیٹھے
کچھ کاغذ لکھ رہے ہیں دونوں نے سامنے ہو کر کہا کہ مہاراج ہم جم راج کے بھیجے ہوئے آئے ہیں
آپ کو جم راج نے کچھ پوچھنے کے واسطے بلایا ہے لالہ جی نے دیکھا کہ دونو دوت نہایت خوفناک
صورت بنائے ہاتھوں میں بھالا لئے بڑی بڑی آنکھیں سرخ نکالے آ پہونچے اور
جم راج کا پیغام لائے اب بدون جم پوری گئے گذارہ ہمارا نہ ہوگا مگر دوت کہتے ہیں کہ

کسی بات کے واسطے بلایا ہے یہ البتہ تردد کی بات ہے کہ بے موت مرکر جم پوری جانا ہوتا ہے اگر
کوئی تدبیر ہو سکے اور یہ دونو لوٹ جاویں تو مناسب ہے اس فکر مین تھے کہ ذکر اجامل کے
نام لینے اور دوتون کے ڈنڈ پانے کا یاد آیا کہا بہت اچھا جم راج جی کے پاس ہم چلینگے
لیکن آٹھ دن بعد اس باعث سے کہ ہم رگھوناتھ جی کے نوکر ہین وہی کام اپنا کیا کرتے ہین
اب آج ہم اُنسے رخصت لے کر تیار رہینگے تم چلے آنا ہم چلینگے دوتون نے رگھوناتھ جی کا نام
سنکر آپس مین کہا کہ دیکھو اجامل کے نام لینے پر پہنچنے نہ مانا اور جم پوری مین اُسکو پکڑلے گئے
اُسپر ڈنڈ پانے کے علاوہ یہ حکم پایا ہے کہ جو کوئی رام ایسا نام مُنھ سے لیوے اُس سے
خبر ہونا اور یہ لالہ تو خاص الخاص نوکر رام جی کے ہین بہتر ہے کہ اُنکی عدول حکمی نکرکے جم پوری
واپس چلین بعد آٹھ دن کے دیکھ لیا جاویگا اور دیوانجی کے مکان سے رخصت ہوکر جم پوری
پہونچے جم راج سے حال کہا اُنھون نے وعدہ منظور کرکے نوین دن وہ دوت روانہ کیے
یہان دیوانجی نے ایک چٹھی رگھوناتھ جی کی طرف سے بنام جم راج تحریر کر رکھی تھی اس
مضمون سے کہ لالہ چھیدالال آتے ہین انکو جم پوری کا کام سپرد کردینا اور نظم برخاست
کیے گئے جیسے وقت سامنے آئے دیوانجی چٹھی لے کر روانہ ہوئے جم پوری پہونچ کر دھرم راج
کا سامنا ہوا دیوانجی نے چٹھی نذر کی دھرم راج نے پڑھ کر کہا بہت اچھا سنگھاسن پر بیٹھیے
اور کام کیجیے اور آپ جم پوری سے باہر ہوئے دیوان جی نے فہرست ملازمان طلب کے
سفارشیون کو رخصت دی اور جدید لوگ کام پر مامور کیے حکم دیا کہ کوئی دیوتا یا دھرم راج
برخاست شدہ جم پوری مین آنے نہ پاوین اُسکی تعمیل ہونے لگی اور دھرم راج نہایت
رنجیدہ برھما جی کے پاس گئے اور اپنی پریشانی کا حال کہا برھما جی کو تعجب ہوا مگر دھرم راج
کو تسلی دے کر یہ بات کہی کہ کوئی اندیشہ نہ کرو ہم خود جم پوری چل کر دریافت حال کرینگے اور
دھرم راج کو ساتھ لے کر جم پوری مین آنا چاہا دوتون نے راہ نہ دی لاچار ہوکر لوٹ گئے
اور شنکر جی سے کہا کہ یہ عجیب انتظام ہے کہ ہمارا گذر بھی نہین ہونے پاتا ہے اُنھون نے کہا کہ

ہم بھی دیکھنا چاہتے ہین اور یہ اتفاق برمھا جی و دھرم راج سری شنکر جی نے جم پوری
دیکھنا چاہی یہان نہی رسم پیش آئی یعنی دوتون نے راہ نہ دی اب سب حیران ہوکر
سری کشن جی کے پاس پہونچے اور حال اپنے جانے اور لوٹنے کا بیان کیا کشن جی نے
کہا کہ ہم بھی دیکھنا چاہتے ہین اور سب کو ساتھ لے کر جم پوری کے دروازے پر کھڑے
ہوگئے دوتون سے کہا کہ اپنے مالک کو خبر کرو رگھوناتھ جی تمھاری ملاقات کو آئے ہین
یہ بات سنکر دوت گئے اور عرض کیا کہ مہاراج اسوقت رگھوناتھ جی آئے ہین اور دروازے
کھڑے ہین کیا حکم ہے کہا اگر وہ آئے ہین تو مین چلتا ہون اور پوشاک اپنی پہنی جیسے اجلاس
مین بیٹھے تھے اٹھکر آئے پہونچے اور سری رگھوناتھ جی کے چرن کملون کو ساشٹانگ ڈنڈوت
کر استت کرنے لگے۔

استت

سری رام جے رام جے
اجامیل کو آپ کے نام سے
ہوئے اور چنڈال و پاپی انیک
نہ آئی تھی نسچے سمجھے اسکی رام
بلایا ہے جم راج نے جم پوری
جو دوتون نے یہ بات مجھ سے کہی
کہ اب مجھکو بے موت مرنا پڑا
ولیکن اجامیل کی بارتا
مین نوکر ہون رگھوناتھ جی کا قدیم
نہ چلتا ہون بے حکم رگھوناتھ کے
مگر آج پوچھونگا مہراج سے

تمھاری دیا سے سب آنند ہے
رہائی ہوئی نرک کے کام سے
تمھاری دیا سے ترے ایک ایک
کہ اتنے مین دو دوت لائے پیام
چلو ساتھ ہمارے ابھی اس گھڑی
میرے جی مین ہے رام نسچے ہوئی
عقبت جم پوری بھوگ کرنا پڑا
ہوئی یاد مجھکو تو مین نے کہا
وہی کام کرتا ہون بے خوف و بیم
نہ رہتا ہون بے حکم رگھوناتھ کے
ملاقات کرنا ہے جم راج سے

یہی بات جم راج سے جا کہو
تمھاری ضرورت سمجھ کر بچان
مری بات سنکر وہ دونو چلے
جو احوال میرا تھا سب کہہ دیا
کہا خیر بعد آٹھ دن جائیو
کوئی بات سمجھا کہ کہنا انھین
بڑے کے ملازم پٹے شخص ہین
ادہر مین نے اندیشہ جی مین کیا
مگر وقت چھوٹ جاینگے مجھکو نہین
اسی خوف سے ایک چٹھی لکھی
مضمون اسکے کہ اے دھرم راج
جو خدمت تمھاری ہی وہ انکو دی
تامل نہ کرنا کوئی دم کا تم
لفافہ مین رکھ چٹھی سربند کر
جو وہ بعد ان کے دن منقضی ہو گئے
مین اٹھ کر چلا انکے ہمراہ مین
پہونچ جم پوری مین وہ نامہ دیا
کہا مجھسے اب آپ بیٹھین یہان
یہی اسمین لکھا ہی رگھو ناتھ نے
خوشی ہو کے مین تخت پر بیٹھ کر
وہ فہرست سب نوکرون کی سنا

گئے آٹھ دن پھر یہان آئیو
چلونگا مین جم راج جی کے یہان
کوئی دم مین پھر جم پوری آ گئے
حرف حرف جم راج نے سن لیا
کہین جسطرح اسطرح لائیو
خوشی سے مرے پاس لانا انھین
بجا ہی مناسب ہی جو کچھ کہین
کہ گو آج اک بات سے کچھ گیا
گئے آٹھ دن لے چلینگے وہین
دھرم راج کے نام سرکار کی
کہا لکھتے ہی تم کرو موقوف آج
سو چٹھی اسنے بہت دیوان جی
یہی حکم صاف اپنا لکھے مین ہم
مین رکھنے لگا اپنے پیش نظر
یکایک وہ کچھ دیر پڑھتے ہوے
توقف کیا مجھسے کہتین راہ مین
تجھی جی دھرم راج نے پڑھ لیا
مرا کام سب آپ لیوین یہان
مرا نام کاتا ہی رگھو ناتھ نے
لکھا حکم نوکر ہون پیش نظر
ملازم سفارش کو رخصت کیا

سنئے دوت چالاک بھرنی کیے
کہا حکم ہے آج سے یہ کہ گر
جگہ جم پوری میں نہ پاویں کبھی
یہ سنکر دھرم راج جی چل دیے
کہا کیا ہوا مجھ پہ قہر و غضب
زبانی سنا حال چٹھی پڑھی
کہا خیر دیکھیں گے لالہ کو ہم
بڑی جی میں ارمان کر کے چلے
نہ دوتوں نے مانا کسی طور سے
اسی طور شنکر سے جا کر کہا
تولا چار ہو کر یہ سب دیوتا
بھلا اب نہ کسطور سے آؤں میں
یہ وہ ہیں چرن آپ کے رام جی
کسی طور سے انکو پاتا نہ تھا
عجب دھوکے دھوکے سے مجھکو ملے
بھجن آپ کا جو نشٹھ بھی خوب ہے
کوئی صدق دل سے جو لیتا ہے نام
کوئی سچ جو نوکر تمھارا ہوا
محض جو نشٹھ ایک میری تقریر تھی
اسی بات پر آپ آئے یہاں
کسی کے بلانے پہ آئے نہ تھے

جگہ بے جگہ پر پھرتے رہے
دھرم راج آویں دیا کوئی شور
قدم تک نہیں رکھنے پاویں کبھی
چتر مکھ کی خدمت میں روتے ہوئے
کہ لالہ نے لی مری لاج سب
چتر مکھ کو بھید سب ہی ہوئی
عبث رنج کرتے ہو آؤ وقت تم
مگر پاس میرے سے لے کر گئے
نہ دی راہ روکا بہت دور سے
مگر حوصلہ انکا بھی رہ گیا
مہاراج جی تم کو لائے بلا
نہ کیونکر چرن آپ کا پاؤں میں
بہت جنم سے جنکی ابھلاکھ تھی
مراد ہمارا کبھی انکی آتا نہ تھا
بھلے وقت ہم جم پوری تھے چلے
نہیں اسمیں شک تھا مرغوب ہی
نہ معلوم کیا اسکے کرتے ہو کام
نہ معلوم کیا اس کو تمنے دیا
صرف جان بچنے کی تدبیر تھی
دیا آپ کی کسطرح ہو سیان
چرن پاک اپنے دکھائے نہ تھے

مجھ ایسے ادھم پر عنایت یہ کی	بلائے بنا آکے آنند دی
یہی چاہتا ہون بصد التجا	اسی طور ہوتی رہے اب دیا
مجھے بھگت کا مرتبہ دیجیے	ترقی میرے بنس کی کیجیے
رہین جس جگہ آپ کے ہو رہین	دھرم اپنے کا پاس کرتے رہین

اور رستت کے پیچھے رام جی کو دیکھتے دیکھتے آنند سے بیہوش ہو گئے رام جی نے آشیرباد دیا کہ تمھارا بنس اچل ہوا اور راج دربار مین ادھکار پاوے اور دیوان جی کو ساتھ لے جا کر اچل بھگت دی اور جم راج اپنا کام کرنے لگے اور ہاتھی کو بھی رہائی ہو گئی بھگت مال کے اکیاسی ادھیاے مین چندی دت نے لکھا ہے کہ ترپورداس بھٹنا چارج کے سیوک سری کرشن چندر کے اوپاسک دہلی مین بادشاہ کے دیوان تھے دن رات اپنی نوکری مین بادشاہی دفتر کا کام کرتے اور نوکری مین جو کچھ روپیہ ملتا تھا سب سنتون اور ابھیاگت لوگون کو دے دیتے رفتہ رفتہ بادشاہ کو خبر ہوئی کہ یہ دیوان جی برائے نام سرکاری کام کرتے ہین اور ہزارہا روپیہ سرکاری خزانہ کا لے کر فضول ضائع کرتے ہین بادشاہ نے سنکر تحقیقات کی انھین بھی یہی معلوم ہوا کہ درحقیقت دیوانجی کا خرچ بہت فقیرون مین ہے حکم دیا کہ نوکری سے برخاست کیے جاوین اور اسباب گھر کا مع نقد وجنس لے لیا جاوے اہلکارون نے اسکی تعمیل کی اب دیوان جی کے پاس کچھ نہ رہا ایک ان مین سوچ کرنے لگے کہ اب سادھو سنت جو آوینگے انکی خدمت کسطرح ہوگی بہتر ہے کہ دلی چھوڑکر گوکل مین چلین اور سری کرشن چندر کی نوکری کرین جن کی بدولت زندہ ہین ا کھانا پینا دھرم لوگ مرجاد قائم رہے اور دہلی سے چل کر گوکل مین پہونچ گئے مدن موہن بھگوان کا درشن کیا ماگھ مہینہ جاڑے کے دن تھے اور مدن موہن بھگوان پوشاک رنگدار گوٹہ کناری والی پہنے بیٹھے تھے سوچا کہ سردی مین اس پوشاک سے گذارا نہ ہوگا اور ایک سوزنی قدیم اپنی اوڑھنے کو باقی رہ گئی تھی اسکو اتار کر پوجاری جی

دے دیا کہ مہاراج انکو اوڑھا دیا کرو جاڑے مین سب کو سردی لگتی ہی پوجاری نے
لے کر علیحدہ پھینک دی اس باعث سے کہ محض بوسیدہ اور خراب تھی جب رات
ہوئی اور پوجاری نے بھگوان کو سین کرائی یکایک بول اُٹھے کہ ہمکو جاڑا لگتا ہی
سوزنی لاؤ پوجاری نے یہ بات سنی مگر نیند کے سبب سے سوزنی نہ اُڑھائی اور
آپ سو رہا پھر سری کرشن چندر نے پکارا کہ ارے پوجاری ہم مارے جاڑے
کے بہت بے چین ہین کسواسطے تو پرمداس کی سوزنی نہین اُڑھاتا ہی تب پوجاری اُٹھا
اور سوزنی لاے کر اُڑھاوی جب صبح ہوئی لوگون نے ترپرمداس کی پوجن کی اور
برج باسی داس نام کیا جنکی بنائی برج بلاس ہی۔

اور بھگت مال کے بانوے ادھیاے مین لکھا ہی کہ مُرارداس سیامانندجی کے
سکھ سری کرشن چندر کے اُپاشک تھے برہمن سادھو بھاگت جو آتے تھے اُنکی
خدمت واجبی ہوتی تھی اور ایک حوض اپنے مکان مین بنوا کر یہ نیم کیا تھا کہ سادھ اور
برہمنون کا چرن کمل اُسمین دھویا جاتا اور آپ اُسی جل سے اشنان اور پوجن کرتے
اس بات سے بیراگی لوگون کو رنج ہوا کہ لالہ کی بھگت اُلٹی ہی اور صرف ظاہری اشلنجھ
معلوم ہوتا ہی ایک دن امتحان کے واسطے ایک کوڑھی آدمی کو چندن مالا دے کر
ساتھ لے گئے دیوان جی نے دیکھا کہ بشنو آتا ہی اپنی جگہ سے اُٹھے اور حسب دستور
کوڑھی کا پاؤن دھونا چاہا اتنے مین بیراگیون نے منع کیا کہ دیوان جی ہم تمھارے
اشلنجھ کی پرچھا لیتے تھے یہ سادھو نہین ہی دیوان جی نے جواب دیا کہ ہمارے گھر پر
یہ سادھو روپ ہو کر آیا ہی ہم اسکو سادھو جان کر خدمت کرینگے اور خوشی سے پاؤن
دھو کر ایک لوٹا جل کا منگایا اور کوڑھی کے بدن پر اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا اُسی ساعت
کوڑھی کا بدن نیا ہو گیا۔ اور سیامانندجی انکے گورو کے پاس چند گاؤن معافی مین
دہلی سے ملے تھے اُسکو بادشاہ نے ضبط کر لیا اور کہا کہ میرے سامنے آکر اپنی کرامات

دکھلاوے سیا انند جی نے مُراروداس کو چٹھی لکھی کہ جس طرح بیٹھے ہو چلے آؤ ضرورت بہت ہی
جسوقت یہ آدمی مُرار داس کے پاس چٹھی لایا اُس وقت پرشاد پاتے بیٹھے گوروجی کے
آدمی کو دیکھ کر حال پوچھا اُسنے چٹھی دکھلادی مضمون اُس کا پڑھ کر چوکا سے اُٹھ کھڑے
ہوئے ایک ہاتھ میں لقمہ تھا اور ایک منھ مین اور گوروجی کے پاس روانہ ہو کر پہونچے گوروجی
نے آدر کر کے کہا کہ بچا آن دیوتا کو پاسے لیو اور جل پیا کر منھ ہاتھ دھولایا اور کہا کہ دہلی مین جاکر
گانون کی بابت فکر کرنا ہی مُرار داس گوروجی کو پرنام کر کے دہلی روانہ ہوئے اور بادشاہ کے
دیوان سے ملاقات کر کے حال کہا دیوان نے بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ فقیر بالکل غریب اور
میرا مرشد ہی اسکا گانون سرکار سے بدستور معاف رہے اسی امید پر حضور مین آکے در میرے
مکان پر ٹھہرا ہی بادشاہ نے سنکر حکم دیا کہ ہمنے حکم اُسکی کرامات دیکھنے کا کیا ہی فوراً حاضر کیا جاوے
چوبدار دوڑے اور مُرار داس کو پالکی پر سوار کر کے لے چلے بادشاہ نے جب دیکھا کہ پالکی آتی ہی
ایک مست ہاتھی جنگی جسنے کتنے آدمیون کو مارا تھا چھوڑ دیا جسمین پالکی کی خبر لیوے
اور بادشاہی دیوان اور سب دیکھنے والے رنجیدہ ہو گئے کہ ہاے ناحق اس غریب کی
جان گئی مگر بادشاہون کا حکم کون روکے اور ہاتھی چھوٹتے ہی پالکی کی طرف دوڑا ہمراہی
بھاگے اور کہارون نے پالکی رکھدی اب اُس جگہ پر پالکی مین مرارداس تھے اور ہاتھی اور
دور سے بادشاہ دیکھتے تھے اور ایک عالم کا ہجوم تھا جیسے ہاتھی نے پالکی مین سونڈ ڈالی
کہ مرار داس کو کھینچ کر دے مارے مُرار داس بولے کہ ارے ہاتھی متوارے کیون جڑتا ہی
کرتا ہی اور کب تک جڑتائی کیا کریگا سری کرشن چندر کو بھجن کر جنھون نے کوبلیا پیڑ کو مارا ہی
یہ سنکر ہاتھی نے شور کیا اور تھوڑی دور بھاگ کر پھر رُکا گیا اور لوٹ کر مُرار داس جی کی
شاسٹانگ ڈنڈوت کی اور پالکی گرد پیکرمان کر کے مُرار داس کے چرنون مین سر ڈال دیا
مُرار داس جی نے ہاتھی کا کان پکڑ کر منتر دیا کہ سری کرشن ایسا نام جاپ کرا اور اپنے ہاتھ سے
تاپ سنک مین بنا کر گوپال داس نام رکھدیا اور کہار بُلا کر پالکی اُٹھوائی آگے آپ تھے

اور سمجھے گوپال داس یہ حال دیکھ کر بادشاہ بہت خوش ہوئے اور اپنے دیوان جی سے
کہا کہ انکو ایک ہزار گانون ملنا چاہیے اور معافی لکھ کر مُرار داس جی کو رخصت کیا اور وہ
ہاتھی ہر ساعت انکے ساتھ رہتا تھا اسواسطے اُسکو بھی بادشاہ نے دے دیا سپاہیان گوروجی
نے دیکھا خوش ہوکر حکم دیا کہ گوپال داس بشنوون کو ساتھ لے کر سیکریان نگر کا کیا کرا انکے
ساتھ سے تیری مکت ہو جاوے گی اُس دن سے گوپال داس نے بشنوون کے ساتھ رہ کر
بھی نیم کیا کہ ہر بازار اور مکان کے دروازہ پر پہونچ کر اپنی سونٹ سے راہ روکتا جب وہ
لوگ سادھوون کو پرشاد دیتے ہوتے تب راہ چھوڑتا اسمین ایک عرصہ گذرا اور بادشاہ نے
یہ حال سنکر ہاتھی طلب کیا گوروجی نے دہلی مین جانے کی اجازت دی حسب دستور ڈنڈوت
کرکے روانہ ہوا بادشاہ نے بروقت پہونچے دہلی کے مٹھائی وغیرہ کھلانا چاہی مگر کچھ نہ کھایا
کسی نے کہا کہ اسنے اشنان نہین کیا ہی اس باعث سے نہین کھاتا ہی حکم ہوا کہ جمنا جی مین
اشنان کرایا جاوے یہ سنکر گوپال داس جمنا کے کنارہ آیا اور اشنان کرکے جمنا جی پر سر یہ
چھوڑ دیا ابتک اُس سادھ پر چاول دودھ کی منت چڑھائی جاتی ہی۔

منی رام داس دہلی مین بادشاہ کے دیوان تھے کام سرکاری کرتے اور سادھو برہمنون کے
اُپکار اور اپنے دھرم کی طرف متوجہ رہتے ایک پوتر ہوا تھا اُسکے بیاہ کرنے کے واسطے برات
لیے جاتے تھے راہ مین ایک باغ مین مقام کیا رات کے وقت آندھی بہ شدت آئی ایک
درخت اُکھڑ کر اُس میانہ پر گرا کہ جسمین نوشاہ تھا اور گرتے وقت اُسکے لڑکا مر گیا ہر طرف سے
لوگ دوڑے اور فکرین ہوئین مگر کچھ کارگر نہ ہو سکا بدرجہ لاچاری عزیز قریب دوست آشنا
پریشان ہونے لگے دیوان جی نے اُن سب کو رخصتانہ دینا شروع کیا اور کہا کہ آدمی اپنی
موت سے اپنے وقت پر مرتا ہی اُسکا وقت آ گیا تھا مر گیا اسمین رنج نہ کرنا چاہیے اور یہ نذر
نیاز تم سب صاحبون کے واسطے تجویز ہوئی تھی اسکو قبول کیجیے اور دوشالہ رومال سونے
چاندی کی چیزین اور نقد تقسیم کرکے سب کو رخصت کیا اور لڑکے کو اُٹھوا کر دیوان جی گھر کو

واپس ہوتے راہ مین سریرام جی کا مندر شام کے وقت ملا اُس جگہ قیام کرکے ٹھاکردوارہ مین
لڑکا رکھدیا اور دروازہ بند کرکے آپ بیٹھ گئے اور گھر پر اُنکے یہ خبر ہوپنچ گئی تھی اسواسطے
اُنکی استری سوار ہوکر مقام پر آئین حال پوچھا دیوان جی نے کہا خیریت ہے کہا لڑکا کہان ہے
کہا اسی ٹھاکردوارہ مین سوتا ہے تم مکان پر چلو یہ سُنکر دیوان جی کی عورت مکان کو واپس
ہوئین اور بعد پوجن معمولی دیوان جی نے رگھوناتھ جی سے عرض کیا مہاراج مین جب گھر کو
جاؤنگا اُسکی ماتا کیا کہے گی عورتون کی بُدھ کم ہوتی ہے یہ سمجھیگی کہ تمھارے اشنیہی برات مین
نہ تھے اور یا تمھارے پوتر پر اُنکا اشنیہہ نہ تھا یا اُنکی صلاح سے یہ بیاہ نہین ہوتا تھا اور یا کوئی
ادھرم ہوا اور لڑکی کا باپ اور بھائی اور ماتا اور کوٹنب والے اور پرجا لوگ سُنکر کیا کہین گے
اور منسا یا چاکر منا کرکے اگر مین نے یہ بیاہ آپ کی صلاح سے ٹھہرایا ہے اور آپ کو برات کا
سہانے کرتا برات کے ساتھ جان کر برات بھیجی ہے اور پتر چاروں کے ہیت اُسکا جنم آپ سے
مانگا ہے اور آپ اُسپر دیا کرتے تھے اور میرے پران اور دیہہ اور دھرم کوٹنب کے رچھا
کرتے ہو تو دیا کرو جسمین سب آنند بنا رہے یہ سنکر رگھوناتھ جی نے سوچا کہ دیوان جی نے میرے
پاس لڑکا رکھکر سمجھ رکھا ہے کہ خواہ یہ جیلا دیوینگے اسوجہ سے اپنی عورت سے کہا کہ سوتا ہے
اب مناسب یہی ہے کہ لڑکا زندہ کیا جاوے اور دیوان جی کے گورو کا روپ رکھکر پرمیشر
پرگٹ ہوئے دیوان جی نے گورو مہاراج کی پوجن حسب دستور کی گورو جی نے لڑکے کو
پوچھا دیوانجی نے کہا کہ اسی مندر مین ہے گورو جی مندر مین گئے اور چرن امرت ٹھاکر جی کا
اُسی لڑکے کے منھ مین چھوڑ دیا لڑکا اُٹھ کر کھڑا ہوا تمام لوگ آنند کرنے لگے گورو جی نے کہا
کہ دیوانجی اسکا بیاہ دوسری تتھ کو کرو اور برات پھر جمع کی جاوے اور آپ انتردھیان
ہوگئے دیوان جی نے اُسی طرح کا سامان کرکے بیاہ کیا۔ رائے رایان رائے جیسکھ رائے۔
مرشدآباد مین منصور جنگ نواب کے دیوان تھے بہت دن تک اپنا کام نیکنامی سے
انجام دیا اتفاق سے نواب صاحب نے دولہ خان اپنے عزیز کو نائب کیا اور مہمات مالی

وعلمی مین بہمہ جہت اختیار دے کر تمام انتظام اُسی کی نظر سے دیکھنے لگے اور نائب صاحب بینا
کو مختار کل یعنی بادشاہ وقت سمجھ کر اپنے متوسلون کی نظر پر رہے یہانتک کہ ریاست مین ہر
طرح کا فتور ہونے لگا بندگان خدا کی دعا آسمان تک پہونچی سرکار انگریز بہادر نے توجہ کی
جب شہر کا محاصرہ فوج انگریزی سے ہوگیا اُسوقت بھی مصلحت پر نظر نہ ہوئی لڑائی کا حکم
دے دیا بندوق توپ طرفین سے سر ہوئین نواب منصور جنگ مع اہلکاران اپنے قید ہوگئے
اور نائب صاحب نے لڑائی کا ہونا دیوان جی کے نام سے مشہور کیا اس باعث سے زیادہ
تشدد حفاظت دیوان جی مین ہوا اور مکان ریاست خدمت کی چھوٹنے اور قید مین
مع عیال و اطفال ہونے سے نہایت تکلیف ملنے لگی اُس وقت دیوان جی نے رگھو ناتھ
جی سے عرض کیا کہ مہاراج دینبدیال اگر اُس سکھ مین مین نے آپ کو نہین بھلایا ہو اور نسایا چا
کرمنا کر کے آپ کو پرمیشر مانا ہو اور ہر جگہ پر آپ نے اپنے داسون کی سہاے کی ہو اور مین نے
اس نوکری مین سواے خیرخواہی اپنے سوامی کے اور کام نہین جانا ہو تو مجھ غریب پر بھی
دیا کیجیے کہ ہمین اسکے ہاتھ سے مجھکو رہائی ملے اور کوٹنب سمیت میرا دھرم رہ جاسے یہ
سُنکر سری رام جی نے رات کے وقت اپنی دیا سے دیوانجی کو کوٹنب سمیت اُس قیدخانہ سے
نکال کر سری اجودھیا جی مین سونبھر کنڈ پر بٹھال دیا کسی نے نہ جانا کہ کہان گئے اور کب
کسطرح گئے صبح کے وقت دیوان جی کی جب آنکھ کھلی اپنا کو مع عیال و اطفال اجودھیا
جی مین پایا بہت خوشی سے مقام کر کے اجودھیا رہنے کا پھل لیا یعنی جب تک زندہ رہے
رام جی کی بھگت کی اور انت سمے سرجو جی کے کنارہ سریر چھوڑ کر پرم دھام گئے ایک بھگت
سفت سیتی بنائی ہو آنکی قابلیت اور بھگت اُس سے ظاہر ہوتی ہو اور کب کلپ ترو مین
لکھا ہو آنند گھن محمد شاہ بادشاہ کے دہلی مین میر منشی تھے بہت دن نوکری بادشاہی کی
اور سری کرشن چندر کی بھگت اور پوجن چنتا اُچیت کرتے رہے ایکدن بادشاہی محل
مین ناچ ہوتا تھا سبحان نام عورت سری کرشن چندر کی لیلا گان کرتی تھی دیوان جی کو

شنکر آشند ہوئی اُسدن سے نیم کیا کہ فقیر بنکر بادشاہی محل مین پہونچین اور اُسکا گانا سنین
اہلکارون نے بادشاہ سے عرض کردیا حکم ہوا کہ اگر محل مین جاتا ہی قتل کیا جاوے دیوانجی
نے سری کرشن چندر سے کہا کہ مہاراج اگر مین اُسدہ کام کے ہیت بادشاہی محل مین گیا ہون
تو میرا سر کاٹا جاوے اور نہین تو بدنامی نہ دیجیے بیکاپک سری کرشن چندر نے بادشاہ کی
طبیعت پھیر دی حکم ہو گیا کہ گردن نہ ماری جاوے مگر اثاث البیت ضبط اور عہدہ سے
برخاست چند دن اسہین گذرے تھے کہ سُجان مرگئی لیکن مرتے وقت اُنسے کہہ گئی کہ جولیلا
سری کرشن چندر کی مین اپنے مُنہہ سے گان کرتی ہون اُس کو برندابن والے اپنی آنکھ سے
دیکھتے ہین آپ میرے مرجانے کا رنج نہ کرنا اور اگر تمھارا جی نہ مانے تو برندابن چلے جانا
یہ بات جب سے سنی یہی آرزو ہوئی کہ برندابن پہونچین اور دہلی چھوڑکر برندابن رمن
ریتی پر آباد ہوے اور سری کرشن چندر کی چھب اور لیلا دیکھکر پرم دھام گئے اور برندابن
مہا اور سوجان ہزارہ اور سوجان ساگر وغیرہ چند گرنتھ بنائے ہین۔ اب سمجھنا چاہیے
کہ ان بزرگون نے جو ایسے مرتبہ بلند پائے ہین اسکا سبب صرف دھرم تھا یا اور کچھ ہی اور
اگر کہیے کہ اپنے دھرم چھوڑنے سے ہمارا نقصان کیا ہوا یعنی جو ذات ہماری قدیم سے یہ لفظ
کالیست مشہور تھی وہی اب بھی کہی جاتی ہی تو بڑی شرمندگی ہوتی ہی افسوس ہزار افسوس
کہ ابتک جو نقصان ہوا ہی اُسکی خبر بھی نہین ہی ارے صاحب تم لوگ ناحق سودر جانے جاتے ہو
اور سودرون مین شمار ہو گئے ہو اپنے اعمال بد کا نتیجہ دیکھو اور اگر چندے یہی بدچلنی رہیگی
تو شاید برن سنکر کا لقب اور برن والے لوگ دیوینگے اور در اصل تم سودر نہین ہو برن
سنکر نہین ہو اپنے کام خراب ہونے سے ناحق خراب ہوے جاتے ہو اور جب دھرم جاتا رہتا ہی تو
سب اچھی باتون کا زوال ہو جاتا ہی اُسی کا باعث ہی کہ کالیست لوگ بیدولت ہوکر طرح
طرح کی مصیبتون مین مبتلا ہین اور کم ہوتے چلے جاتے ہین ایک وقت تھا کہ راجہ کے
منتری یعنی نائب یہی ہوتے تھے اور برہماجی نے کہا کہ تمھارے راج مین تمھارے بنس والے ادھکاری

نہ ہونگے وہ راج نہ رہیگی اسوجہ سے ایک معزز دھرم والے لوگ کالیست دنیا مین تھے
اور اپنا دھرم چھوڑکر اگر راج دربار مین کام چاہو تو ناحق ہی اور خصوصیت اپنی ذات
کی دھرم سے ہی براے نام کالیست ہونے سے کیا ہوتا ہی قطعہ اے درونت برہنہ از
تقوی ٭ کز برون جامۂ ریا داری ٭ پردۂ ہفت رنگ در مگذار ٭ تو کہ در خانہ بوریا
داری ٭ اور کیا آسان بات ہی کہ جن کے کرنے سے ہم لوگ اپنے دھرم کے کرنے والے
کہے جاوین اور وہ دسنو سنس کار یعنی فرایض ذات کے ہین جو برھما جی نے مقرر کیے
ہین سنس کار اول گربھا دہان یعنی جب عورت نہانے سے فراغت پاوے
حمل رہنے سے پہلے مرد کو چاہیے ماترہی پوجا اور بسو دھارہ اور دیوتاؤن کے منتر
جاپ اور نندی مکھ سرادھ دہی شہد گھی کے پنڈے بنا کر کرادے اور دس برہمنون کو
کھلا کر حتی المقدور دچھنا دیوے سنس کار دوسرا حمل رہنے سے تیسرے مہینہ
مین پنس سون دستور ہی کہ تین مہینہ تک حمل ایک مضغۂ گوشت رہتا ہی اور جب
چوتھا مہینہ شروع ہوا تب لڑکی خواہ لڑکا بنتا ہی اُسوقت چاہیے کہ ماتری پوجا اور
بسو دھارہ اور دیوتاؤن کے منتر جاپ اور نندی مکھ سرادھ اور برہمنون کا کھلانا
اور دچھنا دینا کرکے کسا اور برگد کی شاخ جسکو انگو سلکتے مین پانی مین پیس کر عورت کو
داہنے نتھنا سے پلادے اسقدر کہ جسمین کچھ اُس عورت کے پیٹ مین پہونچ جاوے
اس پوجن سے اول تو شاستر کی اجازت ہی دوسرے اکثر لڑکا ہی پیدا ہوتا ہی لڑکی نہین
ہوتی سنس کار تیسرا سیمنت جب چھٹوان یا آٹھوان مہینہ حمل کو ہووے اُسوقت
دستور ہی کہ حمل مین ہاتھ پاؤن درست ہو کر جان آتا ہی مرد کو چاہیے کہ ماتری پوجا وغیرہ
بشرح بالا کرکے اپنی عورت کے آنچل مین پھول مٹھائی پکوان ناریل وغیرہ اچھی
چیزین بھر دیوے سنس کار چوتھا جات کرم جب لڑکا یا لڑکی پیدا ہووے مرد کو
چاہیے حسب شرح بالا ماتری پوجا وغیرہ کراکے سونے کی سلائی سے لڑکے کی زبان پر

شہد سے تین مرتبہ کچھ لکھ دیوے سنسکار ۵ کا پانچوان نام کرن جب پیدا ہونے لڑکے
سے بارہ دن گذر جاوین تب ماتری پوجا وغیرہ حسب دستور مذکورہ کراکے نام رکھا جاوے
سنسکار ۶ کا چھٹوان نہ کرمن جب پانچوان مہینہ لڑکے کو شروع ہووے ماتری پوجا وغیرہ
کراکے لڑکے کو گھر سے باہر نکلے اور سورج درشن کراکے دودھ سنکھ مین بھر کر سورج نارائن
کو ارگھ دیوے سنسکار ۷ کا ساتوان ان پراسن جب چھٹوان مہینہ لڑکے کو شروع ہو
ماتری پوجا وغیرہ کراکے لڑکے کو اناج کھلا دے سنسکار ۸ کا آٹھوان جب تیسرا یا پانچوان
برس لڑکے کو شروع ہو موافق رسم خاندان کے اُس سال مین ماتری پوجا وغیرہ کراکے
مونڈن کن چھیدن لڑکے کا کرا دے سنسکار ۹ کا نوان جب لڑکے کا سولھوان برس
شروع ہو بعد ماتری پوجا وغیرہ جگیوپویت یعنی جنیؤ دیوے مگر جنیؤ کے وقت جو بھیکھ
مانگنے کا دستور برہمنون مین ہے وہ نہ کرے سنسکار ۱۰ کا دسوان جب بیسوان برس لڑکے
کو شروع ہووے ماتری پوجا وغیرہ سب کرکے بیاہ کرلے۔ اوران دسوان سنسکار کا رمین
پہلا دوسرا سنسکار گربھ ادہان وپنس سون بالکل موقوف ہے اور تیسرا سنسکار کا ر
سیمنت ہوتا ہے مگر حسب شرح بالا نہین ہوتا ہے اور چوتھا سنسکار جات کرم نہین ہوتا
اور پانچوان سنسکار نام کرن ہوتا ہے مگر بیوقت ہوتا ہے اور چھٹوان سنسکار نہ کرمن نہین
ہوتا اور ساتوان آٹھوان سنسکار ہوتا ہے مگر بدھ سے نہین ہوتا اور نوان و دسوان
سنسکار جنیؤ بیاہ کا ایک ساتھ ہوتا ہے اوران سب سنسکارون کو چاہیے کہ جدا جدا کیے
جاوین اور بدھ سے ہووین اور بیاہ مین چند طرح کے فساد درپیش ہوگئے ہین یعنی لڑکی
والا جب قرار داد جہیز کا بخوبی کرلیوے تب لڑکا والا بیاہ مانتا ہے اور اس باعث سے وقت
معین پر بیاہ لڑکیون کا نہین ہوتا ایسا نہ چاہیے لڑکیون کا بیاہ وقت معین پر ہونا نہایت
گناہ ہے سری منوجی کے اشلوکون کا ترجمہ نہین لکھا جاتا ہے اسوجہ سے کہ اسکے دیکھنے سے
ناحق جی مین رنج آتا ہے اور علاوہ اسکے سب کو معلوم ہے کہ درحقیقت گناہ ہے اسواسطے وہ

ذکر چھوڑکر بیاہ کا ذکر لکھتا ہون - بیاہ کی بدھہ - واضح ہو کہ دھرم شاستر کی بائیس[۲۲]
اچارج ہین جنھون نے اسمرت اور دھرم سنگھتا بنائے ہین - منو ۱ मनु اتر ۲ अत्रि
بشن ۳ विष्णु ہاریت ۴ हारीत جاگ بلک ۵ याज्ञवल्क्य سوکراچارج ۶ शुक्र
برہسپت ۷ बृहस्पति جم راج ۸ यमराज آپس تم ۹ आपस्तम्ब سم برت ۱۰ सम्बर्त
کاتیاین ۱۱ कात्यायन انگرا ۱۲ आङ्गिरा پاراسر ۱۳ पाराशर بیاس ۱۴ व्यास
شنکھ ۱۵ शंख لیکھت ۱۶ लिखित دکش ۱۷ दक्ष گوتم ۱۸ गौतम
شات آتپ ۱۹ शातातप بشسٹ ۲۰ वशिष्ठ نارد ۲۱ नारद بودہاین ۲۲ बौधायन
ان سب کے دھرم پستکون مین آٹھ طرح کے بیاہ لکھے ہین - برہمن بیاہ ۱ ब्राह्म
دیو بیاہ ۲ दैव آرکھ بیاہ ۳ आर्ष پرجاپت بیاہ ۴ प्राजापत्य اسور بیاہ ۵ आसुर
گندھرب بیاہ ۶ गान्धर्व راکشسی بیاہ ۷ राक्षस پشاچ بیاہ ۸ पैशाच
جنکی شرح لکھی جاتی ہی برہمن بیاہ یہ ہی کہ لڑکا بلاکر لڑکی شنکلپ کردیوے اور دیو بیاہ یہ ہی کوئی جگ کا انوشٹھان بندوبست کرکے اسی جگ مین لڑکی شنکلپ کردیوے - اور آرکھ بیاہ یہ ہی ایک گؤ اور ایک بیل لڑکا والے کی طرف سے لیکر کنیان کو دے دیا جاوے اور کنیان شنکلپ کی جاوے - اور پرجاپت بیاہ یہ ہی کہ ساجل اچھت سے شنکلپ کرکے اپنی لڑکی دی جاوے - اور اسور بیاہ یہ ہی کہ روپیہ دیکر لڑکی کے ساتھ بیاہ کرے - اور گندھربی بیاہ یہ ہی کہ لڑکا لڑکی اپنی رضامندی سے بیاہ کرلیوین اور راکھشسی بیاہ یہ ہی کہ زبردستی پکڑلاوے اور اپنے گھر مین بیاہ کرلیوے - اور پشاچ بیاہ یہ ہی کہ لڑکی کو سوتے وقت یا نشہ مین بیہوش کرکے بے رضامندی اس کی اسکے ساتھ رتی یعنی صحبت کرے - اور سوائے اسکے کسی دھرم پستک مین شولک یعنی جہیز لینا نہین لکھا ہی بیاہ کی پدھت مین صرف اسقدر لکھا ہی کہ لڑکی والے کو چاہیے کہ ایک دھوتی اور ایک دوپٹہ لڑکا کو دے دیوے اور ایک دھوتی اور ایک دوپٹہ لڑکی کو

دیوے اور کنیادان کے وقت مین جتھا شکست یعنی حتی المقدور زیور اور کپڑا اور سونا دینا چاہیے اور کنیادان کے پیچھے لڑکا کے ہاتھ سے گؤدان دیا جاوے اور اجا اور شمی کی لکڑی سے ہوم کیا جاوے اور حتی المقدور برہمنون کو دچھنا دیا جاوے اور اُسکے پیچھے برات والون کو بھوجن دے کر سولہ دن کے اندر مین لڑکی رخصت ہوے اور پورانون کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آگے کسی نے جہیز کی پابندی کا ذکر نہین کیا بعضے نام لڑکیون کے جنکے بیاہ کی کتھا پوران سے اکثر لوگون نے سُنی ہے لکھے دیتا ہون اب سمجھنا چاہیے کہ اگر جہیز کا قرارداد دھرم نہین ہے تو ان سب کا بیاہ بدون قرارداد کسطرح ہوا

دمینتی दमयन्ती १ دیوہوتی देवहूती २ رکمنی रुक्मिणी ३ اوترا उत्तरा ४

سوبھدرا सुभद्रा ५ دیوجانی देवयानी ६ شکنتلا शकुन्तला ७ بکھیا विषया ८

کنتی कुन्ती ९ کالندری कालिन्दी १० پاربتی पार्वती ११ ستوتی सत्यवती १२

میت تری سے मैत्रेयी १३ گارگی गार्गी १४ سرستی सरस्वती १५

سولبھا सुलभा १६ دروپدی द्रौपदी १७ اہلیا अहिल्या १८

لوپامدرا लोपामुद्रा १९ کلا कला २० انسویہ अनसूया २१

سابتری सावित्री २२ ارندہتی अरुन्धती २३ دیوکی देवकी २४

مدآلسا मदालसा २५ پدماوتی पद्मावती २६ نندنی नन्दिनी २७

سوبھاوتی शोभावती २८ امراوتی अमरावती २९ لیلاوتی लीलावती ३०

راجہ ماندھاتا کی لڑکیان - وکشپ پرجاپت کی لڑکیان - اوران مین اکثر بیاہ براہم بیاہ کی بدھ سے ہوے اور بعضے اور بدھ سے مگر منجملہ آٹھ قسم بیاہ کے سب ہوے ہین اسلیے باہر کوئی بیاہ نہین ہے اور نوین قسم بیاہ کی ایجاد یعنے قرارداد والا بیاہ قایم کرنا سراسر ادھرم اور دشمنی اپنے ساتھ کرنا ہے اور یہ نہین ہے کہ جہیز چھوڑنے سے ذات کم ہوجاوے کوئی رکھہ یا راجہ یا گرہست کی ذات بدون قرارداد کے کم نہین ہوئی ہے اور اب بھی کم

ہوگی اور اگر کہا جاوے کہ بزرگون کی رسم ہی آگے والے بزرگ کیا لائق نہ تھے جنہون نے
یہ رسم جاری رکھی ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ بزرگون کی رسم نہین ہی اپنے مورث اعلیٰ سری
چِتر گوپت اور اُنکے لڑکون کا بیاہ دیکھے اور جو رسم بیچ مین جاری ہوئی ہی وہ لائق لحاظ
نہین ہی اور دستور ہی کہ بعد چند مدت کے انقلاب زمانہ سے رسم رسمیات کم و بیش ہو جاتی
ہین اُسکے واسطے آچارجون نے دھرم پستکین لکھدی ہین اُن مین دیکھکر پران یعنی عملدرآمد
کیا جاتا ہی اور اگر یہ ضرورت نہین ہی تو دھرم پستکون سے کون مطلب تھا کہ رکھ لوگ بناتے
اور سنسار مین جاری رہ جاتین خاص مطلب دھرم پستکون کے ہونے سے یہی ہی کہ نیک
و بدکام اُن کی بدولت معلوم ہوتے ہین اس باعث سے بیاہ کی بابت بموجب دھرم شاستر کے
عملدرآمد کرنا واجب ہی اور خوب غور کرنے کی بات ہی کہ دنیا مین جب رنج ہوتا ہی تو سب کو
ایک ساعت کا زندہ رہنا نہایت گران معلوم ہوتا ہی کہ بھگوان نے کسواسطے اتنی زندگی
دی کہ مصیبت مین موت نہین آتی اور اگر خوشی ہو تو تمام عمر کا گذرنا معلوم نہین ہوتا کہ کب
عمر گذر گئی اور وہ راحت جس مین عمر کا گذرنا معلوم نہ ہو یہ ہی کہ انسان فرض سے ادا ہو اور
جو کوئی فرض سے ادا نہین ہی اُس کو وہ مصیبت ہی کہ نیم نفس خضر کی زندگی سے بڑھا معلوم
ہوتا ہی مگر کیا کیجیے برہمنون مین چند برہمن اور چھتریون مین چند چھتری ایسے ہین کہ جن
لوگون نے عاقبت اندیشی فراموش کردی یہی عہد ہی کہ جہیز پاوین تو لڑکا بیاہین اور روپیہ
ہوگا تو لڑکی کا بیاہ کرینگے نہین تو اُس کے عذاب سے مرینگے اُسکی پیروی کسی کو مناسب نہین تھی
اور اس ذکر مین پنڈت رامجی صاحب نے عرضی چند بذریعہ جناب سری مہاراجہ دگبجی سنگھ
جی صاحب بہادر والی بلرام پور کونسل تک بھجوائی ہین اور انتظام اُسکا منجانب سرکار
اور تعلقداران مین لبطور خود اور اس برادری مین یہ اہتمام صاحبان برادری خودبخود
ہو رہا ہی اسواسطے اس مقام پر طوالت پر نظر نہ کی اور علاوہ دسون سنسکارون کے
واجب ہی کہ دھرم شاستر پران سے یا خردلیس مین نیک نام برن آسرم سجکت گورو کرے

اور برہمنون کی پوجن اور سادھو اچھیاگت کا سنکار پیم رکھے اور دوست آشنا عزیز لگانا اور اپنے سوامی اُن داتا سے نہ کپٹ رہے اور دل شکستگی نکرنا چاہیے کہ اسکے واسطے خرچ درکار ہی جس طرح سب کام اب ہو جاتے ہین اُسی طرح یہ رسمیات بھی تھوڑے ہین ادا ہو سکتی ہین اور ممکن نہین ہی کہ کوئی کام انسان کرنا چاہے اور وہ رُکا رہے سے پیلی ستون نظرے کردم و یقین کردم ٭ کہ کار تیشہ فرہاد نیست کار دل است ٭ اور کالیست پانچوان برن ہین سودر نہین ہین بگیان تنتر کے ساتوین پٹل مین سری مہادیوجی نے پاربتی سے کہا ہی کہ کالیست پانچوان برن ہین اور اسکے دس سنسکار جنیو آدک ہونا چاہیے اور آچار نرنی تنتر کے ستائیسوین پٹل مین مہادیو جی نے پاربتی جی سے کہا ہی کہ کالیست پانچوان برن اور بگلا مکھی منتر کے جاپ کرنے والے اور جو کالیست بگلا مکھی منتر کو نہین جانتا اسکو برہم ہتیا کا پاپ ہی اور جو برہمن بگلا مکھی منتر جان کر کالیست کو نہین بتاتا اُسے کالیست مارنے کی ہتیا ہی

اور برہم پوران پولست ونا تر بیہ جی کے سمباد مین بیاس جی نے لکھا ہی کہ اُجین سے رہنے والے برہما جی کے پوتر سوسرما کی لڑکی سوبھاوتی کے ساتھ پہلا بیاہ چترگوپت جی کا ہوا اور دوسرا بیاہ سورج کے پوتر سرادہ دیومن کی لڑکی نندنی کے ساتھ اور سوبھاوتی مین چار پوتر ہوے اور نندنی مین آٹھ پوترا اور ان سب کے جگیوپبیت ہونے کے وقت برہما جی نے اٹھارہو بدیا پڑھنے کے واسطے حکم دیا اور راون کے دیوان مہابودھان او کھدسالکے ادھکاری سو کھیٹر کا اٹھارہو بدیا پڑھنا ظاہر ہی اور چترگوپت جی کے بارھوین پوترون مین تین تین لڑکون کو ـ

درگا دुर्गा १ جینتی जयन्ती २ شاکمبھری शाकम्भरी ३
لچھمین جی लक्ष्मी چار سروپ بھگوتی کی پوجن کرنے کو بید منترون سے

برہما جی نے کہا ہی اور لچھمین نام ماتھر کالیست نے تمام شاسترون کو پڑھ کر بیدک سنگھتا لکھی ہی جسکو لچھمین سنگھتا کہتے ہین اور پدم پوران کے اوتر کھنڈ کھیکھ [illegible] اور اگست جی کے

سنہیادمین کالیستون کی پیدایش اور اوتنا مشرح لکھی ہی اور اسکندھ پوران رینکا
مہاتم مین اسی طرح کالیستون کا ذکر ہی اور کہانتک شلوکون کا پتا لکھیے کسی کتھا یا
پوران مین کالیستون کا سودر ہونا نہ دیکھا ہی نہ سنا ہی اور صاف صاف ظاہر ہوگیا
کہ سودر منترون کا ادھکاری نہین ہوتا ہی اور نہ سنس کار سودر کے ہوتے ہین پھر کس
طرح سودر کالیست ہو جاویگا سودر نہین ہی سودر نہین ہی سودر نہین ہی اور اگر کہیے
سری مدبھاگوت مین برمھاجی نے کہا ہی کہ مین نے چار برن پیدا کیے۔ برہمن۔ چھتری
بیش۔ سودر۔ اور اگر پانچ برن ہوتے تو بھاگوت مین لکھا ہوتا کہ پانچ برن ہین۔
برہمن۔ چھتری۔ بیش۔ سودر۔ کالیست۔ اس سے پایا گیا کہ انھین چار برن مین
کالیست ہین سودر ہون یا بیش یا چھتری یا برہمن اسکی صورت یہ ہی کہ تمام سرشٹ کے
پیدا کرنے کے پیچھے جب سنسار کا حال جم راج وغیرہ لوک پالون سے حساب نہو سکا
تب برمھاجی سے جم راج نے عرض کیا کہ مہاراج سرشٹ کے بڑھ جانے سے مجکو حساب
کرم اچھے برے جیوون کا معلوم نہین ہو سکتا ہی اس باعث سے لاچار ہو کر امیدوار
ہون کہ اسکا بندوبست جو مناسب ہی کیا جاوے یہ سنکر برمھاجی نے پرمیشر کا دھیان
کیا یکایک برمھاجی کے ہردے سے چتر گوپت جی پرگٹ ہوے برمھاجی نے کہا کہ
پوتر تم میری کایا سے اوتپن ہوے تمھارا پانچوان برن ہی اور تمھاری ذات کا نام
کالیست اور چتر گوپت تمھارا نام ہی اور بگلامکھی وغیرہ منتر تمھارے واسطے بید مین لکھا
دیے گئے ہین تم انکی اوپاسنا اور جپ پوجا کرو اور دھرم راج کے استھان مین بیٹھکر تمام
سرشٹ کے دھرم ادھرم کی نرنے کرو میرے آشیرباد سے سب اچھے کام تم کروگے اور
سنسار مین تمھارے بنس والے اسی کام کے ادھکاری ہونگے تب سے کالیستون کا
پانچوان برن سنسار مین ہوا یہ بات پدم پوران کے اوترکھنڈ مین لکھی ہی اور شیوجی نے
اپنی زبان سے گیان تنتر اور اچار نرنے تنتر مین سری پاربتی جی کو کہا ہی کہ کالیست پانچوان

برن ہین اور اگر پانچوان برن نہ ہوتے تو منترون کا ادھکار اور پوجن ترپن دھیان چترگوپت
جی کا بیدون مین کسطرح ہوتا اور ظاہر ہی کہ سودران کامون کا ادھکاری نہین ہی اور
جس حالت مین پورانون مین لکھا ہی اور تنترون مین مہادیو جی نے کہا ہی اور بیدون
مین انکی گایتری اور منتر بہ تفصیل حال لکھے ہین تو اب کون شک کی جگہ ہی پدم پوران
اسکندھ پوران برمھ پوران سری بیاس جی کے بنائے ہین اور تنتر سری شیوجی کے
بنائے ہین اور بید برمھا جی کا کہا ہی اور سری بھاگوت مین جو ذکر نہین آیا اسکا سبب
یہ ہی کہ کوئی موقع اس ذکر مین نہین ملا اس باعث سے بیاس جی نے اس پوران مین
نہین لکھا کسواسطے کہ کتھا بدون موقع آئے نہین کہی جاتی اور سمجھنا چاہیے کہ بھاگوت
مین جہان چار برن کا ذکر لکھا ہی وہان یہ نہین لکھا ہی کہ دیوتا دیتیہ دانو جچھ گندھرب
وغیرہ بھی پیدا کیے یا برن شنکر بھی ہین یا اور ذاتین ملیکش وغیرہ کی حالانکہ دیوتا وغیرہ
سب برمھا جی سے پیدا ہوئے اور چارون برن سے یہ سب جدا ہین اگر کوئی کہے کہ
جو کوئی سرشٹ مین پیدا ہین وہ انھین چارون برن مین ہین تو یہ نہین ہو سکتا ہی چار
برن کے علاوہ جو کوئی سرشٹ مین ہین انکا ذکر پورانون اور اسمرتون مین لکھا ہی اسیکا
پرمان ہوتا ہی اور اگر ایک پوران مین کل حال لکھ جاتا تو دوسرے پوستک بنانے کی
کون ضرورت تھی اور یہ اعتراض شک کے لائق نہین ہی کالیست پانچوان برن ہین یا در
اپنے بنانے سے پانچوان برن نہین ہوے الیشر کے بنانے سے پانچوان برن ہوے جیسے
پہلے چار بید کو برمھا جی نے پیدا کیا اور پیچھے سے پنچم بید اتہاس پوران کو اپنے چارون مکھ
کہا اگر کوئی کہے چار بید مشہور ہین اور پانچوان بید نہین ہو سکتا ہی تو یہ کہنا بجا نہین ہی سری مد
بھاگوت کی پہلی اسکند اور تیسرے اور بارھوین اسکند مین لکھا ہی وہ اشلوک بجنسہ لکھا جاتا ہی

इतिहास पुराणानिपञ्चमं वेदमीश्वरः सर्वेभ्यः एव चक्रेभ्य स्ससर्जादिपि-
तामहः ॥१॥

اور یہان تک ذکر پانچوین برن ہوتے کایستون کا سب متعلقات اُس کے ختم ہوا اب شرح ہر ایک پوران اور تنتر کے ترجمہ مین لکھی جاتی ہے۔

شرح تیسری کتھا پوران اور تنترون کی

اس پستک کالیست دھرم درپن مین تنترون اور پورانون کا جو حوالہ لکھا گیا ضرور ہوا کہ انکا ترجمہ بھی اس کے ساتھ لکھ دیا جاوے جس مین حرف بحرف اُن سب کتھاؤن سے ہر شخص کو خبر ہووے اور وقت تلاش کرنے کے نہ پہونچے اس باعث سے کہ پنڈت راجرن جی صاحب نے بہت کوشش اور خرچ کرکے یہ پوتھین منگوائی ہین اور اسمین پانچ فصلین ہین پہلی فصل ترجمہ بگیان تنتر کے ساتوین پٹل کا اور دوسری فصل ترجمہ اچار تنتر کے پچیسوین پٹل کا اور تیسری فصل ترجمہ برہم پوران پوست وشنا تربہ جی کے سمباد کا اور چوتھی فصل پدم پوران اوتر کھنڈ بھیکھم تپیا سہ اور اگستہ جی کے سمباد کا ترجمہ اور پانچوین فصل اسکندہ پوران ریکا مہاتم کا ترجمہ۔ اور تنترون اور پورانون کے مت سے جو کتھا کا انتر یعنی اختلاف ہے اُس سے کایستون کا باعث جاننا یعنی ایک کلپ مین کسی طرح پیدائش ہوئی اور ایک کلپ مین کسی طرح جیسے رگھو ناتھ جی کے اوتار کی کتھا چند طرح پر شیو جی نے کہی ہے۔

فصل پہلی ترجمہ بگیان تنتر کے ساتوین پٹل کا

ایک وقت کیلاس پر سری پاربتی جی نے شنکر جی سے یہ بات پوچھی مہاراج کایستون کی پیدائش برمھا جی نے کسطرح کی اور انکی معاش کیا ہے اونکس کا یعنی فرائض ذات کتنی ہین اور وہ فرائض بید منترون سے ہین یا نہین یہ سنکر شنکر جی بولے پاربتی جی تمنے بہت اچھی بات پوچھی ہے آج تک کسی نے اسکا استفسار نہین کیا تمہارے واسطے بیان کرتا ہون سنو۔ سری برمھا جی نے وقت ایجاد عالم کے اپنے منھ بازو کمر پاؤن چار عضوون سے برہمن چھتری بیس سودر چار برن پیدا کیے اور واسطے اجرا اعمال خیر و شر

ان سب کے دھرم راج کو اجازت دی کہ سزا و جزا بموجب افعال کرتے رہو اسمین بہت
زمانہ گذرا اور خلقت کی کثرت بہ کثرت ہوئی یہان تک کہ دھرم راج نے ہر ایک اچھے
برے کام کے حساب کرنے سے معذور رہو کر برمھاجی سے عرض کیا کہ مہاراج جو کام
جسکے تعلق ہے وہ کرتا ہے سرکار نے جو کام میرے تعلق کیا ہے اب کثرت پیدایش ہر قسم سے
اسکا پتہ مجھکو نہین ملتا ہے اسواسطے عرض ہے کہ جو بندوبست مناسب ہو تجویز فرمائے
یہ سنکر برمھاجی کو بڑا تردد ہوا دیر تک اس فکر مین پرمیشر کا دھیان لگائے بیٹھے رہے
یکایک برمھاجی کے ہردے سے ایک پورش پدم لوچن سیام سریر قلم دوات ہاتھ مین
لیے پیدا ہوا اور برمھاجی کو پرنام کرکے عرض کیا آپ نے برہمن چھتری بیش سودر
چار برن پیدا کیے انکے علیحدہ علیحدہ کام بید مین لکھ دیے ہین مجھکو کیا حکم ہوتا ہے کون کام
کرون اور کون برن میرا ہے یہ سنکر برمھاجی نے کہا پوتر تم میری کایا یعنی تمام جسم سے پیدا ہوے
ہو تمھارا پانچوان برن ہے اور تمھاری ذات کا نام کالیت اور تم میرے چت مین گپت
یعنے جی مین پوشیدہ تھے اس باعث سے تمھارا نام چت گوپت ہے اور کام تمھارا یہ ہے کہ
دھرم راج کی کچہری مین بیٹھ کر سب کے نیک و بد کامون کا حساب لکھو اور جس کے واسطے
جو سزا یا جزا بید کی روسے واجب ہے وہ دیو اور تم سودر نہین ہو تمھارے واسطے گربھ
اودھان وغیرہ دس سنسکار یعنی فرائض ذات بید منترون سے مقرر کیے جاتے ہین جنکی
تفصیل یہ ہے۔ سنسکار اول گربھ اودھان یعنی جب عورت نہانے سے فراغت پاے
حمل رہنے سے پہلے مرد کو چاہیے ماتری پوجا اور بسو دھارہ اور دیوتاؤن کے منتر جاپ
اور نندی مکھ سرادھ دہی شہد گھی کی پنڈ تیار کرا دے اور دس برہمنون کو کھلا کر حتی المقدور
دچھنا دیوے۔ سنسکار دوسرا حمل رہنے سے تیسرے مہینہ مین پن سون یعنی سنتور ہے
کہ تین مہینہ تک حمل ایک مضغہ گوشت رہتا ہے اور جب چوتھا مہینہ شروع ہوا تب لڑکی
خواہ لڑکا بنتا ہے اسوقت مرد کو چاہیے کہ ماتری پوجا اور بسو دھارہ اور دیوتاؤن کے منتر جاپ

اور سندی مکھ سرادھ اور برہمنون کا کھلانا اور وچھنا دینا کرکے کسا اور برگد کی نئی شاخ
جسکو انگسا کہتے ہین پانی مین پیس کر اپنی عورت کو داہنے نتھنا سے پلاوے اسقدر
کہ جس مین کچھ اُس عورت کے پیٹ مین پہونچ جاوے اس پوجن سے اول تو شاستر
کی ریت ہی دوسرے اکثر لڑکا ہی پیدا ہوتا ہی لڑکی نہین ہوتی سنسکار تیسرا سیم انت
جب چھٹوان یا آٹھ مہینہ حمل کو ہووے اُسوقت دستور ہی کہ حمل مین ہاتھ پانون درست
ہو کر جان آتا ہی مرد کو چاہیے کہ ماتری پوجا وغیرہ لبشرح بالا کرکے اپنے عورت کے آنچل مین
پھول مٹھائی پکوان ناریل وغیرہ اچھی چیزین بھر دیوے سنسکار چوتھا جات کرم
جب لڑکا یا لڑکی پیدا ہووے مرد کو چاہیے حسب شرح بالا ماتری پوجا وغیرہ کراکے
سونے کی سلائی سے لڑکے کی زبان پر شہد سے تین مرتبہ کچھ لکھ دیوے سنسکار
پانچوان نام کرن جب پیدا ہونے لڑکے سے بارہ ۱۲ دن گذر جاوین تب ماتری پوجا وغیرہ
حسب دستور مذکورہ کراکے نام رکھا جاوے سنسکار چھٹوان نکرمن جب پانچوان
مہینہ لڑکے کو شروع ہووے ایک دن ماتری پوجا وغیرہ کراکے لڑکے کو گھر سے باہر نکالے
اور سورج درشن کراکے دودھ سنکھ مین بھر کر سورج نارائن کو ارگھ دیوے سنسکار
ساتوان ان پراسن جب چھٹوان مہینہ لڑکے کو شروع ہو ماتری پوجا وغیرہ کراکے لڑکے
کو اناج کھلاوے سنسکار آٹھوان جب تیسرا یا پانچوان برس لڑکے کو ہووے موافق
رسم خاندان کے اُس سال مین ماتری پوجا وغیرہ کرکے مونڈن کن چھیدن لڑکے کا
کراوے سنسکار نوان جب لڑکے کا سولھوان برس شروع ہو بعد ماتری پوجا وغیرہ
جگیوپبیت یعنی جنیو دیوے مگر جنیو کے وقت جو بھیکھ مانگنے کا دستور برہمنون مین ہی
وہ نہ کرے سنسکار دسوان جب بیسوان برس لڑکے کو شروع ہو ماتری پوجا وغیرہ
سب کرکے بیاہ کرے ۔ اور اٹھارھو بدیا پڑھے اور بدیا پڑھنا جو برہمچرج دھرم
اختیار کرکے برہمنون کو واجب ہی وہ دھرم برہمچرج کا اختیار نہ کرے ۔ اتنا برہماچی کے

منھہ سے سنکر چترگوپت جم راج کی خدمت مین پہونچے اور اپنا کام کرنے لگے کچھ دن پیچھے چترگوپت کے دو بیاہ ہوے اور دونو استری مین بارہ ۱۲ بیٹے ہوے انکو تمام سنسکار کرکے چترگوپت نے اٹھارھو ودیا پڑھائی اور پھر متھ لوک مین جگہ دی وہی کالیست لوگ دنیا مین موجود ہین۔ سری شنکر جی کہتے ہین پاربتی جی بگیان تنتر کے ساتوین پٹل مین یہ کتھا کالیستون کی ہی تمھارے سنانے کے واسطے کہی گئی۔

دوسری فصل آچار تتر کے ستائیسوین پٹل کا ترجمہ

ایک وقت سری مہادیو جی نے پاربتی جی سے کہا کہ بگلا مکھی منتر سناتا ہون یہ منتر نہایت اچھا ہی جسکے جاننے سے کالیست برہمنون کا سیوک ہوا یہ سنکر پاربتی جی بولین کہ مہاراج کالیست کون ہی کہ چھتری بیس سودر کو چھوڑکر جسکو برہمنون نے انگی کار کیا اور کسطرح بگلا مکھی مہا بدیا کالیست نے پائی اسکا حال بیان فرماکر بگلا مکھی منتر اپدیش کیجیے یہ بات پاربتی جی سے سنکر مہادیو جی بولے کہ ایک وقت سری برمھا جی کے چرن کمل کے تلوہ سے ایک لڑکا پیدا ہوا اسکا نام متشیس ہی کچھ دن پیچھے اسی متشیس کا نام کالیست کیا جسکے معنی یہ ہین۔ کا سنسکرت مین اسکے معنی برہمن ہین اور۔ آ اسکے معنی ہمیشہ اور آتی۔ اسکے معنی رہنے والا یعنے برہمن کے پاس ہمیشہ رہنے والا اور وقت پیدایش متشیس کے لشکر کی راس مین برسپت جی دیکھتے تھے اس باعث سے اسکی عقل نہایت تیز ہوئی اور متحمل مزاج اور عالی ہمت اور جوان مرد ہوا اور وقت پیدا ہونے سے کالیست نے اپنے نام کا دھرم بچار کرکے برہمنون کی خدمت مین رہنا شروع کیا جیسے برہمن لوگ کسی کام کو کہین یا نہ کہین اور اپنا تن و من سب انکین لوگون کے ہیت لگا دیا اور اس نیم مین جو تکلیف ملی اس کو عین راحت اپنی سمجھی اور بیدمین لکھا ہی کہ برہمن برمھا کی مورت ہی اس بات پر یقین کامل کرکے برہمنون کو اپنا ایشر مانا اور طاعت عبادت کے جو مراتب ہین وہ سب برہمنون کی خدمت مین کما ینبغی ادا کیے اور

برہمن لوگ باوجودکہ خدمتی چند در چند اپنا سامان پوجن کا کالیست سے دور رکھتے
تھے اس باعث سے کہ کالیست چھتری بیس کے برابر ہی لیکن انکی اسکا منتر اپدیش
نہین ہوا یہ سنکر پاربتی جی بولین کہ مہاراج یہ بات نہایت تعجب کی ہی جو آپ سے کہتے ہین
کہ کالیست سودر نہین ہی اسوجہ سے کہ مجھکو معلوم ہی کہ کالیست سودر سے پیچھے پیدا ہوا ہی اور
سودر کا چھوٹا بھائی ہی پھر کسطرح چھتری بیس کا برابر ہو جاویگا اوتر اسکا مہادیو جی بولے کہ
حقیقت مین مشٹیس سودر سے پیچھے پیدا ہوا اور سودر کا چھوٹا بھائی ہوا لیکن سیام بید وغیرہ
بیدون کو چھتری بیس سودر نے پڑھا اور بید کے لکھے ہوئے طریقون کے جاننے والے
ہوے اور مشٹیس نے بید نہین پڑھا اور جنیو نہین پایا مگر روشنائی قلم سے حساب کتاب
روزمرہ لکھنے پڑھنے لگا اور بید و منتر سے اپنا کو خالی جانکر برہمنون کی خدمت اپنی مکت
سمجھی اسمین ست جگ ترتیا دواپر تین جگ گذر گئے اور مشٹیس نے برہمنون کی خدمت
نہین چھوڑی تب برہمنون نے نہایت خوشی ہو کر سری بگلا مکھی منتر سدھ بدیا کا سنون
ویدی جس منتر کے پانے سے کالیست سب سے اوتم ہو گیا اور جنیو پایا اور برہمنون نے
اپنا سامان پوجا کا چھونے دیا اور بہت مہربانی سے دھرم کرم کا اوپدیش دے کر دھرماتما
برہمن بھگت بنایا وہی کالیست لوگ سنسار مین برہمنون کے سیوک ہین اور کل جگ
مین انکی ذات والون نے بہت بڑائی پائی ہی اسکا ذکر بیان کرتا ہون وہ سنو۔
ذکر راجہ سوجگ کا۔ کل جگ سے پہلے ایک راجہ سوجگ بڑا نامور تھا اسنے اپنے راج
مین اسومید جگ شروع کی اور چارو طرف کے برہمنون کو بلایا اتفاقاً ایک برہمن سوت پا نام
اُس جگہ کا رہنے والا بھول کے سبب سے رہ گیا اسکی عورت نے جگ ہونے اور سب برہمنون
کے جانے کا حال سنکر بڑا رنج کیا اور برہمن سے کہا کہ راجہ نے تمکو مورکھ یعنی جاہل سمجھ کر اپنی
جگ مین نہین بلایا اور تمہاری پنڈتائی بیسے پاس کچھ کام مین نہین آتی ہی اس سے
مورکھتا اچھی ہے لیکن اس مورکھتا سے سنتوکھ بنا رہیگا کو راجون کی سبھا مین کسطرح جاوین

جواب اسکا پنڈت جی بولے برہمنون کو اوسی قدر غلہ جمع کرنا چاہیے کہ جس سے زندگی
بنی رہے یہی کام مین کرتا ہون اور زیادہ دھن کی خواہش برہمنون کو نہین رکھنا
چاہیے اسوجہ سے مین زیادہ خواہش نہین رکھتا اور جو برہمن بید پڑھے ہو اوسکو چاہیے
اپنی بدیا کا دان کیا کرے اور جو کم بید پڑھے ہو اوسکو چاہیے اپنی سندھیا کر لیا کرے
اور سب کے ساتھ اچھی طرح بولنا اور سچ بات کہنا برہمنون کو چاہیے اور بید منتر مین جو
کرم لکھے ہین وہ ہمیشہ کیا کرے اور ایام مقرر پر اپنی عورت کے پاس خوشی سے رہے
اور مہا کالی اور سب دیوتاؤن کے منتر جاپ کرے اور اپنی عادت سے چھتری وغیرہ
سب لوگون کو اچھی بات کہے اگر وہ لوگ نہین سنین یا نہ مانین تو برہمنون کا کچھ نقصان
نہین ہوتا ہے انھین لوگون کا نقصان ہے برہمنی بولی مہاراج آپ کا کہنا سب سچ ہے مگر
یہ تمام قابلیت اور کمالیت آپ کی آجتک گھر ہی مین رہی اور کانسہ پھول کے زیور
میرے پاس مرتے وقت تک بنے رہینگے اسوجہ سے میرا مرجانا آپکے پاس اچھا ہے
یہ سنکر سوت پا برہمن نے کہا کہ آگے تیرے جی مین دولت کی خواہش اسقدر نہ تھی مگر
اب بہت کثرت ہو گئی اسواسطے تیری ہٹھ کرنے سے بدون بلائے راجہ کے پاس
جاکر روپیہ لیے آتا ہون اور گھر سے چل کر راجہ کے پاس پہونچا اور جگ مین سب برہمنون
کے سامنے راجہ سے بولا - اے سوجاگ راجہ مین بدون بلائے تیری جگ مین آیا ہون
اور تو نے برہمنون اور چھتریون کو بلایا اور مجھکو نہین بلایا اس باعث سے تیری جگ
بھرشٹ ہو جاوے اور تیری دولت نہ رہے اور یہ کہکر راجہ کے پاس سے چلا آیا راجہ نے
برہمنون سے پوچھا کہ اسوقت یہ برہمن جو خفا ہو کر چلا گیا ہے کون تھا اسکا حال کہو اور
برہمنون کو دچھنا دے کر راجہ نے چھتریون کے برن کے واسطے ریشمی کپڑے اور انگوٹھی
سونے کی منگوائین اہلکارون نے کوٹھا دیکھ کر عرض کیا کہ مہاراج تمھارے خزانہ مین کوئی
روپیہ نہین ہے اور نہ کوٹھون مین کوئی کپڑا ہے سب جگہ خالی پڑی ہے راجہ نے سنکر اپنے پروہت

اور جگ کے برہمنون سے کہا کہ دیکھو اس برہمن نے جو چاہا تھا وہ ہو گیا میرا بڑا قصور ہی
کہ جس سے برہمن نے ایسا سراپ دیا اس بات پر انگرا نام برہمن بولا کہ جس جگہ پر سوت پا
برہمن گیا ہی وہان پر تجھکو جانا چاہیے راجہ نے برہمنون کو ساتھ لیکر ویسا ہی کیا اور پہلے
برہمنون نے سوت پا برہمن کی استت کی اور پیچھے سے راجہ سوجگ نے سوت پانے
برہمنون اور راجہ کو دوکھی دیکھکر کہا کہ برہمن لوگ جاوین اور راجہ اپنے گھر جاوے اور
گومید جگ پوری کی جاوے یہ سنکر راجہ خوشی ہوا اور برہمن کے پاؤن پر گرکر بہت عاجزی سے
پرسنسا کرنے لگا کہ مہاراج مین نے ہزارون اپرادھ کیے ہین آپ کو جگ مین نہین بلایا تھا
مگر آپ بڑے مہاتما اندری جیت شانت آتما الشر ہو کہ مجھ پر چھما کر دی اور دس ہزار روپیہ
برہمن کی چرن پوجا کر کے کہا کہ مہاراج میری جگ کے پنڈت لوگ آپ کی بہت تعریف کرتے
ہین ایک پرشن ہی دیا کر کے بتا دیجیے اور وہ پرشن یہ ہی کہ اب چھتری ہین جو کل جگ آیا
چاہتا ہی اسمین دھرم کرم اٹھ جاوینگے اور دھرم کرم نہ رہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ برہمنون کا
سیوک کوئی نہ ہوگا اس باعث سے میرا مر جانا اچھا ہی اور وہ رنج دیکھنا نہین اچھا یہ سنکر
سوت پا برہمن بولا راجہ تو بڑا بھگت برہمنون کا ہی اسکا رنج نکر تیرے سامنے برہمنون کے
پاس جو لوگ کھڑے ہین کل جگ مین یہی برہمنون کے سیوک ہونگے اور انکی ذات کایست
وشیس کہی جاویگی اور یہ برہمن اور پرمیشر کو جان کریگا کبھی بدیا کے دھیان کرنے والے
ہونگے اور اپنی بدھ اور دھرم سے چھتریون کا کام کرینگے اور ایسا استفیہ برہمنون سے
ہوگا کہ انکا رنج کسی طرح سے انکسے نہ دیکھا جاویگا کلب برچھ کی طرح برہمنون کا منورتھ پورا
کرینگے اور منشی کے سوائی ہونگے اس باعث سے انکا نام منشیس ہوگا اور برھم مورت
سری برہما جی کے چرن کمل سے پیدا ہوے اور منسا باچا کرمنا سے برہمنون کے اُپکار
کرنے والے ہین اس باعث سے انکا نام کایست ہوگا یعنی برہمنون کے پاس ہمیشہ
رہنے والے اور بدھ انکو بہت ہوگی بڑے بڑے اوتم کرم دھرم کے کرینگے یہ چال سوت پا

برہمن سے راجہ سوجاگ سنکر خوشی ہوا اور نہایت آنند اور اشنیہہ سے آنسو آنکھوں مین
بھرے بولا مہاراج مین آج کے دن مرجاؤن تو بہت خوشی ہی اسوجہ سے کہ چھتری ہین
جوگ کل جگ مین تمھاری ذات کا سکھ مین نے تمھاری زبان سے سن لیا اب نہ چنت
یعنی مطمئن ہو گیا یہ سنکر سوت پا برہمن نے راجہ کی پریت برہمنون مین دیکھکر دھرم کی تعریف
کی اور کہا کہ راجہ تو بڑا سمجھدار اور دھرماتما ہی کہ جو برہمنون کا دکھ بچار کرکے ہٹانا چاہتا ہی
برہمن لوگ دھنّن ہین اور انکا اشنیہہ کرنے والا تو مہا دھنّن ہی راجہ بولا مہاراج برہمنون کی
مہان مجھکو سنائیے سوت پا بولا برہمن وہ ہی جو برمھ کو جانے اور بید مین لکھا ہی کہ ذات سے
برمھ کو نہین جانتے ہین اور جو برہمن برمھ کو نہین جانتا ہی وہ نام سے برہمن ہی اور جو برہمن
بے مطلب اپنے دوسرے کا کام کرے اور چھتری وغیرہ کو دل سے اشیرباد دیوے اور
زبان سے اچھی بات کہے وہ پورا برہمن ہی راجہ سوجاگ بولا مہاراج میرے پتا نے مجھسے
کہا ہی کہ جو لوگ برہمنون کا حکم نہین مانتے ہین انکو حکم نہ ماننے کا بڑا پاپ لگتا ہی اور برہمن لوگ
مارن - اوچاٹن - بسی کرن - سم موہن - بدوکھیشا - استھمبھن - اپنی شکت سے یہ کام
کر سکتے ہین اور سرشٹ استھت پرلے یعنی تمام عالم کا پیدا ہونا اور قایم رکھنا اور مٹا دینا
کر سکتے ہین اور مارن اوچاٹن جو چھ کرم ذکر ہوئے انکے معنی یہ ہین مارن مارڈالنا اوچاٹن
ایک جگہ سے دوسری جگہ نکال دینا بسی کرن اپنی قابو مین کرلینا سم موہن بیخبر بنالینا
بدوکھیشا موافق لوگون کا جدا کر دینا - استھمبھن کہین جانے والے کو روک دینا - اور
کہا ہی کہ پریت کرکے بدون تکلیف پائے جو آدمی کچھ دولت برہمن کو دیوے وہ خاطر کرکے
لیوے اور کبھی کسی کے ساتھ کپٹ یعنی دغابازی نہ کرے اور بدون اپرادھ کے کسی کو
سراپ نہ دے اور کوکرمی یعنی بدکام کرنے والے پر غصہ کرنے والا اور نیک کام کرنے والے
پر دیا کرنے والا رہے اور سب اندریون یعنی اعضا جسمانی اور حواس خمسہ کو اختیار مین رکھے
رہے اور خراب بات یعنی کڑوے بچن کہکر جو برہمن دان لیوے یا دان دینے والا رنجیدہ ہوکر

وان دیوے ایسے بیوہار سے دونوکا اچھا نہین ہوتا اور دھن موجود ہونے پر جو دھنی
نہ دیوے یا دان لینے والا جہالت سے نہ لیوے یہ بات دونوکو کرنا نہ چاہیے اور
جو برہمن مارے یا سراپ دیوے اُسکے ساتھ بھی رنج نہ کرنا چاہیے سوت پا بولا راجہ آپ
مین بہت بہت خوشی ہو اجو تیرے جی مین خواہش ہو مجھ سے بردان مانگ راجہ بولا جگ
پوری ہونے پر کوئی پرسرام آکر میرا سر کاٹ لیوے یہ چاہتا ہون سوت پا بولا راجہ جگ
پوری کرکے بندھیاچل کے نیرت کون یعنی دکھن پچھم کے گوشہ مین چلا جا وہان سورنودا
نام ندی کے بیچ مین ایک ٹاپو بارہ کوس کا ہے اُسمین جا کر مقام کر وہان پر کوئی پرسرام تیرا
کاٹ لیویگا اور بیٹا اُسکا یہ ہوکہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا اُسکے پیچھے ست جگ مین جمبو دیپ
کا مہاراجہ ہو جاویگا اسواسطے اُس جگہ پر بیچ روپ ہوکر رہا کر اور تیری بھگت یعنی خدمت اور
نیک اعتقادی سے مین بہت خوشی ہوا اب جو کام تو کریگا اُس سے بہت خوشی ملیگی اور
سوت پا اپنے گھر گیا اور راجہ اپنے گھر مین پہونچا اور جگ پوری کرکے برہمنون کو رخصت کیا
اور آپ اپنے لڑکون سمیت سورنودا ندی کی بیچ مین ٹاپو پر آباد ہوا اور اُسی وقت سرا
نام مشٹیس نے سربانی ہردے نام پنڈت سے بگلامکھی مہابدیا پڑھی اور اپنے کل کی پایتر
تائی کے واسطے پنڈت جی سے بگلامکھی بدیا کا جاپ پورا کیا پنڈت جی نے دیا کرکے
کہا کہ اے مشٹیس جو تجھکو اچھا ہو بردان مانگ یہ سنکر مشٹیس نے مانگا کہ مہاراج گورو جی
مجھکو تینون لوک کا راجہ کیجیے گورو جی نے آشیرباد دیا کہ تینون لوک کی راج کر اس باعث
مشٹیس تینون لوک کا راجہ ہوا اور راج کرنے کے پیچھے اپنی دیہہ چھوڑکر تین روپ پیدا
کیے - چترگوپت - چترسین - چترانگد - اور چترگوپت کو نام پنڈت سے بگلامکھی مہابدیا
پاے کر دیوتا ہوا اور گورو جی سے پوترون کو نہین مانگا جم راج کے پاس رہ کر
سورگ لوک اور مرت لوک اور پاتال لوک کے رہنے والے لوگون کے پاپ پن کا بچار
کرنے والا ہوا اُسی حساب سے جم راج نے ہر ایک جیو کو پن پاپ کا پھل دینا شروع کیا

اور چترسین نے گوروجی سے بگلا مکھی بدیا پائیکر اُس کا جاپ کیا اور سری گوروجی کو پرسن
کرکے ایک پوتر مانگ کر مرت لوک مین راج کاج کرنے لگا اور چترانگد پاتال لوک مین گیا
اور سبب پاتال لوک مین جانے کا یہ ہی کہ چترانگد نے بگلا مکھی مہا بدیا کو پائیکر خواہش کی
کہ مین برہمن ہو جاؤن اور اس آرزو مین پانچ برس تک تپسیا کی ہمیشہ بگلا مکھی کا جاپ
ہوتا تھا اور کھانے مین صرف مول پھل کھائے اور ایسا دھیان مین اپنے اشٹ دیو سے
لین ہو جاتا تھا کہ برہمنون کے طرف کبھی نہین دیکھتا اس بات سے برہمنون نے
کرودھ کرکے ایک دن دھیان کرتے وقت مین کہا ارے چترانگد تو مہا مورکھ یعنی سخت
جاہل ہی جو برہمن ہونے کی خواہش کرتا ہی تجھکو معلوم نہین ہی کہ جوتا سوائے پاؤن کے مستک
پر رکھا نہین جاتا اور جو تو برہمنون کی طرف نہین دیکھتا اس بات سے اسی وقت
پاتال لوک مین جا وہان بہت مدت تک جب تپ کیا کرنا یہ سراپ سنکر چترانگد نے
دھیان سے آنکھ کھولی اور برہمنون کو نمسکار ہاتھ جوڑ کرکے کہا مہاراج آپ سب پرن
ایشر کا سروپ ہو اسوقت مجھکو کیون سراپ دی مین نے تمہارے مکھاربند سے جو جو دھرم
سُنے وہی کرتا ہون آپمین کوئی اپرادھ مجھ سے نہین ہوا بید مین صاف لکھا ہی کہ جو
کوئی جس کی اوپاسنا کرتا ہی وہ اسی کا سروپ ہو جاتا ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ بگلا مکھی برہمن ہی
اور مین خوب جانتا ہون جو برہمن ہی وہ برہم ہی اُسنے اپنی اچھا سے بہت روپ کر لیے اور
انیک پرکار لیلا کرنے کے واسطے کرم کیے کہین راجہ کہین پرجا اور سب مین وہی رم رہا ہی
اور سب کو پالتا اور سنگھار کرتا ہی اور پورکھ استری نپنسک بھی وہی ہی اور اکیلا ہی کھیل
کے واسطے اپنا کہ بہت روپ بنائے اور استھاور جنگم اسی کا روپ ہین اور معلوم نہین ہی کہ
آپ سب لوگ کسکو پوجتے ہو اور پوجا کے وقت کسطرح دھیان کرتے ہو شاید دھیان کے
وقت مین کسی دوسرے کو دیکھتے ہو گے سمجھنا چاہیے کہ فریب سے جھوٹا سودھ وغیرہ یعنی
اندریون کو منتر سے سودھ کرنا اس کی بدولت کوئی دیوتا نہین ہو جاتا اور دیکھیے جو ایشر کے

انھون نے انکھ روپ دھارن کرکے اپنے ایشر ہونے کے واسطے جگت وغیرہ کی پیدا
مین آدمی ہون اگر مین نے اپنے ہیت چنتن کی تو کیا عیب ہوا اور یہ بھلا بنائی نہین ہی
یعنی ناانصافی کرنے والا ہی پھر آپ رہنائی کیسے ہوسے صاف صاف بید مین لکھا ہی کہ بگلا مکھی
اور برہمن مین بھید نہین ہی اور جو بگلی او پاشنا کرتا ہی وہ اسی کا سروپ ہوجاتا ہی اور آدمی کو اپنے
او دھار کے ہیت چنتن کرنا چاہیے اور سری گرو جی نے مجھکو اگیان کی ہی کہ سب کامون کو
چھوڑکر اسکا جاپ کر اس باعث سے مین بگلا مکھی ہو جانے کے واسطے بگلا مکھی کا جاپ
کرتا ہون او شیش فات والے گورو برہمن منتر دیوتا اور اپنے آتما مین بھید نہین دیکھتے اور برہمن لوگون
کا بھی یہی حال ہی کہ ان سب مین فرق نہین جانتے سب مین ایک روپ ہی کیا آتما کیا ان آتما کیا
کیڑے مکوڑے اور مین مہاسور کہ یعنی بڑا اناڑی ہون لیکن برہمنون کے کہا رہنے سے سنکر مین نے
جب تب پوجا دھیان کیا تھا آمین البتہ شک کرتا ہون کہ آپ نے باون روپ ہوکر بڑے
بھگت راجہ بل کو پاتال لوک مین بھیجدیا اور مین تو ایک کیڑا ہون مجھکو پاتال جانے مین کوئی
عذر نہین ہی آپ اپنے استھانون کو جاوین اور مین آپ کے چرن کملون کو سو مرتبہ پرنام کرکے
پاتال جاتا ہون اور منسا باچا کرمنا سے پاتال جانے کا مجھکو رنج نہین اتنا آپ سے بردان
مانگتا ہون کہ مجھ سے آپ کی اگیان بھنگ نہو لیجئے آپ کا حکم کسی طرح پر نہ ٹالون یہ باتین جیترا
کی سنکر برہمنون کو بڑی شرم معلوم ہوئی پچھتانے لگے کہ ارے پوتر ہم تجھکو نہین جانتے تھے
کہ تو برہمنون کا بھگت ایسا ہی کیا کرین سراپ کھنڈن نہین ہوسکتا لیکن تیرے کلیان کے
واسطے ہم ہمیشہ چنتا کرینگے اور جو تیری اچھا ہی سب پورا ہوگا اور تپسیا کے بل و رسادرست
والون کی دیا سے آدمی سب کچھ پاتا ہی کچھ اندیشہ نکرنا اب کوئی کام تجھکو دور لبھ نہین ہی اور بید مین لکھا
ہی کہ آدمی چاہے تو دیوتا ہو جاوے مگر برہمن ہونا مشکل ہی وہ بھی تجھکو مشکل نہین ہی اور پاتال
لوک مین بگلا مکھی کا جاپ کرنا کل جگ مین دس ہزار برس تک ناگ لوک کا مہاراجہ ہوگا اور
اسکے پیچھے تینون لوک کا اندر ایسا کہو یا برہمن لوگ اپنے استھانون کو گئے اور جیترا نگد

پاتال لوک کو چلا گیا شیوجی پاربتی جی سے کہتے ہین کہ جو منش سنسار مین تھے انھون نے
بیرداس ہوکر برہمنون کی دیا سے سب پدارتھ پائے اور اب بگلا مکھی منتر کی سادھن کی
بدھ کہتا ہون وہ سنو ایک لاکھ مرتبہ جاپ کرنے سے سدھ ہوتا ہی اور سدھ ہو جانے کے
پیچھے لسبی کرن وغیرہ چھٹو کرم دس ہزار مرتبہ جاپ کرنے سے ہو جاتے ہین اور اس بگلا مکھی
منتر کی سادھن کرنے مین جگ کی تعداد مقرر نہین ہی یعنی ست جگ مین منتر کا جاپ جسقدر
کرنا چاہیے تھا جتنی تعداد جاپ کرنے کی بید مین لکھی ہی اور تریتا جگ مین اسکا دونا جاپ
کرنا چاہیے اور دواپر جگ مین تگونا اور کل جگ مین چوگنا اور اس منتر کو اسی قدر جاپ
کیا جاتا ہی جسقدر لکھا گیا چاہے کوئی جگ ہو اور لسبی کرن وغیرہ چھٹو کرم مین جو کام کرتا ہو تو
اسکی سدھ کے واسطے ایک ہی رات مین دس ہزار مرتبہ جاپ کر ڈالے کام ہو جاویگا اور
سریر کی اروگتا یعنی تندرستی یا دھن پوتر کی اچھا ہوے تو اس منتر کو دس ہزار مرتبہ جاپ کر ڈالے
منورتھ پورن ہوگا اور کل جگ مین یہ منتر ایک ہزار آہوت کرنے سے من مانے کام کرتا ہی
اور اس منتر کے سدھ کرنے مین رکھ نیاس کرن نیاس کی ضرورت نہین ہی اور سریر مین روگ
ہو یا بیری سے دو کھت ہو اسکے مٹانے کے واسطے دن مین یا رات مین ایک ہزار آہوت
کر دے روگ کی ناس ہو جاویگی اور بیری نہ رہیگا اور اگر راہ چلنے مین کوئی بگھن کرنے والا
آئے پڑے قسم باگھ سنگھ یا بیری اپنے جان کا دشمن تو اس منتر کو زور سے دو مرتبہ اوچارن
کرے وہ بگھن کرنے والے بھاگ جاوین اور اس منوہر ٹیل کو جو کوئی پڑھے یا سنے وہ نت کال
مین بگلا مکھی کا سروپ ہو جاویگا اسمین شک نہین ہی اور شیسون یعنی کالیستون کو چاہیے
کہ بگلا مکھی بدیا کی ہمیشہ اوپاسنا کرین اور بگلا مکھی اور برہمن کو ایک ہی روپ جانین اور
برہمنون کو واجب ہی کہ یہ ٹیل شیسون کو سنا دیوین اور کالیستون سے اسکے سنانے مین
دھن پانے کی ابھلاکھ نہ کرین اور جو برہمن اپنے آلس یا کسی جتن سے یہ ٹیل کالیستون کو
نہین سناتا ہی اسکو کالیست مارنے کی ہتیا ہوگی اور جو برہمن کالیستون کو سنا دیوین وہ

ہمارے پیارے ہونگے اور جو کوئی بھگت کرکے اس ٹیل کو پڑھتا ہی وہ سنسار مین سنسار کے بندھن سے چھوٹ کر مکت پاویگا اور جو کالیت اس ٹیل کو نہین پڑھتے سنتے ہین انکو نشو برہمن مارنے کی ہتیا ہی ۔ آچارزنے تنتر کے ستائیسوین ٹیل سے شیو پاربتی سمباد پورا ہوا ۔

تیسری فصل ترجمہ برھم پوران پولست وتاتریہ جی کی سمباد کا

ایک مرتبہ لیشالا ندی کے کنارہ ہمالیہ پہاڑ کی ایک سلا پر سری پولست جی اپنی کوٹی مین بیٹھے تھے اسوقت پرم ہنس راج سری وتاتریہ جی نے آکر سری پولست جی کے چرن کمل کو نمسکار کیا پولست جی نے بہت آدر سے رکھہ جی کی کشل پرشن کر پوچھا ہی مہاراج آج آپ کدھر سے آئے اور کیا کارن آنے کا ہی دیا کر کے کہیے یہ سنکر وتاتریہ جی بولے مہاراج پرتھی مین تیرتھ نگر پہاڑ جنگل کی سیر کرکے آپ کے درشنون کے واسطے چلا آیا اور اچھا یہہ ہی کہ آپ کے مکھ کمل سے سری چترگوپت جی کی کتھا سنون کہ یہ کالیت لوگ جو سنسار مین ورتتے ہین کون برن ہین اور کیا دھرم کرم انکا ہی ایسا پرشن سنکر سری پولست جی بولے رکھہ جی ایک وقت مین یہی بات بھیکھم پتامہ نے اگست منی سے پوچھی ہی وہی سمباد اب مین تم سے کہتا ہون سنو سری برمہا جی نے سکل سنسار کی سرشٹ کرکے بچار کیا کہ چار پرکار کے جیو انڈج پنڈج سویتج اودبھج جو سنسار مین پیدا ہوئے اور طرح طرح کے کرم اچھے برے کرتے ہین انکا حساب اور دھرم ادھرم کی نرنے کسی طور پر ہونا چاہیے استنے مین سری نارد جی آئے اور برمہا جی کو ڈنڈوت کرکے بولے مہاراج چنتا چھوڑ کر آدپورکھ سری نارائن کے چرن کمل کا دھیان اور کچھ تپسیا کا سادھن کیجیے پرمیشر آپکا منورتھ پورا کردینگے یہ بات نارد جی کی سنکر سری برمہا جی نے بارہ برس تک تپسیا کی جسدن بارہ برس پورے ہوئے دھیان سے آنکھ کھولی کیا دیکھتے ہین کہ ایک لڑکا آگے کھڑا ہی اسی کے پھول کے طرح رنگ چمکتا ہی اور کمبو کنٹھ یعنی سنکھ کی طرح حلقی ریکھا گلے مین ہی اور پدم نیتر یعنی پھول کمل کی طرح آنکھین اور مہا بھوج ہی یعنی پانون کے گھوٹنے تک دونو ہاتھ لمبے ہین اور وکھو جا

یعنی دو ہاتھ ہین اور زرد پوشاک پہنے قلم دوات ہاتھ مین لیے ہے اور سری برمھاجی کو
دھیان سے نبرت یعنی فارغ دیکھ کر ڈنڈوت کی اور ہاتھ جوڑکر بولا مہاراج مجھکو نام برن
جیو کا باس یعنی نام اور قسم ذات اور معاش اور جگہہ رہنے کی دیجیے ایسا بچن سنکر برمھاجی
بولے پوتر تم میرے چت مین اگوپت سکتے اور میرے کایا سے اوتپن ہوے اور چار برن کے
پیچھے دھرم ادھرم کی ترنے کے واسطے تم کو پیدا کیا اسواسطے نام تمھارا چترگوپت اور برن
تمھارا پانچوان کالیست ذات کرکے کہا جاویگا اور جیو کا تمھاری لکھنا پڑھنا اور جگہہ رہنے
کی تمکو پیچھے دی جاویگی اب اونتی پوری مین جاکر تپسیا کرو اسکے پیچھے تمکو کام اور جگہہ دیویگے
بیاویدلیش سنکر سری چترگوپت جی برمھاجی کو نمشکار کرکے اونتی پوری یعنی اوجین مین
پہونچے اور مہاکال مہادیوجی کے پاس بارہ ہزار برس تک تپسیا کرکے سری پرمیشر کے
چرن کمل کو دھیان کیا اسوقت سری برمھاجی تینتیس کروڑ دیوتا اور اٹھاسی ہزار رکھ
ساتھ لے کر اونتی پوری مین آئے اور چترگوپت جی کو دیکھ کر رکھ منڈلی سے گیودپیت یعنی
جنیو بید کے منترون سے کرایا اور رکھ منڈلی اور دیوتاؤن سمیت چترگوپت کو اشیرباد
دے کر اپنے لوک مین گئے اور اسی اوجین مین برمھاجی کے پوتر سوسرمار رکھ ناگ بیل
پاٹھی نے جمم بیتم کے ساتھ پوتر ہونے کے واسطے تپسیا کی ایشر کی مرضی سے اسکے پوتر نہوا
لڑکی پیدا ہوئی سوسرمار رکھ نے لڑکی کے ہونے سے کرودھ کیا اور مارے غصہ کے وہ لڑکی
سورج نارائن کو دے کر پھر تپسیا شروع کی یکایک آکاس بانی ہوئی۔ رکھ راج تم کیون
کرودھ کرتے ہو ایک کنیان دس پوتر سے زیادہ ہوتی ہے اور یہ تمھاری لڑکی ایسے بڑے
ساتھ بیاہی جاویگی جسکے بنس کی ناش کبھی نہوگی یہ سنکر رکھ جی نے اپنا من ساشت کیا
اور کرودھ چھوڑکر پرمیشر کا بھجن کرنے لگے ایک دن سری شنکر جی اور پاربتی سورج لوک کو
گئے اور اس کنیان کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کسکی پوتری ہے سورج نارائن نے اسکا پیدا ہونا اور
اپنے پاس کا آنا بیان کیا مہادیوجی بولے اس لڑکی کا بیاہ چترگوپت کے ساتھ کیا جاوے

اور تم یہ کنیان لیکر ہمارے ساتھ اونتی پوری مین چلو وہان سوسرمارکھو موجود ہین اُسکے ساتھ سے چترگوپت کا پانگ گرہن کرایا جاوے اور اُسی کنیان سوبھاوتی کو اونتی پوری مین لاے کر بڑے اوتساہ سے چترگوپت کے ساتھ بیاہ کیا سوریج نارائن بہت پرشن ہوے اور سرادھ دیوجی اپنے پوتر کے پوتری نندنی کا بیاہ بھی چترگوپت کے ساتھ کر دیا دیوتاؤن نے لاوا برسائے اور طرح طرح کے اشیرباد دیئے اور سری برمھاجی نے کہا پوتر تم دھرم راج کے اگرسر یعنی آگے بیٹھکر کام کرنے والے ہو اور تمھارے آشیرباد سے جم پوری کے بیٹھے بیٹھے تمام جیوون کے اچھے برے کرم کا بچار تم کو ہوگا اور سب دیوتا اپنے اپنے لوک استھان کو چلے گئے اور کچھ دن بعد سوریج نارائن کی پوتی نندنی مین چترگوپت سے چار پوتر پیدا ہوے جن کے نام یہ ہین۔ جوگندھر۔ بھانوپ پرکاس۔ رامدیال۔ دھرمدھوج۔ اور سوسرمارکھو کی لڑکی سوبھاوتی مین آٹھ پوتر پیدا ہوے۔ سیام سندر۔ سارنگ دھر۔ دھرم دت۔ سومنت۔ دامودر۔ دینبدیال۔ سدانند۔ رگھورام۔ ان بارھو پوترون کے سنسکار جگیوپبیت وغیرہ برمھاجی کے حکم سے شکراچارج و برسپت جی نے کرکے اٹھارہ ہو بدیا پڑھائین اور بارہ برس کے پیچھے تینتیس کروڑ دیوتا اور اٹھاسی ہزار رکھی نے برمھاجی کے ساتھ اونتی پوری مین آکر بارہ ناگ کنیاؤن کے ساتھ اُنکا بیاہ کیا اور بیاہ کرنے کے پیچھے سری برمھاجی نے نندنی کے چار پوترون جوگندھر بھانوپ پرکاس رامدیال دھرمدھوج کو چار دوسا مین رہنے کو جگہ دی اور سوبھاوتی کے آٹھ پوتر سیام سندر سارنگ دھر دھرم دت سومنت دامودر دینبدیال سدانند رگھورام کو اُن چارون کے ساتھ کیا اور رخصت کرنے کے وقت بھوانی کی پوجن کرنا اوپدیس دیا اس شرح سے جوگندھر متھرا ضلع مین رہین اور اُن کے ساتھ شیام سندر اور سارنگ دھر جاوین اور سری درگاجی کی پوجن کرین۔ اور بھانوپ پرکاس بمقام بھٹ نگر یعنی سہسر باہو کے استھان مین جو بندھیاچل کے کھاڑھی مین ہے رہین اور ساتھ اُنکے دھرم دت اور

سومت جاوین اور جینتی دیبی کی پوجن کرین اور رام دیال کابل قندھار کی طرف رہین
اور ساتھ اُنکے دامودر و وشنپال جاوین اور شاکمبھری دیبی کی پوجن کرین - اور
دھرم دھوج سری نگر مین رہین اور ساتھ اُنکے سدانند و راگھو رام جاوین اور لچھمی جی کی
پوجن کرین اور سب لوگ سولھو پرکار کی پوجا اپنی اپنی اشٹ دیو کی بید منترون سے
کرتے رہین ایسی آگیان سری برمھا جی کی پاے کر جوگندھر مع سیام سندر و سارنگ دھر
متھرا مین آئے اور آپ متھرا مین رہ کر اپنی طرف سے سیام سندر کو گکھا دیس مین بھیجا
اور سارنگ دھر کو برمھاورت مین جو ملیلا سے پراگ تک پورب پچھم اور جمنا سے گھاگرہ
تک اوتر دکھن مین ہے روانہ کیا یہان کے رہنے سے جوگندھر کا نام ماتھر مشہور ہوا اور
سیام سندر کا نام گکھا دیس مین رہنے سے سورج دھوج اسوجہ سے کہ گکھا دیس کے راجہ
سورج دھوج کہے جاتے ہین جیسا سندھ وغیرہ اور سارنگ دھر برمھاورت مین رہنے سے
اشٹ کہے گئے اس باعث سے کہ برمھاورت کو سنسکرت مین اشٹ کہتے ہین
اور بھانو پرکاس بمقام بھٹ نگر یعنی سہسرا باہو کی پوری مین مع دھرم دت و سومت
آئے اور آپ بھٹ نگر مین رہ کر اپنی طرف سے دھرم دت کو گوڑ دیس یعنی اوڑ کیسہ بنگالہ مین
بھیجا اور سومت کو سرجو پار روانہ کیا یہان کے رہنے سے بھانو پرکاس کا نام بھٹناگر
اور دھرم دت کا نام گوڑ مشہور ہوا اور سومت کا نام سکسینہ کہا گیا اسوجہ سے کہ سرجو پار دیس کو
سنگم کہتے ہین - اور رام دیال مع دامودر و وشنپال کابل قندھار کی طرف آئے اور آپ
کابل قندھار مین رہ کر اپنی طرف سے دامودر کو کرناٹک دیس مین بھیجا اور وشنپال کو ہستان
یعنی نیپال کے ملک مین یہان کے رہنے سے رام دیال کا نام سری باستب ہوا یعنی مسلمان
کی فوج رکھنے والے کہے گئے اور کرناٹک مین رہنے سے دامودر کا نام کرن ہوا اور وشنپال کا
نام اہستان جسکو اب امبشٹان کہتے ہین - اور دھرم دھوج مع سدانند و راگھو رام سری نگر
مین آئے جہان نادرجی کو سیل ندھ راجہ کی کنیان پرسودھ ہوا ہے اور آپ سری نگر مین

اپنی طرف سے سدانند کو کلاپ گرام کو متصل الکا پوری بھیجا اور رگھو رام کو چترکوٹ سے سیت بندھ رامیشر تک جگہ دی یہان کے رہنے سے دھرم دھوج سری باستب کہلائے اور سدانند کلاپ گرام مین رہنے سے کلشرشٹ کہے گئے اور رگھو رام نے چترکوٹ سے سیت بندھ رامیشر تک رہنے سے بالمیک نام پایا اسوجہ سے کہ یہ دیس بالمیک دیس کہا جاتا ہی بموجب تفصیل نقشۂ ہذا۔

[illegible]		نام اُن لڑکون کا جنکو پوجن کا ادھکار ہی			نام دیسون کا جہان پر ان لوگون نے رہنا اختیار کیا			نام کالیستون کا جو دیس مین رہنے سے مشہور ہوا		
۱	درگا	جوگندپھر	سیام سندر	سارنگ دھر	متھرا	گھادیس	برھماورت	ماتھر	سوریج دھوج	اشٹ
۲	جنبتی	بھانو پرکاش	دھرم دت	سومت	کلیٹ نگر	گوڑ دیس	سرجوپار	بھٹناگر	گوڑ	سنگیم
۳	شاکمبھری	رام دیال	دامودر	دینبدیال	کابل قندھار	کرناٹک	استھان	شکسین	کرن	استھان
۴	پچھمی	دھرم دھوج	سدانند	رگھو رام	سری نگر	کلاپ گرام	بالمیک دیس	سری باستب	کلشرشٹ	بالمیک

اور گمہ استھان یعنی اصل مکان ان بارہ پوترون کا وہ ہی جسکا ذکر کیا ہی اور کام کرنے کی وجہ سے ہر ایک دیپ مین پردیس یعنی آنا جانا انکا ہوا۔

پلست جی کہتے مین وتاتریہ جی چترگوپت کے پیدا ہونے کی کتھا پوری ہوئی اب آپ کیا پوچھتے ہو یہ سنکر وتاتریہ جی بولے مہاراج مین نے پدم پوران مین سنا تھا کہ بھیکھم پتامہ نے چترگوپت کی بڑی پوجن کی تھی اُسپر چترگوپت جی پرتکش یعنی سامنے موجود ہوسے اور بھیکھم پتامہ سے سمباد ہوا اور یہ بھی سنا ہی کہ سوداس راجہ مہاپاپی کو چترگوپت نے سکٹھ سجد پایہ پرمانت کیسا ہی دیا کر کے کہئے پلست جی بولے کہ راج سوداس راجہ مہا پاپی تھا اپنے راج مین حکم دیا کہ کوئی آدمی دھرم نہ کرسے اور جو کوئی نہ مانے اسکو پران انت ڈنڈ یعنی جان مارنے کی سزا

ومی جاوے ایسا حال دیکھ کر برہمنوں نے سراپ دیا یہی گھر کی لچھمی ناس ہو جاوے اور تو
راکشس ہو ایسا سراپ ہوتے سو وہ اس راکشس ہوا اور دن رات متواتر اینک پھرنے لگا
کاتک جم دوتیا کے دن ایک مکان میں کالیست لوگ چترگوپت کی مورت پوجن کرتے تھے
وہان چلا گیا اور کالیستوں کو مورت پوجن کرتے دیکھ کر بولا ارے کالیستو تم نے ہمارا حکم
نہیں مانا گھر بیٹھے پوجا کرتے ہو اور یہ کیا پھولوں کے نیچے تمنے رکھا ہے ہم کو دکھلاؤ یہ سنکر
کالیست لوگ ڈر گئے اور مورت پھولوں سے کھول کر دکھلا دی سو وہ اس مورت کی سندرتا
دیکھ کر ہنسنے لگا اور سب پھول چندن اپنے ہاتھوں میں لیکر مورت پر چڑھا دیا اور اشٹانگ
ڈنڈوت کر آگے بڑھا وقت پاکر جب اوسکی عمر پوری ہوئی جم دوتوں نے جم پوری کا
درشن کرایا چترگوپت نے حساب اسکے کرم کا دیکھا تعداد سے باہر سمجھا مگر ایک دن اوسنے
پوجن کی پائی اس باعث سے بدون اطلاع جمراج کے بیکنٹھ بھیجدیا یہ حال دیکھکر جم دوتوں نے
جمراج کو خبر کی کہ مہاراج دھرمراج آج چترگوپت جی نے سو وہ اس پاپی کو بیکنٹھ بھیجدیا اب
کوئی نرک کنڈ میں نہ رہیگا کسواسطے کہ دھرم ادھرم کی نیو اٹھی جاتی ہے یہ سنکر جمراج نے
چترگوپت کو بلا کر پوچھا تمنے ایسے مہا پاپی نالایق کو بیکنٹھ کسطرح بھیجدیا اوتر اسکا چترگوپت
جی بولے مہاراج جسوقت میرا جگیوپیت ہوا اُسوقت برمہا جی کے سامنے ششت گرو دیوتاؤن
نے بردان دیا کہ چترگوپت جو کوئی تمہاری پوجن کرے وہ بیکنٹھ جاوے اُسی بچار سے سو وہ اس
بیکنٹھ بھیجا گیا یہ حال سنکر جمراج بہت خوش ہوئے اور چترگوپت کو پریم سے چھاتی میں لگایا
پولست جی کہتے ہیں یہ کتھا اگست جی کے مکھ سے بھیکھم پتامہ نے سنکر چترگوپت کو اشٹانگ
ڈنڈوت کر سولہ طرحکی پوجا چترگوپت کی کی اور بھیکھم پتامہ کا سنشے یہ بھرم مٹ گیا جانکر چترگوپت
جی پرگھٹ ہوئے اور کہا بھیکھم پتامہ ہمارے ساتھ چلو اور دھرمراج کا درشن کرو یہ سنکر
بھیکھم پتامہ لے چترگوپت کے ساتھ جا کر دھرمراج کا درشن کیا دھرمراج نے آدر کرکے اپنے
سنگھاسن پر بٹھالا اور بھیکھم پتامہ کی سراہنا کرنے لگے کہ تمہاری برابر کوئی چھتری بھگتی مان

نہین ہوا اور سوبرس تپھند مرت ہو لینی کال تم کو مار نہ سکیگا اپنی خواہش سے مروگے اور بھیکم پتامہ کو ساتھ لیکر جم پوری کی سیر کرائی اور پھر بھولوک مین بھیجدیا یہ اتہاس سنکر دتاتریہ جی بولے مہاراج چترگوپت کی پوجن کرکے کیا کرنا چاہیے پلست جی بولے برہمنون کو جتنا شکت مٹھائی کھلانا اور اس کتھا کا بستار پدم پوران کے اوتر کھنڈ مین لکھا ہو انہین سے ایک اتہاس اور چترگوپت جی کے بنس بستار کا کہتا ہون وہ سنو چترگوپت جی کا چوتھا بیٹا دھرمدھوج جو سری نگر مین تھا اسکے دو پوتر ناگ کنیان سے پیدا ہوے - دیودت گھنسیام - اور دھرمدھوج نے دوسرا بیاہ اپنا سامدر کی لڑکی من ست کے ساتھ کیا اس مین بھی دو پوتر پیدا ہوے - دھن ونتر سرنگیہ - جن کے بنس والے گھر سے دوسرے کالیست اب موجود ہین دیودت گھنسیام کے بنس مین گھرے کالیست ہین اور دھن ونتر سرنگیہ کے بنس مین دوسرے کالیست ان دونون پوترون سے دیودت گھنسیام کے بنس والون نے اپنے استھان مین رہ کر بدیا دھرم کو سیکھا اور دھن ونتر سرنگیہ نے کیلاس پربت پر جا کے سری مہادیو جی کے مکھ کمل سے اٹھارہ بدیا سیکھین اور آیور بدیا جسکو بیدک شاستر کہتے ہین انہین پڑا دھکار دے کر دونون لڑکون کو گھر مین روانہ کردیا اور کچھ دن بعد سری شنکر جی پاربتی جی کو ساتھ لیکر نندلیشر پر سوار سمندر کے کنارہ پر آئے اور ایک پارکھد اپنا بھیج کر دھرمدھوج کو پوترون سمیت بلایا اور سری برمھاجی اور تنتیس کروڑ دیوتا اور اٹھاسی ہزار رکھ اور چترگوپت دھرمراج کو بلا کر سکراچاریہ برہسپت سے کہا دھن ونتر اور سرنگیہ میرے بدیارتھیون کو تم جگیوپبیت بید اوکت بدھ سے کرو اسی وقت سکراچاریہ برہسپت نے جگیوپبیت کیا تب سمندر نے است پرسن ہوکر سرنگ کو چترگوپت سے مانگ کر اپنا لڑکا بنایا اور سری شنکر جی اور برمھا او سکل دیوتا آشیرباد دے کر اپنے اپنے دھام کو گئے اور سمے وا تو کی لڑکی جسکا رجنی نام ہو دھنونتری کی استری سرنگ کے ساتھ بیاہی گئین اس اوتساہ مین سامدر نے گنگا آدندیون کو بلا کر بڑی اوتساہ سے بیاہ کیا

اور اسکے پیچھے راجہ ترن بند کی لڑکی جو امراوتی تھی اُسکے ساتھ دھن ونتر کا بیاہ سری برمھا او
دیوتاؤن نے کرایا اور بعد بیاہ کے دیوتا آشیرباد دیکر اپنے دھام کو گئے اور دھن ونتر
سے امراوتی مین سوکیتو نام بیٹا پیدا ہوا دھن ونتر نے اس پوتر کے ہونے مین بہت خوشی کی
اور ترن بند جو سوکیتو کا نانا تھا اُسنے بہت خوشی کرکے دان طرح طرح کا برہمنون کو دیا اور
بعد اوتساہ طرح طرح کے دھن ونتر نے پوتر ہونے کا حال مجھ سے کہا مین نے ساعت جنم
اور کرم اُسکے بچار کرکے کہا یہ پوتر بڑا پرتاپی ہوگا اور بہت کال دھرم سہت ہوکر سری رگھوناتھ
جی کا کام کریگا لیکن ہم کو آپ دیدیجے ہم راون کے او کدسا لنکا کا مالک بنا دینگے اور راون کا
پیر وہان لینے کا ب بھی ہوگا اور اسکے نام سے روگ کی ناس ہو جاویگی ایسا سنکر دھن ونتر
جی نے اپنا پوتر سوکیتو مجھکو دیدیا مین نے اٹھارہ وید پڑھا کر طرح طرح کے دھرم کرم اُس کا
اوپدیس کیے اور لنکا پوری مین راون کا ادھکاری بنا دیا جسنے لچھمن جی کو سکتی بان لگنے
کے وقت اپنا ہاتھ چھاتی پر رکھ کر اچھا کیا اور سری رگھوناتھ جی نے اُسکو مکمل سے سوکھ آشیرباد
اچل نِبس رہنے کے پائے کر لنکا مین آنند کرتا ہوا اتنا سنکر ویتاتریہ جی بہت خوشی ہوئے اور سری
پولست جی کو بارم بار نمسکار کر کے بولے سری مہاراج آپ کی دیا سے یہ کتھا سن لی اب آپکے
چرن کملون کا نمسکار کر کے تیرتھ پرجس کرنے جاتا ہون اور پولست جی سے رخصت ہو کر
چلے گئے۔ برمھ پوران سے ویتاتریہ پولست کا سمباد پورا ہوا۔

چوتھی فصل ترجمہ پدم پوران اوتر کھنڈ کا جو تیرات بھوت کے بیان سے پہلے اور جمنا مہاتم کی پیچھے سری چترگوپت کے ذکر مین تین ادھیائے مندرج ہین

ایک وقت نیمشارن مین شونک وغیرہ اٹھاسی ہزار رکھ برمھا جی کے پتروں نے سوت
جی سے پرشن کیا کہ چترگوپت کے بنس مین اوتپن ہوئے دیا کر کے بکل احوال جیسا ارتھ
بیان کیجیے ہم سب آپکے مکھ کمل سے سنا چاہتے ہین یہ سنکر سوت جی پرسن ہو کر بولے
سنیے شونک تم نے جو یہ پرشن کیا یہی پرشن بھیکم پتامہ نے اگست مُن سے کیا تھا وہ سمباد

بیان کرتا ہون سادھان ہوکر رکھ منڈلی سمیت سنیئے کہ ایک مرتبہ بھیکھم پتامہ نے اگست
جی کے چرن کملون کا نمشکار کرکے کہا کہ مہاراج مین نے چار برن اور چار آشرمون کا بیان
اور برن شنکرون کی اوت پت کو بستار سمیت بہت جگہ سنا ہے اب اچھا یہ ہے کہ چترگوپت کی
کتھا آپ کے مکھ کمل سے سُنی جاے یعنی کس طرح چترگوپت کی اوت پت ہوئی اور کیا دھرم
اُنکا ہے اور اُنکے پوترون کا کایست ایسا نام کیون ہوا اور ہر ایک برن والے آدمیون مین
یہ لوگ بودھان کیون ہوے اور ہر ایک برنون مین زیادہ پرکاس یعنی رسوخ انکا کیون
ہوا اور مہا بیشنو اور سوسیل اور ہر ایک راجہ کے سبھا مین پرتشٹوت یعنی بیٹھنے والے اور
سکل شاستر کاب کوس النکار بیاکرن جاننے والے اور اپنے کوٹنب کے پالنے والے اور
برہمنون کے بسیکھ پالن کرنے والے کسطرح ہوے اور کسنے انکو پہلے پیدا کیا اور کتنے پوتر
انکے ہوے اور آچار انکے ذات کا کیا ہے ایسا پرشن بھیکھم پتامہ کا اگست جی سُنکر بولے ہے
بھیکھم پتامہ کایستون کی اوت پت کا کارن اور انکے پوترون کا حال اور انکے دھرم کرم کا
برتانت مفصل بیان کرتا ہون سادھان ہوکر سنو کہ سری پرمیشر کی نابھ کمل سے برمھاجی
اوت پن ہوے اور سری برمھاجی نے چراچر کی سرشٹ کی مکھ سے برہمن ہوا اور بھوجا سے
چھتری اور کٹ یعنی کمر سے بیس اور چرن سے سودرا اور سورج چندرمان دیوتا پہاڑ ندی
سمندر نچھتر تارا گن پاتال بھوم اور چودھو بھون مین بھوت گرہ پشاچ داکنی شاکنی کو کھ
مانڈ برمھ راکشس پیدا کیے اور چار طرح کے جیو انڈج سیتج اودبھج جراوج اور ہر ایک کو
اپنے کرم کا ادھکار دیا اور وچھپ پرجاپت کو بلاے کر کہا کہ پوتر اس سنسار کا بوجھ
مین نے تمھارے سر رکھا تم اس سرشٹ کو بڑھاؤ اور یہ کہکر برمھاجی نے سمادھی یعنی
بھگوان کے دھیان مین لین ہوکر بچار کیا کہ چودہ بھون مین نے پیدا کیے اسکے دھرم ادھرم
کا بچار کسطرح ہو اسمین گیارہ ہزار برس گذر گئے یکایک سری برمھاجی کی دیہہ سے ایک پوتر
سیام سروپ کمل نین کپوت کنٹھ یعنی کبوتر کا ایسا چکنا گلا دو باہو یعنی دو ہاتھ والا اور ناشی کے

چندرمان کی طرح منھ چکنا اور ہاتھ مین دوات قلم لیے برمھاجی کے سامنے کھڑا ہو گیا اُسوقت
برمھاجی کا دھیان چھوٹ گیا سمادھ چھوڑکر چارو طرف اوپر نیچے نگاہ کی دیکھا کہ ایک پوتر
ات بچتر میرے سامنے کھڑا ہے پوچھا تو کون ہے یہ سنکر وہ پوتر بولا سری برمھاجی مین آپکے
دیہہ سے پیدا ہوا آپ میرا نام بتائے اور میرے واسطے کام اور میرا برن اور جیوکا تجویز کیجیے
یہ سنکر برمھاجی بہت خوشی سے ہنسے اور کہا پوتر تم میرے انت کرن سے پرجا پالن اور دھرم
کی رچھیا اور دیوتا پتر کی پوجا اور برہمنون کی پالن اور ابھیاگتون کی سیوا اور دھرم ادھرم
کی بچار کے واسطے اوتپن ہوے ہو لیکن پہلے میرا ابکن پالن کرو یعنی اونتی پوری مین
جا کر مہاکال مہادیو کے پاس تپ کرو پیچھے سے تمھارا نام برن ادھکار جیوکا یعنی معاش کا
ذریعہ بتایا جاویگا ایسا بچن برمھاجی کا سنکر وہ بالک جس کا نام چترگوپت ہے اونتی پوری یعنی
اوجین مین پہونچا اور مہاکال مہادیو کے پاس بڑی تپسیا کی اُس وقت برمھاجی اٹھاسی ہزار
رکھیسر کو لیکر اونتی پوری مین آئے اور چترگوپت کا جگیوپویت کر کہا کہ برہمن وغیرہ چار برن میرے
ایک ایک انگ سے پیدا ہوے اور تم میرے تمام بدن سے اس باعث سے تمھارا نام
چترگوپت اور تمھاری ذات کا نام کالیست اور تمھارا برن پانچوان ہوا تم سودر وغیرہ
برنون کی میل مین نہین ہو اور تمھاری ذات مین گربھادھان وغیرہ دس سنسکار یعنی
فرائض ذات ہوونگے اس شرح سے کہ رت سودھ ہونے پر گربھادھان اور گربھ رہنے
سے تیسرے مہینہ پنسون اور آٹھوین مہینے مین سیمنت اور پیدا ہونے پر ذات کرم
اور بارھوین دن نام کرن اور پانچوین مہینے نکرمن اور چھٹوین مہینے ان پراسن اور تیسرے
برس مونڈن اور سولھوین برس جینیو اور بیسوین برس بیاہ اور ان سنسکارون مین بید منترون
سے ماترکا پوجن اور بسودھارا اور سانت پاٹھ اور نندی مکھ سرادھ اور سفوجی وغیرہ
منترون سے سرادھ کی سب چیزون کا آواہن اور دس برہمنون کا بھوجن اور یتھا شکت
دچھنا دینا کرنا چاہیے اور جینیو کی وقت بھکشیا نہ مانگنا کلکال مین منع ہے اور تین جگون مین

جنیو کے وقت بھکت شیاٹن بھی کرنا اور گورو جی کے پاس اندری جیت رہکر سکل ودیا پڑھنا
اور سنسکاروں کی ودھ لوپ نہ کر دینا۔ اور اُسی پوری میں برہما جی کا پوتر سوسر مارکھ
کھڑنگ بید یاٹی پوتر کے نمت تپسیا کرتا تھا دیو جوگ اسکے پوتر نہ ہوا پوتری یعنی لڑکی
پیدا ہوئی اُسنے کرودھ کر کے وہ لڑکی سورج نارایں کو دیدے اور پوتر کے واسطے پھر
تپسیا کرنے لگا اُس وقت آکاس بانی ہوئی ہے برسا دھان ہوکر سری پرمیشر کا بھجن کر اور یہ
لڑکی تیری ایسے کے ساتھ بیاہی جاویگی کہ جسکے بنس کی ناس کبھی نہوگی پوتر سے زیادہ تیرا
نام رہیگا تب رکھ جی شانت ہوکر بھگونت بھجن کرنے لگے ایک وقت سری مہادیو جی
پاربتی سمیت سورج نارایں کے پاس گئے اور اُس لڑکی کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کسکی کنیان ہے
سورج نارایں نے کہا اوشتی پوری میں سوسر مارکھ کھڑنگ بید یاٹی ہے اُسکی کنیان ہے اور
سوبھاوتی اسکا نام ہے یہ سنکر مہادیو جی نے سورج نارایں کو کنیان سمیت ساتھ لیا اور
اوشتی پوری میں آکے چترگوپت کو بدھ بدھان سے دیا اور سورج نارایں نے اپنے
بڑے پوتر سرادھ دیو من کی کنیان نندنی کا بیاہ چترگوپت کے ساتھ کر دیا اور سری برہما جی
اٹھاسی ہزار رکھ اور دیوتاؤں سمیت چترگوپت کو آشیرباد دیکر برہم لوک گئے اور سب دیوتا رکھ
اپنے اپنے استھان میں اور چترگوپت اوشتی پوری میں رہے کچھ دن پیچھے سورج نارایں
کی پوتی میں چار پوتر چترگوپت سے ہوئے جنکے نام یہ ہیں۔

جوگندھر युगन्धर	بھانو پرکاس भानुप्रकाश	رام دیال रामदयालु	دھرم دھوج धर्मध्वज
اور سوسر مارکھ کی لڑکی سوبھاوتی میں آٹھ پوتر ہوئے۔			
شیام سُندر श्यामसुन्दर	سارنگ دھر शार्ङ्गधर	دھرم دت धर्मदत्त	سومت सुमति
دامودر दामोदर	دینِ دیال दीनदयालु	سدانند सदानन्द	راگھو رام राघवराम

برہسپت جی نے آ کر سب لڑکوں کا جگیوپیت کر سکل بدیا پڑھائی اور سری برمھا جی نے آ کے بارہ ناگ کنیان کے ساتھ ان سب کا بیاہ کر دیا جن کنیاؤں کے نام یہ ہیں۔

پدمنی पद्मिनी	مالنی मालिनी	رمبھا रम्भा	نربدا नर्मदा
بھدرکالنی भद्रकालिनी	بھوجنگ آکچھی भुजङ्गाक्षी	پنکج آکچھی पङ्कजाक्षी	گنڈکی गण्डकी
کوکلس شونا कोकिलास्वना	اشنگدہ بینی स्निग्धवेणी	کام کلا कामकला	منجو بھاگنی मञ्जुभाषिणी

اور جو کنیان جسکے ساتھ بیاہی گئی اسکا نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	نام پوتر کا	نام لڑکی کا جو بیاہی گئی
١	جو گندھر	پدمنی
٢	بھانو پرکاس	مالنی
٣	رام دیال	رمبھا
٤	دھرمدھوج	نربدا
٥	شیام سندر	بھدرکالنی
٦	سارنگ دھر	بھوجنگ آکچھی
٧	دھرمدت	پنکج آکچھی
٨	سومت	گنڈکی
٩	دامودر	کوکلس سونا
١٠	دیندیال	اشنگدہ بینی
١١	سدانند	کام کلا
١٢	رگھورام	منجو بھاگنی

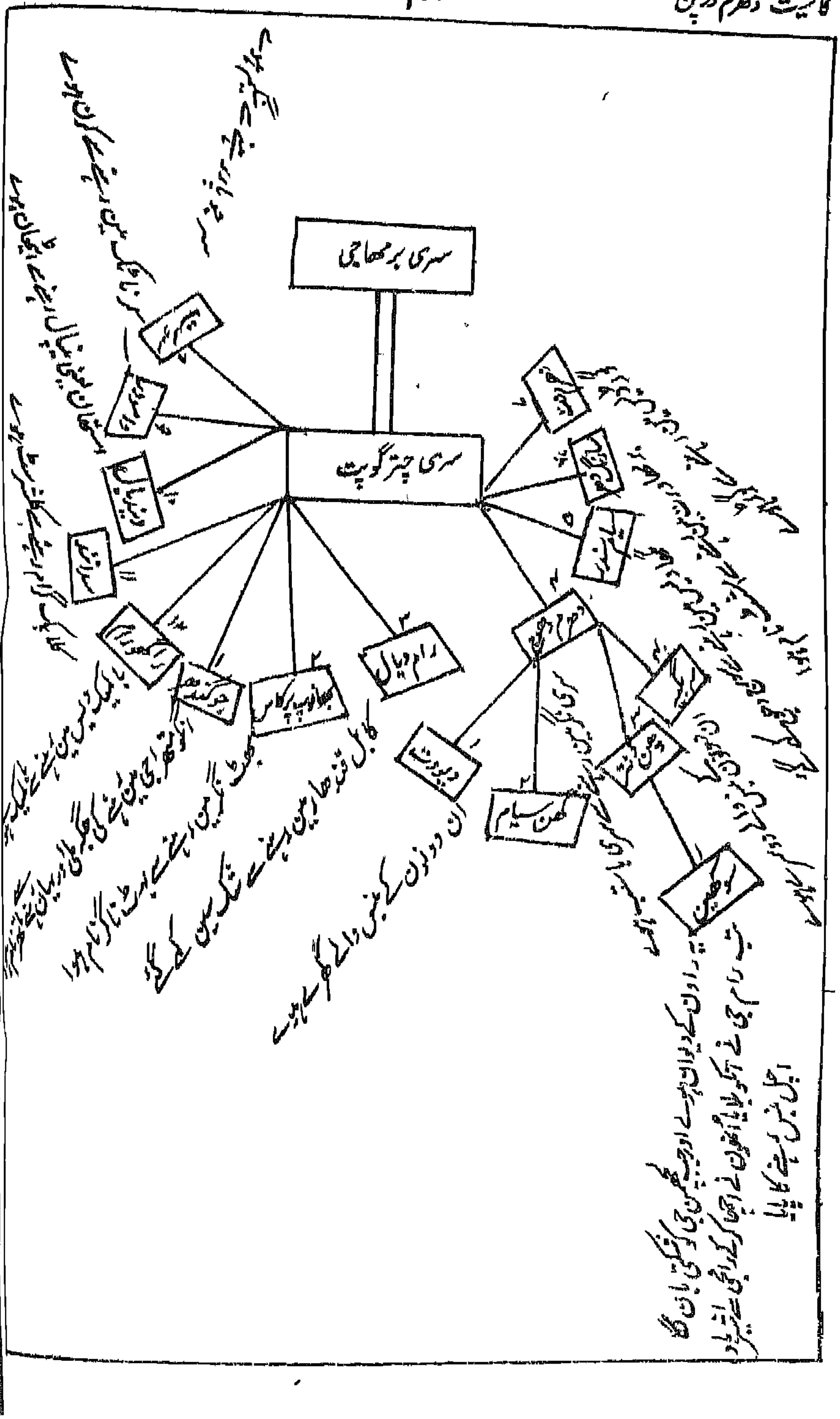
اور بیاہ کے پیچھے برمھاجی نے جوگندھر بھانوپ پرکاس رام دیال دھرم دھوج چارپوترون
کے ساتھ دو دو پوتر شیام سندر وغیرہ کو کرکے چاروں دساؤن بھیج دیا اور درگا جینتی شاکمبھری
بھیمی جی کی پوجن کا اوپدیس دیا ایسی اگیان برمھاجی کی پاے کر جوگندھر مع شیام سندر و
سارنگ دھر متھرا مین آئے اور آپ متھرا مین رہ کر اپنی طرف سے شیام سندر کو گھمادیس
مین بھیجا اور سارنگ دھر کو برمھاورت مین جو کمپلا سے پراگ تک پورب پچھم اور جمنا سے
گنگا تک اوتر دکھن مین ہی روانہ کیا یہان رہنے سے جوگندھر کا نام ماتھر مشہور ہوا اور
شیام سندر کا نام گھمادیس مین رہنے سے سورج دھوج اس وجہ سے کہ گھمادیس کے راجہ
سورج دھوج کہے جاتے ہین جراسندھ وغیرہ اور سارنگ دھر برمھاورت مین رہنے سے
اشٹ کہے گئے اس باعث سے کہ برمھاورت کو سنسکرت مین اہشٹ کہتے ہین اور
بھانوپ پرکاس بمقام بھٹ نگر یعنی سہسرابانھو کی نگری مین مع دھرم دت و سومت
آئے اور آپ بھٹ نگر مین رہ کر اپنی طرف سے دھرم دت کو گوڑدیس یعنی اوڑیسہ
بنگالہ مین بھیجا اور سومت کو سرجوپار روانہ کیا یہان کے رہنے سے بھانوپ پرکاس کا نام
بھٹناگر اور دھرم دت کا نام گوڑ ہوا اور سومت کا نام سنگم اس وجہ سے کہ سرجوپار دیس کو
سنگم کہتے ہین۔ اور رام دیال مع دامودر و دینڈیال کابل قندھار کی طرف آئے اور آپ
کابل قندھار مین رہ کر اپنی طرف سے دامودر کو کرناٹک دیس مین بھیجا اور دینڈیال کو ہستان
یعنی نیپال ملک مین یہان کے رہنے سے رام دیال کا نام شک سین ہوا یعنے مسلمان
کی فوج رکھنے والے کہے گئے اور کرناٹک دیس مین رہنے سے دامودر کا نام کرن ہوا
اور دینڈیال کا نام اتھان کہا گیا۔ اور دھرم دھوج مع سدانند راگھورام سری نگر
مین آئے جہان ناروجی کو سیل ندھ راجہ کی کنیان پرمودھ ہوا ہی اور آپ سری نگر مین رہ کر
اپنی طرف سے سدانند کو کلا یک گرام کو متصل الکاپوری بھیجا اور راگھورام کو چترکوٹ سے
سیت بندھ رامیشر تک جگہ دی یہان کے رہنے سے دھرم دھوج سری باستب کہلائے

اور سدا نند کلاپ گرام میں رہنے سے کل شرشٹ کہے گئے اور راگھو رام نے چترکوٹ سے سیت بندھ رامیشر تک رہنے سے بالمیک نام پایا اسو جہ سے کہ یہ دیس بالمیک دیس کہا جاتا ہے اور یہ سب رہنے مقامات چار و دسا کے ہر ایک پوتر کا نام جواب تک کہا جاتا ہے نقشہ ذیل میں مفصل لکھا ہے

نام رشٹ دیوی جسکی پوجن کرنا چاہیے	نام دوسرا جو مشہور رکھ	نام دیس کا جہاں انکے رہنے سے دوسرا نام ہوا	نام پوتر کا جو پہلے تھا	نمبر
درگا جی	ماتھر	متھرا	جوگندھر	۱
ایضاً	سورج دھوج	گنگا دیس	شیام سندر	۲
ایضاً	اشٹھانا	پرتھا وردت	سارنگ دھر	۳
جینتی	بھٹناگر	بھٹ ناگر	بھانو پرکاس	۴
جینتی	گوڑ	گوڑ دیس	دھرم دت	۵
ایضاً	نگم	سرو پار	سومت	۶
شاکمبھری	سکسین	کابل قندھار	رام دیال	۷
ایضاً	کرن	سرنا ٹک	راشٹر دیو	۸
ایضاً	امبشٹان	امبشٹال	دیپ پال	۹
لچھمی جی	سری باستب	سری نگر	دھرم دھوج	۱۰
ایضاً	کل شرشٹ	کلاپ گرام	سدا نند	۱۱
ایضاً	بالمیک	بالمیک دیس	راگھو رام	۱۲

اور چتر گوپت جی کو چتر گپت کا پورن اس لیئے آکے ششٹھ دیا اور انکے دھرم ادھرم کی بچار کرنے کا ادھیکار دیا اور آپ چھ شٹھ دھام پہ چھلو کو گئے ۔ اور دھرم شاستروں کی ستر یا استری ہیں

دو پوتر ہوئے - دیوودت - گگن سیام - اور دوسرا بیاہ دھرمدھوج نے سمندرسی کی بیٹی
منمت کے ساتھ کیا انسے دو پوتر ہوئے - دھن ونتر - سرنگبیہ - ان دونو پوترون
نے مہادیو جی کے پاس سکل ودیا پڑھی اور مہادیو جی نے سمندرسی کے کنارہ دھرمدھوج کو معہ
لڑکون بولایا اور اٹھاسی ہزار رکہ برمہا جی بہت آئے اور چترگوپت جی مہاراج سمت پہونچے
اور سکرا چاج برہسپت نے ان دونون بیٹون کا جنم سنسکار یعنی جگیوپویت کیا بعد سمندرسی
نے سرنگبیہ کو پوتر کا دھرم سے اپنا بیٹا بنایا اور چترگوپت نے پرسن ہوکر دیا یہ
اوتساہ دیکھکر سب دیوتا اپنے دھام کو گئے اور سمے دانون کی کنیان جسکا نام رجنی ہے
سمندرسی نے سرنگبیہ کے ساتھ بیاہ کی اور دھن ونتر نے راجہ ترن بندکی لڑکی امراوتی کے
ساتھ بیاہ کیا انسے سوکلین نام کمل نین پوتر پیدا ہوا دھن ونتر نے پولست جی کے
پاس جاکر پوتر جنم ہونے کا حال کہا منی جی بہت خوشی ہوئے اور کہا دھن ونتر یہ
پوتر تمھارا رام جی کا بڑا کام کریگا اور مہا بودھمان ہوگا ہمکو دیدو ہم اپنے پاس رکھینگے یہ
راون کا دیوان اور جگت ساسالہ کا ادھکاری ہوگا یہ سنکر دھن ونتر نے خوشی سے سوکلین
کو پولست جی کی سرن کردیا اور کالیستون مین گھرے دوسرے کی جو تفریق ہے وہ دھرمدھوج
کے بیٹون سے ہوئی یعنے دیوودت گگن سیام بنس والے گھرے اور دھن ونتر سرنگبیہ
کے بنس والے دوسرے جسکا شجرہ ذیل مین لکھا جاتا ہے -


سری برمھا جی
سری چترگوپت
رام دیال

پدم پُوران کی اوتر کھنڈ سے چترگوپت کی اوتپت اور منس کار بدھ کی کتھا پہلا دوسرا
ادھیاے پُورا ہوا۔

سوت جی کہتے ہین کہ ہے شونک یہ کتھا شنکر بھیکھم پتامہ نے اگست جی سے پرشن
کیا کہ مہاراج چترگوپت کی اوتپت ہونے کا چرتر مع بنساولی وغیرہ مین نے سُنا
اب یہ بیان فرمایئے کہ چترگوپت کی پوجن کس تتھ کس مہینے کو کون بدھ سے کرنا چاہیے
اور چترگوپت کے پرسن ہونے سے کون پھل ملتا ہے یہ سُنکر اگست جی بولے کہ چترگوپت کی
پوجا کا پھل سوداس راجہ کی کتھا مین ہے وہ سنو کہ راجہ سوداس سورج بنسون مین مہا
پاپی ہوا جسکی دیشہ مین دھرم کا لیس بھی نہ تھا مہا دُشٹ بودھ اور بدھ دھرم ہین اپنے
راج مین تمام زمین کے پہاڑ اور جنگلون کو جلوا دیا اور اشتہار جاری کیا کہ میری راج مین
وان جاپ ہوم پوجا پاٹھ جگیہ پترون کا پوجن پنڈدان کوئی نکرلے یہ حکم دیکھکر جسکو جہان
پناہ ملی بھاگ گیا اور جتنے برہمن وغیرہ برن رہ گئے انکا دھرم کرم روک گیا ایک مرتبہ
برہمنون نے صلاح کرکے کہا کہ چل کر راجہ کو سمجھانا چاہیے شاید اسکی مت سیدھی ہو جاے
اور راجہ کے پاس جاکر برہمنون نے سمجھایا کہ مہاراج آپ جو دھرم کی مریادہ بگاڑتے ہو
اسمین بڑا انرتھ ہے دھرم کے گھٹنے سے آپکو سکھ نہ ملیگا یہ سنتے ہی راجہ نے برہمنون کو
مارا تب برہمن لوگون نے سراپ دیا کہ راجہ سٹری ہوکر راکشس ہو جا ایسا سراپ ہوتے
اُسی وقت راجہ سٹری ہوکر راکشس بن گیا اور تمام پرتھی مین گھومنے لگا ایک مرتبہ کاتک کی
سوکل پکش جم دوتیا کے دن ایک کالیست کے مکان مین گھس گیا وہان پر کالیست
لوگ اکٹھا ہوکر چترگوپت کا پوجن کرتے تھے راجہ سوداس اُنکے پھول چندن اچھت سب
سامگری دیکھ کر بہت ہنسا اور ایک ساتھ سب کے پھول اچھت لیکر چترگوپت کی مورت پر
چڑھا دیے اتنے پر چترگوپت پرسن ہوے اور انکے پرسن ہونے سے تمام پاپ راجہ سوداس
کے دور ہوگئے سودھ سروپ ہوکر اپنے استھان مین آیا اور دس ہزار برس تک راج کرتا رہا

اور پیچھے سے جب کال دھرم ہوا تم دونون نے جراح کا سامنا کرایا اُسوقت چترگوپت نے
اُسکا کرم بچار کیا سو ہے اُسکے کرم دونیا مین بھوک اتینت مورت پر چڑھا دیے تھے اور
دھرم کا لیس اُسکے دیکھ مین نہ پایا کہا کہ مہاراج اس راجہ سودا س نے تم دونیا کو میرا
پوجن کیا ہے اس باعث سے اسکو بشن لوک جانا چاہیے اور دھرم راج نے کہا کہ بشن لوک
بھجوا دیا اور سال مین دو مرتبہ چترگوپت کا پوجن کرنا چاہیے ایک کاتک سوکل پکش کی
دوتیج کو اور دوسرے چیت کی سوکل پکش کی دوتیج کو اور بدھر پوجن کی یہ ہے ایک اچھا چوکور
چبوترا بنایا جاوے اور ایک گڑوا سونے یا چاندی یا تانبے یا مٹی کا شکر کے شربت سے
بھر کر کلس استھاپن ہو اور اُس کلس پر پھولون کے ہار رکھے جاوین اور منھ اُسکا ریشمی
پاکو کی بستر اچھے سے بند کیا جاوے جیسا سر ہو جیسے رکھا تھا کہ پرتھما جی گنیش جی و
سوردرسن جی کی پوجن کا کلس استھاپن ہوتا ہے اور اُس چبوترے پر ایسی بیدی پر اچھی پاتبر
لکڑی بیل وغیرہ سے پیڑا بیار رکھا جاوے اور اُسکے اوپر چترگوپت کی مورت سونا یا چاندی
یا تانبے یا سرخ چندن کی بنا کر استھاپن کرائی جاوے اور چندن اکشت پھول دھوپ
دیپ کے ساتھ بدھ سے پوجا کرکے طرح طرح کے نیویدہ رکھے جاوین سفید چاول اور شکر
اور پورا اور لڈو اور سب مٹھائی اچھی اچھی ہو اور نیویدہ کے وقت ریشمی کپڑے سے مورت
بند کر دی جاوے اور بڑی بھگت سے چترگوپت کا دھیان کیا جاوے کہ مہاراج آپ کے
کر کمل مین جو دھو بھون کی بات ہے اور آپ لکھنے والون کے بادشاہ اور اچھرون کے
بادشاہ ہو اور بھگت لوگون کے بردان دینے والے اور پاکھیون کے پُن پاپ مین
نرنے کرنے والے اور سکل منوکامنا کے پورن کرنے والے ہین آپ کی چرن کملون کا بارم بار
نمسکار کرتا ہون اور اُسکے پیچھے چار سکر پاکی جاوین اور ڈنکا نگارہ قرنا شنکھ مردنگ وغیرہ
طرح طرح کے باجے منگل والے اور ناچ گان مورت کے سامنے کیا جاوے اور پرشاد
برہمنون کو دے کر اپنے کوشٹب سمیت آدر کے سر پر رکھا جاوے اور کاتک کی سوکل

پکش والی دوتیج میں جمنا جی نے جمراج کو اپنے گھر بھوجن کرایا ہے اسوجہ سے اس تتھ کا نام
جم دوتیہ ہوا ہیں اپنے بہن کے ہاتھ سے بھوجن کر کے دچھنا دینا چاہیے اور اگر اپنی بہن
نہ ہووے تو چچا کی بہن یا پتامہ کی بہن یا کل میں جس سے رشتہ بہن کا ہو اس کے ساتھ
یہ رسم کی جاوے اور بھیکھم پتامہ نے چترگپت کا پوجن کروا کے یہ کہا وے تمکو فرت کی
بھی نہ ہوگی اور اس برہمان سے جو کوئی چترگپت کا پوجن کرینگے انکو دھن اور جس اور بل
اور دھرم ارتھ کام موکش سکل پدارتھ پراپت ہونگے اور اس لوک میں بہت طرح کے سکھ
پاوینگے پتر پوتر اور کوشٹ کی برودھ ہوگی اور انت سمے میں سری نارائن کے لوک جاوینگے
اور اس چترگپت کی کتھا کو بھگت کر کے جو سنیا سکے یا پاٹھ کرے وہ بہت دن تک جیتا
رہے اور انت کال میں اسکو پرم دھام ہوگا جہان پر سُشیری لوگ جاتے ہیں اور سری
گنگا جی کے اشنان اور بکرے سوریہ میں پراگ اشنان اور کورکشیتر میں سورج گرہن
اشنان اور کاشی جی میں چندر گرہن اشنان اور تلادان وغیرہ دانوں سے جو پھل ہوتا ہے
وہ چترگپت کی کتھا پڑھنے سننے سے ہوتا ہے اور بھیکھم پتامہ کہا کو گھاس نہ سمجھنا اور گوون
کو پسو اور گنگا جی کو ندی اور سونے کو دھات اور کالیستھون کو سودر نہ جاننا یہ کالیست برھما جی
کے سکل انگ سے اتپن ہوئے ہیں سوت جی کہتے ہیں کہ ہے شونک چترگپت کے
پوجن اور مہاتم سکا الگست منی بھیکھم پتامہ سے کہکر انتر دھیان ہو گئے اور بھیکھم پتامہ نے
الگست مُن کے چرن کملوں کا نمسکار کر کے سری چترگپت کا پوجن بدھ سے کیا اُسوقت
چترگپت پرگٹ ہوئے اور بھیکھم پتامہ سے خوش ہو کر آشیرباد دیا کہ ہے بھیکھم پتامہ تم
سو سمبت ہزار جیاؤ جب چاہو تب مرو اور انتر دھیان ہوئے اب سری پدم پوران
اُتر کھنڈ میں چترگپت کی پوجا مہاتم سنپورن ادھیائے پورا ہوا۔

پانچوین فصل شنکھ پدم ساٹھ ہزار پوران میں دھیاتم سے ایک ادھیائے کا

ترجمہ ... جس ... سری پرسرام جی نے ... کو مار کر چھتریون کا بس سلسلہ [illegible]

مٹا یا اُسوقت کوئی چھتری جنگل مین بھاگ بچے اور کوئی پاتال چلے گئے انہین چندر سین راجہ
کی رانی گربھ سہت یعنی حاملہ تھی وہ بھاگ کر بگدالبہ مُن کی کوٹی مین من جی کے سرن گئی مُن جی
نے استری کو بہادو کھت اور ناتھ دیکھکر جگہہ دی اور یہ خبر پاکر پرسرام جی بھی بگدالبہ مُن کے پاس
پہونچے مُن جی نے پرسرام کو دیکھکر ارگھ پادہ مین بدھ سے پوجا کرکے آسن دیا اور پرشاد تیار کرکے
بھوجن کے واسطے بٹھالا پرسرام نے کہا کہ مُن جی ایک منورتھ میرا پورن کیجیے تو آپکا پرشاد بھوجن کیا
جاوے بگدالبہ جی نے کہا کہ آپ کا منورتھ پورن کیا جاویگا اگر آپ ایک منورتھ میرا پورا کیجیے پرسرام جی
نے منظور کیا اور بالاتفاق پرشاد بھوجن کرکے بگدالبہ جی نے کہا مہاراج آپ اپنا منورتھ کہیے پرسرام
جی بولے آپ کی کوٹی مین چندر سین راجہ کی رانی گربھ سہت آئی ہی اسکو دیجیے جسمین گربھ سہت
اُسکو ہم مارین بگدالبہ جی نے کہا مین نے دیا اور میرا منورتھ یہ ہی کہ وہ ہی استری ہمکو دیجیے اور اسکا
گربھ نہ ماریے پرسرام جی یہ سنکر ہنسے اور کہا کہ ہمنے بھی دیا تب بگدالبہ جی نے اُس استری کو
بولا کر پرسرام جی کے چرن کمل کا نمسکار کرایا پرسرام جی نے پرسن ہو کر بگدالبہ جی سے کہا کہ آپ
جانتے ہین مین چھتریون کے بنس کا ناس کرنے والا تینو لوک مین ظاہر ہون مگر آپ نے اس استری
کے گربھ کو مانگ لیا اس باعث سے اُسکا مارنا نہین چاہتا ہون اور یہ کہے دیتا ہون کہ جسوقت لڑکا
پیدا ہو اُسوقت چتر گوپت کے بنس والے سنسکار آپ اس لڑکے مین کیجیے اور چتر گوپت بنس کے
دھرم اسکو دے کر رکھیے آگے اسکے بنس والے بگدالبہ گوتر کالیست کہے جاوینگے اور دھرماتما سچ بولنے
والے اور اچھے آچار کے ساتھ رہنے والے ہونگے اور ہر ہر کی پوجا مین پریت کرینگے اور دیس کی لکھار
اور طرح طرح کی بدیا اور جیوتشا شاستر کا ابھیاس کھینگے یہ سنکر بگدالبہ جی نے کہا کہ بہت اچھا اسیطرح کیا جاویگا
اور نمسکار کرکے پرسرام جی کو رخصت کیا اور اُس پوتر کے پیدا ہونے پر بگدالبہ جی نے کالیستون کے سنسکار
اور دھرم کرم جیسا کالیستون کے واسطے لکھا ہی سب اوپدیس کیا اُسی کے بنس والے کالیست بگدالبہ
گوتر اور وناسے کالیست کہتے ہین اور پہلے اس ذات کا نام بنائے کالیست تھا یہ سبب اسکے
کہ سنسکرت مین قاعدہ ہی کہ با اور وا مین فرق نہین ہوتا یہ لفظ وناسے کالیست مشہور ہوئی فقط

ل بشن بہاو ۱۴۲۱

کیفیت مندر سری لودھیشر ناتھ مہادیو و ذکر پرتشٹھا سری چترگوپت جی

مؤلفہ لالہ شیو شنکر لال ساکن قصبہ فتحپور ضلع بارہ بنکی

سدھ داتا گنیش

گنیش گن پت وہ مہربان ہی جو نازپروردہ اُمان ہی
سٹلوچن اور تریہ لوکی نایک جنھونکو سیپت سکھونکی دایک
مہیش پرشن لو کشن پرشن برہم پرشن تو شن پرشن
براجی جا لاکھی وہ کالی جو سکی مندر مین ہی اوجالی
جو داس ناقص تو گورہی کامل دیا ہی اُسکی ہر یک شامل
پرس چرن تن مکت داین سبھ مین ہوتی ہین نر ترا ین
نہفتی اسکی ہی دم سے نازان ہوسکی گدی قدم سے نازان
کرو جو درشن تو پاپ بھاگے چرن جو چھو لو نصیب جاگے
ہی تو اقبال گر وگھر مے جب اپنے آسن پہ جھکے جھومے
کبھی ہی ردھ مین چرن کی چہری تو سدھ کبھی ہین سرن تیری
اُکھاڑے ستھل انت دیکھے انیک سنگت کے سنت دیکھے
امرت جل مین ملا دیا ہی چرن کو دھو کر پلا دیا ہی
سبھی کی در پیچھ کے جیو دھاری پشو اور پنچھی نر اور ناری
چھت اور جل پاوک پون مین آنند آکاس مین گگن مین

سمدر بدیا بدھ اور گیان ہی لو سدھ سُکھ کاج سر بدان ہی
دیال سنکر جو ہین سہایک تو پورن یک پل مین کام جان ہی
جو لشن پرشن تو پھر سو درشن چتر سا سایہ پسر کنان ہی
کہ آسن آسین راتو بالی بمنزل دل براجمان ہی
سکل گنگا گج وہ اجال جنھی داخل جنان ہی
جو روپ مین نر کی اب اپن براجمان اور بدمان ہی
او ہم جہا نکے ہین ہم سے زان ہر ایک نادان ہی جو جہان ہی
نہ ہیگا ایسا نہ ہوگا آگے ہوا نہین از گذشتگان ہی
تو چاہیے چرنو نکو اور چومے وہ نام جسکا سدر کی مان ہی
اب آپ ہی ہاتھ پہ تیہ میری یہ حرف سپت بر زبان ہی
کہین نہ ایسے سہنت دیکھے یہ قول اقلیم و بید گان ہی
جلا دیا ہی جلا دیا ہی سکھون کی بانی سر زبان ہی
سکل انند ہین اور سکھاری یہ سکھ سما تا نہ آسمان ہی
انند ہی چودھو بھون مین سبھی ہر یک جگت کلان ہی

چمن آراستہ اور سطح جہان ہے جہان تک جسم اور سر جان ہے
مے نو دکھنڈ سو برن ہے روان رت چار مہوچرن ہے
بساط عشرت ہے گستریدہ تمام ساز طرب ہے چیدہ
مغنیونکی ہے ہر جگہ صف خوشی سے ہر ایک گاتی ہے کف
چمن مین خندان ہے خسرو گل مو طرب سے ہے مست بلبل
تماہر یک پھول اور پھل ہے لالت کسم اور کسم کلی ہے
کہین کھلا ہے گا سنبل تر برنگ زلف سیاہ دلبر
ہم ہی یون نسترن سے زمین سپہر چیون برگ پروین
شگفتہ ہر شاہد چمن ہے چمن مین شادی کی انجمن ہے
سرور کا ہر روش ہے سامان نسیم نکہت فزا خرامان
ہر یک چمن مین طیور گلشن کمال عشرت سے ہین نوازان
طواف پتر ارکی تلاشی کرین نہ زنہار یا خراشی
دہان بنا ہے جو مندر ہے نہ اسکا ثانی نہ اسکا ہمسر
زمین ہے اسکی کہ چرخ چارم کلس سے سورج کے تاب ہے کم
جو ہیگا اس سر زمین کا ذرہ وہ مہر تابان کا نور سے غرہ
اسی کی ڈنڈوتین سے ہر دم ہے سرنگون چرخ و ماہ و انجم
ہین در پہ کن بہر پاسبانی درون مندر کہیش دانی
جو ہیگا دولت سرا پہ جاتا وہ دولت جاہ جاودان ہے پاتا
ہمیش مین سب گنون کے آگر ہیم سنجا اور دریا کے ساگر
سر پہ کچھ سے ہے سو یادن ہسال ہے یہ حال ہے مرلچاوت
جٹا سر تنگ گنگا ہے کالی شفق ہے لعل لبون کے لالی

سرور ہے طاقت و توان ہے خوشا نصیب جہانیان ہے
کسی جو کچھ کر لی کرن ہے یکبرسی سواب لکھی یہان ہے
چہ پیر و برنا چہ نو رسیدہ ہر ایک شادی کا نغمہ خوان ہے
کہین پر آواز دل کش دف کہین خوش آہنگ مطربان ہے
بدست لالہ ہے ساغر گل نشہ سے سرشار باغبان ہے
سوگندھ من بھاونی بھلی ہے شمیم سندر برنگ بادہ روان ہے
کہین پہ شمشاد و سرو عرعر جواب خندہ سہی قدان ہے
ہے عرش پر بت باغ گل چین بسا گلون سے جو لامکان ہے
خوشی سے بلبل ترانہ زن ہے صبا دف گل پہ کف زنان ہے
نہال گلشن ہین گل بدامان بغل مین غنچون کی عطردان ہے
کہ سطح فرق برہمن برسدا شیو پہ بید خوان ہے
بکوہ کیلاش و شہر کاشی سو لود ھور ا ہر یک بیان ہے
بہ شش جہت ہم بہ ہفت کشور غرض وہ غیرت دہ جہان ہے
ہین مشعل کلسیون سے انجم یہ آسمان اسکا سایبان ہے
فلک پہ خورشید روز مرہ وہان کے ذرون کا مدح خوان ہے
جو اسکی بیرق کا ہیگا پرچم وہ فرق فرق سے فرقدان ہے
ہین سمت چپ جلوہ گر بھوانی عجیب لطیف اور عجب سہان ہے
گر اسکی گرجا ہین جگت ماتا عیان کو کیا حاجت بیان ہے
ہے انکی سار و سدا ن ثنا گر جس انکا نارد کے بر زبان ہے
جٹا جھما سیام میگھ سا دن وہ بھرکٹی بنک چشم کمان ہے
بر آسمان جبین عالی ہلال جلوہ گری کنان ہے

له صرف نظر لود ھیشر ناتھ جی ۱۲
عه صفت دولی پربتا کھوری ۱۲

جبین پہ تابندہ ہے یہ نور ہے اُس سے تو جبین کا پرتو
جٹا ہین سر پہ سر کی ہے وہ دھار اکے ہے گرچ اُسکی شکل آرہ
ہے چشمہ نور چشم اطہر بروے چشمہ ہین چشم انور
ہے پنج سر صورت بیدخوانی بلیجین بلکش بخوش بیانی
وبلیس ہر طواف پویان جو نسی دن رات شرح گویان
کسی کو لعل اور کسی کو گوہر کسی کو اور نگ افسر زر
ادہم کو گت اور ست کو ست اہین کو بلین مرطھو کو مت
جو بے بصر آئے نور پائے جو بہرہ زن آئے پور پائے
پیادون کو اڑ کی سواری عطا ہون افیال یا عماری
سرور ہین رقص کی جو ٹھانین تھلین گونگی بڑی کی زبانین
کرے جو خدمت مین جانفشانی ہو اسپر وہ مہربانی
جو پھیرے سر از رہ اطاعت تو اسکی ہرگز نہ ہو سماعت
جو آتش چشم شعلہ زن ہو تو جسم سارا سارے پکا ٹن ہو
کرے جو گستاخی آکے دشمن تو سنگ اسکا ہو سوختہ تن
کہے سے ہر ہر یکا دھگی کہٹین ہین پاتک جنم جنم کے
بہ اسم بھاگن بجاہ آہان ہر ایک دشمن کو ہو شتابان
ہر ایک رہرو زرہ رسیدہ چو طفل برناچہ قد خمیدہ
لگائین غوطے لبسال سرمین چرحطے چلائین جل لے کے حد دھیان ہے میہ
لکھون مین کسطرح مدحت سر قلم چالت سے ہر گلون سر
اگر سو ادر زمین ہو نامہ چو نامہ عنبر بین شمامہ
یہ سیفۃ عمان بھی یک مین ضم ہون جو انت سا یار قم ہون

قمر ہین نور اور شمش ہین ضو کہ جس کی روشن یہ دو جہان ہے
بیک اشارہ ہزار بارہ جو نخل عصیان عاصیان ہے
کھلی کمل کی ہین پا گل تر ہے جنکو ہرگز نہ غم خزان ہے
فلک سے ہر دم ہو گل فشانی ارم سے رضوان قمر فشان ہے
پرستش صف نکویان جو خاک در سر بر آستان ہے
بدر و شنکر غریب پرور یہ وقف بہر جہانیان ہے
کسیکو سمپت کسیکو سخت جھما چھت پت سو لبھ سدان ہے
حیات دایم ضرور پائے جو شایق عمر جاودان ہے
سدان ہے دریا سے جود جاری ہمیشہ بحر کرم روان ہے
بچے ہے دم وا الہی ہین تا ہین تماشا رز سہرد کی جن پہ جان ہے
وبلیس مہیس دانی ہر ایک ذرہ پہ مہربان ہے
شیر کی صورت پہ ایکساعت وہ زیر پیکان جان ستان ہے
نہ اسکو نرکال ہین امن ہے نہ جسکو تر کر کا ہین امان ہے
جو سر فند خکل اجہ را دن وہ اُس جہان مین سرسران ہے
کہین ہین ہم سنگے دوت جیکے میشہ جم پور ہین جم طپان ہے
چو ماہ انور چو مہر تابان تمام خلقت روان دوان ہے
با آفرین ہر سپہر آفریدہ بشکل ناقوس غل کنان ہے
نگار خود اشتہار ہے بر مین بان بیگنان جنان ہے
دوات ہر دم زلیس تحیر قلم سے انگشت در دہان ہے
ہو صورت لوح و شکل خامہ تحیر جس سے پر جہان ہے
مگر نہ خلک بھم ہون لکھین جو شنکر کا فخر و شان ہے

سہت سے اندک کروڑ سے لک ہزار و ہزار سے یک
کیا سمندر کو ہر نے جب جل تو نکلے چودہ رتن سر جل
الم ہو شفقت سے جنکے راہل فزون حد بیان فضائل
لیا سری پت سنگہ اور من وہ کرین سو وہ زیب گردن
کجفل سر لبسی ہی اسپہ وہ جا امر پر لبسی ہی رنبھا
پسند سر پت کے جب ہو آج تو سج گیا جل مین اسپہ موج
شرابک محنت جو تھے سکل سر تو پوچھ کر پوچھ بیٹھا اور گر
دھفتر وہ سر گردہ پاکان کہ ہم زخم سینہ چاکان
دیت صہبا پرست باہم خم کے خم پر جو جا ہوے جم
سبہوے ستم رہ گیا جو باقی تھا اُسکی حدت سے دور ساقی
سہرو نکے تن تھے پر از سیاہی کباب ہوئے تھے مرغ و ماہی
غرض نہین تھا کسی مین یارا جو اُسکا پینا کرے گوارا
سہت تو ہین معدن صفوت یہ کس مین قدرت ہی اور قوت
چہ طاقت و تاب شیشہ گر کی جو وصف خوانی کرے گہر کی
وہ کر کے اس بحر سے کنارہ کرے ہی تالاب کا نظارہ
مربع تالاب خوش قرینہ جڑا ہو خاتم پہ جیون نگینہ
مزے مین غیرت دہ عسل ہی لطیف آب تھا جیسے جل ہی
جو آب حیوان سے دیکھیے نسبت پسند کرتی نہین طبیعت
اگر سمندر ہی اس کے بھاری جلے ہی غرق آب شرمساری
کنول ہی اُسمین لگا ہوا گل شگفتہ جل مین کنول کہین گل
کنول سے بھونرا وہ متصل ہی کہ رہے گلگون جیسے تل ہی

عہ صفت تالاب اور [illegible] ۱۲
عہ ذکر کنول تالاب اور [illegible] ۱۲

نہ لکھ سکین گر لکھین حشر تک زبس مطول وہ داستان ہی
لکھون یہ مجمل مین اب مفصل ملا جنھون کو وہ امتحان ہی
زمان زمان پت پدھو کی مالک ہے صد ہزاران مین امان ہی
مثال زہرہ سخن ہی روشن زمین سے شہرہ تا زمان ہی
سر لیس کے اور لبسی ہی رنبھا یہ داستان راست داستان ہی
وہ ہی ہوا زیر ران سورج للاٹ مین ہر کسے چندر مان ہی
وہ لے گئے وہین کلپ سر کیا امی بھی انھون نے پان ہی
کہ دار وے درود ودرد نا کان رہا ہمیشہ شکر در جہان ہی
بدولت جام جلسہ جم غرض کیے دم جدا وہان ہی
نہ ساغر اُس سے ہوا ملاقی حکایت صدق جا کہان ہی
یہ اُسکی حدت سے تھی تباہی کہ الحذر اور الامان ہی
تو بحر رحمت نے موج مارا کیا سد اشب لے اُسکو پان ہی
یہ کس مین ہی جرأت و قوت یہ کار کام آریت مان ہی
ہو گی شنکر سے وصف ہر کی یہ شمہین قدرت بھلا کہان ہی
کہ جسکا ہر ایک خشت پارہ ہمن مین از صد یمین گران ہی
جو اسکا ہی رتبہ کہنہ وہ تال بھوپال سے کلان ہی
یہ سہفت اقلیم وہ مثل ہی یہ ہفت فردوس وہ عیان ہی
یہ نور ہین وہ درون ظلمت یہ آشکارا ہی وہ نہان ہی
جل اسکا میٹھا ہی اُسکا کھاری یہ بحر و بر یہ سخن عیان ہی
کنول سے یا جل مین ہی بندھا پل گمان یہان مجھکو بے گمان ہی
کہ وہ سویدا ہے اور وہ دل ہی وہ دل نشین ہی وہ دل نشان ہی

گلگون یہ ہین جلوہ گر وہ زنگی کہ فوج زنگی دلیر و جنگی
کنول کا جو پھول تازہ تر ہی تھا خوش گل کو لعل پر ہی
کھلا جو بیر تیغ ارن ترن ہی تو سیت جل ہو ارطن ہی
وہان پہ غسل بامدادان پروہی خندان بطبع شادان
بشکل دل عاشقان خستہ وہ ہو رہا تھا غرض شکستہ
کیا نہایت خوش انتظامی کمن کو نو کردیا تمامی
بعین عون و عنایت ہر لیطرف تالاب مجز کوثر
عجیب چشمہ عجیب جا ہی وہ جان فزا ہی وہ دلکشا ہی
وہان کے باشی جو نار و نر ہین وہ ہر گہے وا سی دوار ہین
غرض وہ گلشن دم ازل سے کھلا ہی عیش طرب کی کل سے
ہی اب یہ یک جشن عام اس جا ہی خلق کا اژدہام انسجا
خوشی کی نوبت ہی خانہ خانہ بجے ہی ہر یک پہ شادیانہ
گدا کے کاسے پُر از درم ہین وہ رشک جم ہین وہ جام جم ہین
جواب گو ہی فریق ثانی یہ اس سخی کی ہی زرفشانی
یہ جلوہ اسکے ہی دم کا سارا جو نام نامی ہی نوبت آرا
کچھ کو کو جس طرح قمر سے کہ انکی سنت کو سیر پر سے
بنا ہا ایک مندر دل آرا بنام جت گپت آشکارا
عجب در دولت زمین ہی کہ حرف حرف اسکا دلنشین ہی
حریم اسکی پر از لطافت حصار جلوہ گر بدو آفت
زمیل عقیدت بچشم ظاہر کرے جو سُرمہ وہ خاک طاہر
براستی چون دل سلیمان بلند چون ہمت کریمان

بعزم پابوسی فرنگی گو یا بدخشان مین صفت یان ہی
یہ افسر فرق پاک ہر ہی وہ زیب وہ افسر شہان ہی
براجمان شت وہین برن ہی جو جگت مین جل کا پاسبان ہی
کہین یہ خیل پری نژادان کہین پر انبوہ قدسیان ہی
ہوا اعانت سے اسکی بستہ جو دستگیر شکستگان ہی
جو لفظ آغاز نام نامی کہین سی سر لوی عیان ہی
مثال پانی بہا و یا زر یہ اسکی دریا دلی عیان ہی
وہ روش چشمہ بقا ہی وہ غیرت گلشن جنان ہی
فدا ہی ہر سنبل تر زمین ہر یک گو یادہ حور کا دھیان ہی
چمن چمن میں خوشی کے جلسے بہار عشرت کی جاودان ہی
بنا ہی مندر وہ ان کا لام انسجا تمام مخلوق مہمان ہی
ہی صرف داد و دہش خزانہ نثار لیے رنج و گنج کان ہی
فلک پہ گویا ملک ہم ہین یہ کون زر بخش و درفشان ہی
جو قصر جت گپت کا ہی بانی وہ نوگل نخل کا یتھان ہی
کہ جن لودھورا کا سنوارا جہان مان ہر استھان ہی
ہی پورن اشنان اسکو بھی کتھا پرکت جیسے ہر پران ہی
ہی جسکا قبہ فلک کا تارا زمین بھی زیبے مکان ہی
جو دال دیہیم فرق دین ہی تو دین کی ر ولی عالیشان ہی
وہ آستان مسند خلافت وہ خاک تاج سر شہان ہی
وہ ہو سے راز نہان کا ماہر وہ ہر سخن سخن عیان ہی
برنگ لہلے اہل زبان صفا در و بام سایہ بان ہی

عہ بیان درستی تالاب لودھیشر ناتھ جی از اعانت منشی نوبت راے صاحب تحصیلدار رام نگر ضلع بارہ بنکی ۱۲

چوہیں تابان نور باری جو قول مردان باسنواری
نباہر مندر رارم کی صورت رچی ہر چینت گپت جی کی مورت
مہیا سب تیرتھون کا ہی جل ہم ہر پیتر و پھول برپھل
جو بھی چنر گیت مین گپت مورت ہولی وہ معنی یہ شکل صورت
بیچ لشن اوہیں دانی کر امان اور امان بھوانی
وہ جانکی باہ جن سہایک لے کمل کر مین جانب سہایک
لباس کر گک تن مین پہنی تو ایکسان لعل و رکی گھنی
جو زیب سر ہی کلاہ زرکش تو پھر بچھیر جملہ سرکش
نہیں سر تھر کے پران تباری سو متر انیلتو بلی تاری
وہ نوجوان چھیل مرالی والا جسودا رانی کی گود بالا
کہین ہر اس جوت کی اجالی لقب ہر عالی جمونا کالی
کہین بر بھیرن خوشی سے گاجے کہین پچ نارد کی بین باجے
سر رسیس نرسہیس سورس مین بس جی جنکے ہین سس مین
سمن ہین اکاس سے برستے تو پھول پھولے ہین سنے رستے
سو گنگ دھ اُت ہر سو گنگ دھ است ہر سو گنگ دھ سے سما جھکیت ہر
کہین یہ دونو کفین بجائین بجے وہان پر جو ہو کے بابن
بر بان یہ جو گائین باجائین یہ شکل سر کر ملین ملائین
جو جگ مین اس جگ ہر بانی کرے ہر بھیرون کی بھانی
بیر آٹھو سدھ بین وہان بہم بین لنظر زلودھر لقب مین ضم ہین
نرگشت خلد برین درود زدست جو دہشت سو وہ
یہ رنگ خورشید ماہ تباری ہین جلسی طشت فلک مین جاری

یہ فرح بخشی و غمگساری بدوستان رنگ بوستان ہر
یہی بھی مورت کے بس ضرورت یہ جگ استھا پناد ہان ہر
زمشک و کافور و صندل و گل خوشی ضروری ہر گل و بان ہر
سو دن گھڑی جوگ سبھ مہورت سو مدھ مندر پراجمان ہر
گنون کی نایک گنیش گیانی بدیتکل جگ مین جنکا گیان ہر
پون کا پیارا انھون کا پایک مہابلی اور بدھمان ہر
پھر تھ مین رکھتا تھا جن کی دھنے گویا مہر کا قران ہر
اکمر مین تیرون کا سو ہے ترکش بد روش جب جلوہ گر کمان ہر
الکھین جبر کن مین وہ نوباری بدست قدرت مین عش و ہان ہر
ہین ساتھ مین جسکے بیچ بالا کما اکمار بر کھ بھان ہر
کہین لی طشت پر لالی تو بیر سہر لحظہ درفشان ہر
جو سماج آرتی ہر ساجی تو کرین بیرون کی دمدان ہر
سکل سرونگی درس ہر رس مین لگ گویا سر ردہ استھان ہر
گلی گلی ہین گلون کے دستے برنگ گلشن ہر ایک مکان ہر
غرض وہان نت بسنت رت ہر جہان وہ مہراج راجگان ہر
ہین بن بیج اور بھاگ بھاجن وہ دھن لبنوہ سامان ہر
حیرن کہون انکے وصفی ماہین یہ زہرہ جسے نغمہ خوان ہر
تمام نعمہا سے دو جہانی و دولت فراہم جہان جہان ہر
بجوم وہان ڈنڈوت مین خم ہین جہان نہ بیچل بکھو میان ہر
ہر گنڈ مسودہ تو دہ تو دہ جو قوت بیستا قوت جان ہر
ٹھاٹیون سے بھری ہین ساری جی خاص نقل بہمان ہر

وہ نرم حلوا حلاوت آگین جلیبیان سر شکر سے پاگین
جو دیکھا کوہ کلت جہان مین وہان کی شیرینی لواین
وہ تازہ وہ نقر میوہ تر ہے از حلاوت چو شہد شکر
جو کشمش و پستہ و عنب ہے مزہ مین اپنے صنم کا لب ہے
عزیز و درویش و شاہزادہ جو زاہدان تن بہ ناب و ادہ
وہان جو دودھ دودھ ہی ہے وہ جسنے دیکھا کہا یہی ہے
شریک جلسہ مین شق پیارے جلیس ہین وہ ستارے مارے
پریم رس مین پگی گائین سرون پہ دودھ مٹکیان سوہائین
جمی کھڑی ہین خوشی کی ماری وہ رہس منڈل ہر یک چہارہی
دیا بجی بنسی بہارہی سنا ہے بنسی کی تان بنارہی
یہ سید بنسی کی بن سے آئی دیا کنار جمن سے آئی
ہر یک لتا کو لکھا لکھایا کہ غیب سے بھی پتا نہ پایا
پتا نہ پایا جو بنسی بٹ سے پلٹ کے سکی جھنکی بٹ سے
رہان پہ شنکر لوائی لوبت کہین یہ ہوکر فدائی لوبت
یہ سالورو سیام رنگ جو ہی ہر دپ دیکھے تو کام موہے
از رخصت برج پاکدامان گیا سدامان جو پیش سامان
ہان مین وکھت جز سامان ہر ایک صورت سدامان
رض ہی گوبند کی عجب گت کام کرتی ہے ابن چھوٹ
کی ہنومت لائے جب سیس تو جا کیا راجچندر نے جدھ
ہو کر کے جھپٹ لیے تامل وہ پار اترے بندھا کے پل
روہ مایا وموہ سب تج کرشن کو بھج کرشن کو بھج

یہ طاس سمین یہ طشت زرین مکان مکان ہی کان کان ہے
نہ دیتا شیرین یہ جان شیرین غرض وہ زیر زمین نہان ہے
رطب مین ہی مغز ہی سراسر نہ استخوان کا کہین نشان ہے
گری کی جلوہ گری عجب ہے یہی ہے یا پوستہ تبان ہے
ہی سیر شیرین شکر سے زیادہ کہ جسکا پروردہ جسم جان ہے
جو چھیر گنگا یہ بہ رہی ہے تو جگ مین سب جگ ہی عیان ہے
یہ چھیر ساگر کے بنگے دہالے وہ گنگ کا پر غلط گمان ہے
دہیشریان ہین دہی کی لائین وہ دھوم قوم اہیریان ہے
گویا کہ گوکل مین نند دوارے بہار انبوہ گوپیان ہے
ہین کھوج مین ہر کی بیج ناری کہین کہ بنسی بجی کہان ہے
کدھر براجین کنور کنہائی کہان پہ رادھا براجمان ہے
لب جمن مین جل بہایا کیا ہے سب نے صدف نغان ہے
لو دھورا داخل ہوئین وہ جہے جہان وہ رہس کا سمان ہے
وہ دیکھ بنسی بجائے نوبت کہ بیچ منڈل مین جسکی تان ہے
یہ وہ ہے کرشن کو بھلو ہے یہ صاحب نوبت نشان ہے
نوپا پادشاہی کا ساز و سامان یہ دہتان پہلا باستان ہے
ہر ایک پارٹ کا پا کے سامان دعا و دولت مین ہر زبان ہے
پہ شیام جانین رام رگھبت مینچ نو آگیان اور اجان ہے
او تر کے پار وہ اتھاہ سندھ نہ جسمین کشتی نہ پشتی بان ہے
وہ قوت حضر وہ قدرت کل کرشن جنکا یہ کرشمہ دان ہے
جتھا دیا جن گراہ سے گج وہ جرم بخشا سے مجرمان ہے

ادھر تو وہ من مگن ہوا گئے ادھر اہلیا پس چرن رج
بہاری جی کو ہر داس جو جن بچھن سوا کیا اُسی پر دچین
وہ ابروردی آبدار ہی اچار لبریز پیاری پیاری
کسی مین ابنہ ہی عنبر بین کو کسی مین ہی کیری بر بر د
کنار خسرو پسند شیرین کردن کرونده کی کیا مین تحسین
جو سیوری جی نے چن رکھے تھے بذوق شالی ام نے چکھی ہی
جو کارخانون کے کارکن ہین وے بوتا ہین رکھے اور من ہین
قدم پہ سر سے نثار ہونا جوای اُسکے چرن کو دھونا
نہ وزن کرنا نہ تول دینا دہن کو شکوے کے کھول دینا
جو مہرومہ تھالیان زری ہین تو پوریان نور سے بھری ہین
بنی ہین نار رطلا سے دوری جنہین جنھون مین ہین ترکچوری
وہ جنکے جرنون پہ سیس نا تے ہین تھکلاتے انھین کھلاتے
جو قد مین بالا ہوئی وہ بالی تو ہوجبین سا سے پاے کالی
دکھاکے سعبہ ساعت ازبخوبی سکل سرنکی بہون وہ گھومی
نوید استھاپنا جو پائی تو بخت فرخ نے کی رسائی
بدن مین جو گل بدن ہی پہنے تھا سو کیسے خوشنما ہین گہنے
ہی رخ سے مہ کا کمال روشن تو گرد قلقل سے حال روشن
تلکھو چوروپ اُسکا جھوکدکھاگے جلکھو تو چلتے ہی کام جاگے
وہ ایسی پوری بنی بنائی حضورِ جت گیت جی ہی کے لے
بزنگ یکرنگ قد مین چھوٹی بجان یکجان جسد مین موٹی
ہوئی لولد ہی انکھی دن نہ شکل ہمزاد شہین ہمسن

ہیہ بین ڈھرکرکے چرن شلکھ روان ہوکے جانب جہان ہی
بھجن کو پڑھ پڑھ کے جو بھجن تو پرصد ورسکا اب بیان ہی
جنی ہین چاروطرف اچاری مطیب بوسی مشام جان ہی
ہر ایک نکہت ہین ناف آہو بہار مین بفضل بوستان ہی
بہ روی گلگون براے رنگین عزیز دلہا جو شاہدان ہی
بھری انکھون سے وہ تو لکھی تھی کہ نام جنکا مرتبان ہی
دیا ہیگن سروپ پن ہین نے خوش اقبال میزبان ہی
بٹھا لیا پھر بچھا بچھونا یہ خدمت خاص خادمان ہی
نبات وشکر کو گھول دینا یہ کار وبار رطلا زمان ہی
چمک مین زہرہ ہین مشتری ہین تو قول پوری ندگان ہی
شمر کے شنکر گنیش گوری بروسنے ہی کا سیکو دھیان ہی
ہین نا زری پوری کے گن بھی گاتے جو تار کی بخش ناتوان ہی
بھون مین نالی کی بجو جالی جہان لسی وہ بسا مکان ہی
چرن بھی چرنون کی رج بھی جو جی کیا بہت مین جو سوان ہی
یہان وہ بزم طرب مین ایسی فرح فزا ہی طرب رسان ہی
کچوری سکھیان ہین بیٹھی تو تہال سکھیال ہی لونا ہی
ہی آئینہ سا جمال روشن لبون کی سرخی نشان پان ہی
کرون مین کیا ہے جبائی آگے شمارہ بس ہر عاقلان ہی
اب اسکی پوری ہوئی کمائی کہ کام خاطر وہ کامران ہی
بدل ہی یکدل گھڑی نہ کھوٹی ہین سو چار یکی لو امان ہی
بڑی سی راحت وہ دل جن جو مرد می جفتادوان ہی

نمک ہی کیا خوش صبح رو پر ملک فدا اُسکی رنگ لو پر
دلون کی خاطر سرور ہی وہ تو چشم مردم کا نور ہی وہ
حلاوت افزای زندگانی مقوی کتن جو نوجوانی
کچوری اُسکا ہی نام نامی ہی داخل بزم شادکامی
بنی کی اوپر پڑی رہی وہ زمین کے اندر گڑی رہی وہ
ہزار آفت بسر ہی جھلی کُٹی کُٹی پھر کے وہ پپیلے
لگے کو پاپڑ جیسے چھپائے بھون میں بن میں ان بنتے آئے
سدان وہ گنگ دمن بنایا انہیک تیر تھے پھر ابھرایا
ہی خیر خواہ جہان ہمہ تن برای کار جیسے دشمن
کبھی زمین پر ٹہلی وہ بچولی کبھی فراز سحر وہ جھولی
کدو وہ گنجینہ وفا ہی عدو کے اوپر بھی سر فدا ہی
گیا جب اسطرح خاکساری تب اُسکی چھاجی ہوئی بہاری
بقدر و قیمت بڑھی ہوئی ہی کرن وہ بڑھی ہوئی ہی
جو شوق سے رخصت سفر دی وطن کو چھوڑا ایسا مردی
مثال صندل لیسی وہ دل میں کھچی گئی وہ جیسی کہ دل میں
زہے چمن میں انجمن میں پر اُسکے اُٹھو پہر بن میں
اگر میان وہ سنگ ہوے شکست ہر گز نہ رنگ ہوے
وہ پھر دے سر بکف تہادہ ہوئے بریدہ پانچی برادہ
ز لطف بخت سعید جو بھون میں ہان سے داخل ہو جو بھون
کبھی زیر زمین تھے مدفون گئے ہی ایستادہ واژون
سیان گلشن بچھلے دے جو تلے تمام لیچی والم وہ بھولے

جو جمع ہی جان نثار خوبی لوگرد عشق مثل عاشقان ہی
پری ہی یا رشک حور ہی وہ جو دل فریب شستگان ہی
مفرح دل جو بار جانی مزلی پیر و نوجوان ہی
نہ کیون ہو گا قبول اُسکی خامی کرامت مقبول پختگان ہی
پپیسری جیون کھڑی ہی وہ کیا بہت چوک چپ سدان ہی
بنی شکر کی گوڑ کے جیلے تو سادہ سنتو کی بر زبان ہی
سدان سری کشن جہان کھایا نہ رہی وہ لذت وہ دہان ہی
ہمیشہ سادھو کو جل ملایا گواہ کرون کی لیسان ہی
وہ جسم تک بھی کرے ہی ارپن اسی سبب کو عزیز جان ہی
وہ یاد یاری کبھی نہ بھولی بدشمن و دوست ایکسان ہی
گئے غذا ہی گئے وہ وہی نہ با خاطر صفت گران ہی
پران داری سدان سو ہاری کچوری اُسپر فدائے جان ہی
کہ ہر کے ہاتھ چڑھے ہوئی ہی بنام مشہور زعفران ہی
یہ شہر گردی یہ رہ نوردی وہ تیز رو مثل سالکان ہی
کدو کی تیتلی ن سمائی دل میں کہ اب تجالب یا یک جان ہی
پہنی ہی لباس تن میں جو کسوت سری رمان ہی
نہ کشاکش سے وہ نیکا ہوسے رضا پہ شاکر جو صابران ہی
ملی تب ادوی سے دل کشادہ لنشکل ہمیشہ لوا مان ہی
وہ لیلی اردی نہ مثل مجنون فداز فرق و نعز تان ہی
نجانک سراپا سوی گردون کہ جسطرح شکل نہ ادان ہی
برنگ الماس شاخ سماع چمن میں نفا لون کی جان ہی

کھڑی زرد سے وہ کھڑی ہے اہا چمن کی سیر پری ہے
ہری ہری پہنے بدن مین سیاری ہری ہے گوٹا وہ ہری کناری
جو ایسی چھپا ہوتا رہینہ تو دے نگیوں صورت پودینہ
یہ شکل ڈولی بنا کے ڈالی چڑھا کے لایا جو اسکو آلی
زرد و ورہی ہمیشہ رو بیاہ ور سب ہے سبب یہ سویا
کہین کریلہ کا ہے کاریلہ کہین ہے کندا اور کہین ہے کیلہ
اچار اچار نون کی ریلی چلی ہین لیسے مہرونکی سیلی
گوڑ و گوبردھن مین عام انکھ مین سیکھ سیوک تمام انکے
ہین چھوٹی چھوٹی جو انکی واسی بنا ہین کاسہ مین بہت کاہی
کوئی رنگیلی کوئی چھبیلی کوئی ہے لال اور کوئی ہے پیلی
ٹھٹھی چمن مین ہیجھ رہے چلین چھیلین ملین ایکساتھ ٹھیلین
اچاریون سے نکل نکلکے اچار اچاری کے ساتھ چلکی
گھڑا اٹہارہ سے ہے جل مین جو سے ہے تن ہی ال مین
دل اسکا جل کی طرح جل ہے بہت اُنکا ردیہ چھل ہے
سنا کہ اٹھارہ سنا ترین کہا ہے کبھی کسی کو نہین سنا لیے

وہ گرم اور سرد آزمودہ زود وہ ہو کر ہوا ہے سو وہ
نہارو اور کرین گفتگو ہے کہ بھاجی بہا یج تو نکلو ہے
کہے یہ پلنگین سے نکل کے آئی سب پرور کہو لو جانو
بچھو وہ سے چیون نکل ہو کوئی دن انکو کھایا نہ اسکو سوئے
جو ہی ہی کسے کچھ شادمانی تو اسے وہ جیون سرد پیشانی
بر دال مین سرسید اہی بہت کڑاہی ہے نوبت آ گئی

وہ دلمین جتنی ہری ہری ہے کھڑی گھڑی پل ہر یکا دہیان ہے
ہری کی رنگ مین رنگی ہے ساری ہری ہے کروچ اور ہری نشان ہے
ہر ایک جادر میان سینہ بشکل ہے سبز یہ تر یہ سیدان ہے
زلیخا کالی چھوچ سے تھالی پری کی داسونکی دردہان ہے
جگا اب اُسکا نصیب گویا جو سوئی چیٹی کے درمیان ہے
گورو نہرارا کا ہے وہ چیلہ کہ لکھنو جسکا آستھان ہے
کی تھیلے مین مرچے چٹیلے بھری جدو پے گران ہے
کہون کہانتک مین نام اُنکے کہ داس تیرہ ہے ہا دہان ہے
گویا برکاسی انندر اہی لب چمن جلسہ نیات ہے
کوئی ہے سبز اور کوئی ہے نیلی کوئی خورد اور کوئی کلان ہے
چڑا اوشو ہم سا سبز چیلین وہ ایک از سر گذشتگان ہے
خوشی کو کل سکلے ہلکے ہلکے ہر ایک تن مین گئی وہان ہے
کبھی کا ہے پالو کے وہ لعل مین کبھی بد رنگ بد گیدان ہے
کمائی اسکی غرض سو پھل ہے جو کر دیا وقف نقد جان ہے
وہ پاک سے اور ہے کے کام آئے وہ پاک کے اہل دیگران ہے
بروغن تر شکر فزودہ برنگ تھالو وہ دردہان ہے
جو اسکی وہ گل سے بھو ہے وہ کج زبان ہے کہ الامان ہے
حضور کا کیا ہوا وہ سالوہ بولے ہین ہو گیا وہان ہے
سدان بچارہی تر وہی رونی بھوشت لیچ دیدگان ہے
پہنکے پوشاک پریشانی ہیا سے بزم مین جوان ہے
سب انگ مین چھا گئی سیاہی برنگ محنت کشیدگان ہے

لگی جو چھائی سو ہاری تانی ادہر یہ پھولی نہین سماتی
ثمرہ مین سر پہ کاجی ہے میوہ بدر کی گہرش جی نے جیوہ
وہ پھلی ہر کی جٹا مین آئین وہان ہین مدلو جھولائین
بجل وہ جل سرسری کا پادن سکل ہل اور کل کلکہہ نساون
زگنگ گنگا جلی مین آیا ہزارون شگون مین وہ سمایا
بآب خجلت وہ عرق ہوکر کدار پاتا یہ فرق ہوکر
ہی سرخ کتہہ سفید چونہ بہائین لعل وگہر سے دونہ
کہے سیاری بانکساری کہ کلام اپنا ہی جان سیاری
سمیر سنبل سوگند ہو سائی شتابی ہر دم دم روانی
کہین پر سپر پہ نتل کے ہین جنگل مین نت مشغل
سلونے ترکاریون کے دونے بہاین نتل کے کوئی کوئی
نے کرین جو ر ہاتھ ہر کے کہتر ہوت بچڑ اسی شجر کے
ادہر برستا نون ہوس ہی ادہر تو سری سے بنس لس ہی
سفید یا سبز ما شجرنی جلکی جو مکدانہ دار بیرتی
جی ہین جیونار پہ جیسے لٹے زر و سیم گوہر ڈور
چھلکے سکل سپریان حالی ہین لوریان بتمرہ سے دانی
اٹھائی نتل کی آتی ماری کہین پہ حال ہو کے آرہی
بہت سی تالکی بہت جہگڑے وہان چراسیون نے مکڑے
جٹا جو کچھ ڈیرہ پسند ر تو غل ہی مورو نکی سے ملکے اندر
جدہر مین دیکھون ادہر ہو لوری تسکم مین ہو
کرین نہ پہ ماریگی ترائی کہ اب تو لوری نہا سوائی

ادہر ہوئی سنبل انکی چہاتی فرشتہ بر گشت دیگران ہی
بیان وہ جوگی ہو اکیلا سو سہاگ سکہہ بھوگ بھاگمان ہی
سہی پر آئین تو جگ مین چہائین سکر کی سالکی وستان ہی
سہا لبالب اور بہا سہاون جو پرباشنگر کو سر بدان ہی
تو کام جان سہر نبا نبا یا بجا مہر کام رکھ شتران ہی
ملا بل جل مین عرق ہوکر گلاب جسکا لقب عیان ہی
وہ سبز بختی کا ہی نمونہ جو سر خرو ساز برگ پان ہی
یہ قوم یکرنگ سب ہماری زخیر خواہان خاندان ہی
کہ یہ ہی اخواہ جاو وافی بزمرہ باد کش کشان ہی
پراج جیون کا جسم کاہل سج مین ہدلی ماسبان ہی
کہ ایسے جلسے تو نت ہین ہوتے ہین بہت دلبہر بیان ہی
کبہہ یون ہی زور سے ٹوٹ کے یہ سن دیکھین کام جان ہی
ادہر لبون پر لس ورس ہی ادہر زبان تر سان سنان ہی
وہ ہلی ابہی صرہ اشرفی ندار بان ہر زبان زبان ہی
یہ دیکھی اونشو سلاج ستر بر لوان یہ چہایا ہر الوان ہی
جو ہی وہ بے چوبے اور جہانی ترین وہ لوری ہو کا لوران ہی
ہی عمر شفو بڑی بہت سو ہاری غرض بغرض نگان نگان ہی
تو مار لون گہر اٹھے جھگڑے تیا انکو کا سر پہ مکان ہی
کہان سلیمان کدہر سکندر یہ وسطرف لشکر گران ہی
بہت ودوش ور سر ہی لوری کہون کہا نہ کہان کہان ہی
سانو گرہ سے چہائی ردہ شوگن رہی کینان ہی

محرر اسکا عدد نہ جانے خزانچی گھر بھرے صرانے
لکھوں سدا ان کرسک وعمر جنوری نامہ ستبر
روان ہی ڈاک اسکی رستے رستے پھرے پٹی ایدونکے لیسے
نہ کوئی رستا ہی نہ کوئی راندہ ہی چوری حراس سے ہین یا زدہی
روان ہی پوری دون نے توری پرولاسر یلان ہی توری
ہی مہر و مہر پر مثال پوری ملب رکھی دو ہلال پوری
جو ہینگی پوری مقام پوری تو ہر پڑی ہی ہیچ عام پوری
دجون کو جن با پنجت جو ابا سدا ان ہی ہی کے وا آج دایا
وہ مخزن جود و کان ہمت ہی جسم ہمت و جان ہمت
یہ ہمت خاص کا اثر ہی جو ہر شجر سبز و بار ونہی
رہیگا دانشوری کا دفتر و دفتر سروری کا ہی سر
ہی آخر ہیچ بے مثالی تو گوہر درج خوش خصالی
ہی دلکش اور دل پذیر صورت جبین ہی ماہ منیر صورت
جو ملک خوبی کا میر ہی وہ تو رسا روشن ضمیر ہی وہ
قمر فدا ہی رخ حسین پر ہلال صدقے جبین کی جبین پہ
بگرد عارض برنگ جون گل نہین وہ ہی مشکفام کاکل
عقیق غیرت سے سینہ شق ہی تو رنگ لعل تن بھی فق ہی
شفق ہی تابندہ ہینگے اختر کہ درج مرجان ہین لولوتر
کرون سخا مین جو خامہ رانی خجل ہو نیسان کا دل ہو پانی
مہر و قہر آشکار ہی وہ جواب ہی وہ تو مار ہی وہ
کیے ہین کار اُسنے جو نمایان ہون کسی سے وہ کار شایان

اودھ پوری ہین شخانی تھانی سوگند خدنگی کی سپان ہی
سہونگی پوری کی جنم نمبر زبان ناظر کا یہ بیان ہی
ملنگی ہین کر تین ہین کیسے اباب وہ کی سمند توان ہی
سوار کیے وہ سوار کا تدھلے دہ نولی کو جیسو شان ہی
زمین سے تا آسمان ہی پوری بان چھپر آگے لا امکان ہی
ملک فدا ہے جمال پوری نثار یا پڑ ہی آسمان ہی
براجے کھٹ گھٹ ہین قلم پوری غرض کہ پوری کہ جہان ہی
دشو وسا ہی جبین اُسکا چھایا سکرت جو دہ چھون ہیبان ہی
جہان ہین ہی وہ جہان ہمت مراد بخش جہانبان ہی
صدف سمندر ہین پر گہر ہی کہ سیم و زر خشیر گنج و کان ہی
سہر ریاست کا ہی وہ افسر تن فراست وفن کا جان ہی
صفات والا ہی ذات عالی فزون فلک سخنوران ہی
جو موی مژگان ہین تیر صورت تو ابروئے گوی کمان ہی
بوقت تدبیر بیر ہی وہ مثال بخت جوان جوان ہی
وہ قشقہ صندلی جبین پہ قمر سے زہرہ گویا قران ہی
وہ نوگل تر وہ شاخ سنبل وہ شعلہ نور وہ دخان ہی
سپہر خوبی پہ وہ شفق ہی کہ لعل خندان پہ رنگ پان ہی
کہ سلک دندان ہی درج پرو ہیان لعل لب دہان ہی
ہی اُسکی یکنامہ درفشانی یہ پیہر جیسے ہین درفشان ہی
بباغ دوران بہار ہی وہ وہ باغبو نکے لیے خزان ہی
نہین صفت کا ہی اُسکے پایان وہ بیشتر از حد بیان ہی

١٢

جہان پہ ویرانہ تھا جنگل وہان پر اُنسے کھلا دیے گل
خراب ویران بسا دے گل سر سحاب بندھا دے پل
سڑک نکالی ہر جس زمین پر زمین ہوئی وہ فلک کے ہمسر
سڑک پہ ہین گرم گشت مردم فلک پہ جسطرح ماہ و انجم
جہان تکے رستے تھے پر کدورت صفا ہوئے آئینہ کی صورت
جو کرتے تھے ظلم و شر کی بانی مسافرون پر ستم رسانی
جو کرتے تھے تاجرونکو غارت رہے نہ وہ مایہ شرارت
زبانِ تیغ آفتاب نصفت جفا و ظلم و ستم کی ظلمت
وہ گرگ خونخوار خصم جانی بہر و رزی و مہربانی
ز ابر لطف و کرم ہزاران نہال جو ہیں امیدواران
وہ جب کہ کرسی پہ جلوہ گر ہو دماغ کرسی کا عرش پر ہو
جو رتھ مین زینت دہ ہو دلاور محل مین جسطرح شاہ خاور
جو بہر گلگشت سیر صحرا پشت مرکب ہو جلوہ فرما
بروز ہیجا جو وہ دلاور ہو فوج اعدا پہ حملہ آور
بروز روشن جہان کچہری مین مثل خورشید ہو مجلس
جو ہو تو ہو آپکی روبکاری ہو تو سمن ہو اُسپہ جاری
سریع چپراس لوگ پہنچے یہان پس و پیش یا مین دہنے
چہار سو بر در عدالت ہجوم وکلا و وکالت
نہ ہونگے سر پر جو سر سری ہین کرینگے تجویز نمبری ہین
ہر ایک محکمہ مین ہو سکے سائر جو دلیل جہین کر سکینگے دائر
خلاف یان اہل کار ہونگے تو دل سے بیھر [illegible] سوار ہونگے

کہین ہے لالہ کہین ہے سنبل کہین شگفتہ ارغوان ہے
بیہل بہر پل بچے تا مل روان ہر ایک طرف کاروان ہے
نہ فلک صفحہ زمین پر خط سڑک شکل کہکشان ہے
ہے دیکھکر عقل قدسیان ہمیشہ کہ چکر مین آسمان ہے
وہ مثل شفاف رنگ صورت ہر ایک ہر و کو خضر شان ہے
رہے نہ باقی بدار فانی ہر ایک رہرو کو اب امان ہے
بلا خطر از پی تجارت ہر ایک تجار اب روان ہے
مثال شپر ز فرط ہیبت درون غار عدم نہان ہے
یہ شب ہے مصروف پاسبانی بروز وہ میش کا شبان ہے
بہ رنگ گلشن ز ابر باران ہمیشہ سرسبز ہر زبان ہے
وہ نور نزہت وہ نظیر ہو کے جو روشنی بخش لامکان ہے
یہی ہو اہل نظر کو باور کہ تور مین مہر آسمان ہے
برے صحرا جو موج دریا روان سمند رسا عنان ہے
عدو کا خنجر بزیر خنجر سر اور سینہ نہ سنان ہے
یہ حکم دیوے وہ مدعا رس کہ لاؤ وہ مدعی کہان ہے
پھر اور نمبر کی آئی باری جو درج فہرست درمیان ہے
تجوم سے زیب پائے پرنے کہ وہ ہجوم ملازمان ہے
کرین مؤکل کی وکالت کہ جیت لینگے جو تن مین جان ہے
یہ ڈگری لینگے کمشنری مین حق اور محنت یہ رائگان ہے
بنا ئینگے سیکڑون نظایر ایکٹ کی ہر دفعہ بر زبان ہے
خبر نہ ہیبہ برقی بار ہونگی کہ کون کس سمت کو روان ہے

فرنگی جب آن پل کی کل لو کلکته پهونچنگے بیک پل
جو مهربان هون شفا اب هم په تو لوٹے کرپاسے فخر جم بہ
لب سمندر مکان بنائین هم مشقت مین غوطے کهائین
حضور ملکه جهان یه کهکر قدم نه رنگ حنا ملین سر
غرض بنائین یه بات بگری لکها مین خاطر پسند ڈگری
میان یه بسته زبان کشاده گواه دانا مین الستاده
کسی کے گنگا جلی سر کف کسی کے کف پر مجید مصحف
یه جهوٹی هرگز نهین حلف هی که جهوٹ سے منهه پراز کلف هی
وه گرهی دنیا پرست بیدین دیا که دیندار اور حق بین
وه راه ذلت کا رهنما هی لو اوج عزت کا وه هما هی
جسے هی پر وعده شهادت قرض ثنائی قدیم عادت
بهرے هون کر سرسری کے جلسے اٹھائین لے کے جاوه کلسے
جو ایسے شاهد وهان په جائین عوض قسم کے وه بند کهائین
کرے سمجهه کر وه کل مدارج وجوه نارست خفگی هاسج
کسی کے هو حق مین ڈگری جاری کسی کی یاس سے آئی خواری
بلا رعایت بلا حمایت بحسب قانون ره هم هدایت
اسے هی بس حق رسی کی غایت جو برائے لکهے بلا حمایت
جو پیش هو کار خود اری کرے هو مرتع پٹیکاری
یه خاکپائے سخن طرازان هی بخت فرخ پر اپنے نازان
رکهین سدا شیوا اسے سلامت ز لطف خود تا دم قیامت
جو هون هوا خواه اسکے جانی هین دعا عمر جاودانی

یه هو گئے عقدے وهین په سب حل جهان کی لاٹهه سر شان هی
هم اپنے پوسے رکهین قدم په که رسم و آئین عاجزان هی
جو گوهر مدعا نه پائین جهاز لندن کو پهر روان هی
اپیل هو سند رنج رجسٹر کرده اخل اب قطعه ضمان هی
مٹائین داغ دلی و جگر هی جو مهربان مالک جهان هی
هر ایک فریقین سے زیاده معامله فهم نکته دان هی
یه گوش زد هو صدا دهر صف که حق هو دانا یه حق بیان هی
جو مهر گردن هوا ز سلف هی که مالک شی فلان هی
جو اسپه لفربین تو اسپه تحسین یه بر زبان جهانیان هی
وه دشمن مار هی اور شا هی نه نیکی تا ابلیس این و آن هی
چو خار کردم ده بد ولات و سینه شکوان ستان هی
اگرچه واقف هین اس مثل سے که شره بد بدان هی
جو حرف ناحق زبان په لائین تو پهر نه کردن غل گران هی
جو دعوی بے ثبوت خارج که جمله ذی حق کا حق رسان هی
ڈگری هو جو کچهه رضا سے پارٹی وان جنمین بے کچهه جهان هی
بیاں بشارت بیک کنایت سوال قمر کے درمیان هی
پسند دیوان هو تا ولایت یه آزموده هی امتحان هی
جو سبب هی بیز رشمار هی تو جیون عطار و سوال خوان هی
جو بان وه سر خیل سرفرازان بحکم حکام حکمران هی
جهان مین باعز و باکرامت که جب تلک یه بنا جهان هی
یه شادمانی یه کامرانی فلک په جب تک قمر روان هی

حسود بد ہین کہ شکستہ ذلیل و رسوا و خراب خستہ — بریدہ ہین دو دست بستہ میان زندان جو عاصیان ہی
چو چشم عاشق یہ اشکباری چو زلف دلبر یہ سوگواری — برنگ زیبق بہ بیقراری چو نے پر از نالہ و فغان ہی
ہمیشہ اعدا ملول محزون خوشی احبا کو روز افزون — دل انکا رنگ حنا پر از خون رخ انکا رنگین چو ارغوان ہی
خلاف این چرخ نا ملائم و سادہ سروری یہ دائم — یہ شادمانی رہے وہ قائم دعائے شنکر یہ بر زبان ہی

یہ شنکر داس سیہ بر کو
برن کیو نوبت رائے کو جس
سر پت کی سبھا مین سدان چھن چھن
چھایا ہو جے پرتیس وہ بل
جیت گیت بھون کیو جنے رجیت
وا پار رہے اُسپہ سدان ہر کی
ساگر مین جو چھپے کے سبین کرین
ہم اور کرپا کے دی کو ر کرین
ہر ہا کھنڈ مین جن کے ترسول رہے
سبھے گا وے سین بہنت بھاکھا

جو کستکر ہی شیو شنکر کو
جس جس کے سمیت ملین ہی جس
جس جسکا بکھان رہے نسدن
جس جسکو سرا ہے پتال مین بل
سلنت وہ رہے جگ مین پربت
پھر سنے یہ بنتی ہی شنکر کی
واسون یہ کرپا دن رین کرین
من مندر مدھ سدان بھرین
شنکر یہ سدان انکول رہے
پھر پھر دین اُن کے ابلاکھا

سری گنیش آئینہ

استت سری چیت گپت جی

۱ سری سرستی خزینہ تقریر کھول دین
باتون مین قند و شربت دینار گھول دین
مہران لب پہ نقد فصاحت کو تول دین
پڑھ سب پر کھ کے دیکھ کے مُکھ سے بول دین
ستگت بچون کا ہمارے ہری بالکا

۲ جاری رہی حکم خاص سے فکر و دہن
پیدا سخن سے فشان جمع لوکہن
ہو دفتر دہن سے عیان گلدستۂ سخن
جمع لو وکہن کا دو پرچہ یہ چلتے بن
یک سال حال دوسرا پارینہ سال کا

۳ اجرت اجیر جلد آپ اور روانہ ہو
تب ہر سبیل ڈاک یہان سے روانہ ہو
ترتیب جب تحفت روز و شبانہ ہو
داخل وہ نزد منتظم چھاپا خانہ ہو
چھاپہ جدا جدا ہو گذشتہ و حال کا

۴ قانون گو متین متانت شگفتہ دل
ترتیب ہون سخن کے سب اشغال منفصل
بیٹھے ہر پیشکار بلاغت سے متصل
قطعات اسکے آئین نہ ہو جائین منتقل
ہر فرد پر خیال رہے انتقال کا

۵ مضمون کے ٹھیکہ دار بہر کو درستہ ہون
چپراسیان جالکی چستی و درستہ ہون
پٹواری فہم و فکر بہم دست بستہ ہون
مطلب کے اہل کار مو و پیوستہ ہون
ناظر نظر ہو حاضر و خازن خیال کا

۶ طرفہ مقدمہ ہی شی روبکاری ہی
قانون یہ جدید پکٹ کا جاری ہی
ہان کون سرکار کا یہ حکم اشتہاری ہی
سمن سے پہلے مضمون یہ وارنٹ جاری ہی

کیون تنگ قافیہ نہ ہو اُس خستہ حال کا

ہر ایک دفعہ ضمن مین ہر فصل و باب ہین
معنی رہی جو سہو و خطا کے نقاب مین
ہو کے رپوٹ لاٹ گورنر جناب مین
ڈبوا دو جلد اُسکو ابھی کالے آب مین

ہوگا یہ حکم اُس شہ دریا نوال کا

اُس بحث باہمی مین وکیل عقلمند ہین
سب کام سر سری کے سب اسوقت بند ہین
سُنکر حضور حاکم ہمت بلند ہین
ہاتھون مین بہر نذر سب لیے سند چند ہین

اعمال نامہ اپنے ہی کچھ قیل و قال کا

تحصیلدار عقل جو عالی مزاج ہی
جو دوست کے محکمہ مین مجلس وہ آج ہی
اور منشی قلم گرم اندراج ہی
دا مثل مرحمت مہراج ادھراج ہی

نمبر ہی اول اُس مثل بے مثال کا

فہرست کے سوا جو قطعہ اسمین بارہ ہین
برج سپہر قمر و شرف کے ستارہ ہین
جو شاہدان صرف ورقم بے شمارہ ہین
ابرو سے مدتے کر رہے ہر دم اشارہ ہین

شنکر ہو دھیان اب سری ست گوردیال کا

کیا خامہ و دوات کو اب شادمانی ہی
منشی کا ہی وہ راجہ تری کی وہ رانی ہی
کھاتا ہوا ہمیشہ وہ ہفت آسمانی ہی
پیتی وہ ہفت چشمہ جنت کا پانی ہی

مہراج ہی کی ہی کرم اولاد و آل کا

تعلیم اُس حساب مین علیحدہ یون ہو قد
عنوان پر حساب کے جیون بھر بدن کی مد
مہراج چیت گپت جو ہین کایتھون کے جد
دیوان خاص دفتر شاہنشہ احد

ابجد حساب جنکے ہی فخر و کمال کا

جو سر پہ چار دسن ہین تو پانسے ہین تین کال
چوراسی گھر سے آگے بڑھے گوٹ یہ محال
چیت گپت جگ چرن پہ جو شنکر جھکا ین بھال
پو بارہ پھر تو اُنکے ہین گوٹین بھی انکی لال

لکھون حساب فخر مین اب بارہ[۱۲] لال کا

اس خمسہ نمبر ۱۳ مین چار[۴] دو ساکو چوسرا اور تین کال یعنی بھوت وبھوکہہ وبرتمان کو پانسہ مقرر کیا اور چوسر مین چھیانوے[۹۶] خانہ گھوم کرستانوے[۹۷] خانہ مین نردشرنج ہوتی ہے اور بیو چوراسی سے زیادہ مجال پھرنے کی نہین نکلتا ہے پس موکچھ کی نرد تب لال ہوگی جب پو بارہ[۱۲] اور ہون سو بارہ[۱۲] اُنکے پوتر ہین اور پوچرن کمل سری چت گپت مہاراج کے ہین جب اُنکے چرنار بند پر دھیان کیا جاوے تب موکچھ کی نرد لال ہو فقط

چت گپت سے ہین برن کی تو سو بھاسوائی ہے	بارہ سے چوگنی چتر ان سے نے پائی ہے
جیون برکھ اُنکے کل مین پرگٹ سدھیائی ہے	ہان بارہ بھائیون کی یہ اگنت بڑائی ہے

سنکر حساب اور ہو فضل و کمال کا

سری برمھاجی کے چار مکھ ہین سری چت گپت کا ایک مکھ اُت پت ہونے سے سوبھا سوائی ہوتی یعنے چار سوائی پانچ دوم بارہ[۱۲] پوتر سری چت گپت کے ہونے سے سری برمھاجی کی سوبھا چوگنی ہوئی یعنی چار مکھ برمھا اور بارہ مکھ چت گپت کے پوتر جابہ سولہ[۱۶] ہوئے یعنی چار چوک سولہ سوم کل جگ مین بارہ برس پرمان ہو تب کا واسطے سدھتائی کے یہ بارہ پوترا یسے پرگٹ ہین جیسے سدھتائی بہ وجہ اُنکے بزرگی کی بیشیا رہی فقط

بارہ کی بار رہی مین جو صرف سہ بارہ ہو	مجموعہ سے حساب عجیب آشکارہ ہو
ہر اور ہر کا جملہ عدد وسا نظارہ ہو	ہم ہین خوشی سے دونے یہ بیدھ کا اشارہ ہو

کامل ہے یہ حساب سنئے بول چال کا

بارہ کو بارہ مین ضرب دینے سے ایک سو چوالیس حاصل ہوتا ہے اور ایک سو چوالیس کو تین مین ضرب دینے سے چارسو بتیس[۴۳۲] ہوتے ہین اور یہ عدد بارہ[۱۲] مراد بارہ لیسران سری چت گپت سے ہے اور ہر کے عدد دو سو پانچ[۲۰۵] ہین دو ہر کے یعنی لشن اور مہیس کے چارسو دس[۴۱۰] ہوسے اور بیدھ کے عدد گیارہ ہین خوشی سے دو چند ہوسے تو بائیس[۲۲] ہوسے مجموعہ اسکا چارسو بتیس[۴۳۲] مساوی ضرب اول اولاد سری چت گپت کی ہے۔

تصنیف سے تو دھرم کے چھپینگے شاستر	تصنیف کی جو لیجیے تثلیث پر نظر
پورن پوران کرم پرگٹ ہون سربسر	تصنیف سے نظر مین ہو یک نور جلوہ گر

اوتار بیس وچار مبارک جمال کا

بارہ کا نصف چھ مساوی ہر چھ شاستروں کے اور نصف ثانی کو تین سے ضرب دی دہ مساوی ہر اٹھارہ پوران اور بارہ کو نصف کیا تو مساوی ہر چوبیس اوتار کے۔

وہ لگن اور تم اور مہورت سوھائی ہر
تتھ جوگ اور نچھتر سب آنند دائی ہر
دن ہر سدن گھڑی بھی وشبھ منگل بھائی ہر
جب اُنکے جنم کی بجے گھر گھر بدھائی ہر

پورن ہوا ہر کام اکاس اور پتال کا

آباد بار ہونگی یہ بارہ دری رہے
بارہ مہینے بار دسے جگ جاگ بھری رہے
سات اور نو میں دس میں بھی نام آوری رہے
پھلواری بار ہونگی چھیورنت ہری رہے

دس خانہ میں اودت رہے آدت جلال کا

مہاراج جی کی ہو جو تو ارش شریک حال
روز حساب کا ہمیں شنکر کو کچھ ملال
اشفاق جدیدیت اطہال پہ ہو دال
فرمائینگے حساب عمل دیکھ اور نہال

ہفتہ یہ ہفتہ ماہ بہ ماہ سال سال کا

۲۰ شنکر تیرا حساب تو دیوان پسند ہر
جانچا ہوا صحیح کا ہر بند بند ہر
اسمین نہیں مدرکا سر مو گزند ہر
بل بھی ہر فی المثل تو عبث فکر بند ہر

ہر کام ہم سے جانچ کا اور دیکھ بھال کا

۲۱ ہم آج جب حضور میں مجرے کو جائینگے
پابوس سے تجھے بھی مشرف کرائینگے
سب جزو کل پہ حاکم کل کو دکھائینگے
پروانہ نیکنامی کا تجھ کو دلائینگے

تیرا مستفید اور تیرے کل عیال کا

۲۲ شنکر کا التماس یہ ہوگا جواب میں
مصلح میں آپ فرق ہو کیونکر حساب میں
بدعہدی مجھ سے جو ہوئی عہد شباب میں
ہر مشکل تو دفتر تعالی جناب میں

عنوان یہ ہر شکل بلا الفصال کا

سرکار مدعی ہے جو دولت مدار ہے
دعویٰ تصرف زر اقساط چار ہے
اور مدعی علیہ یہ عصیان شعار ہے
ثمن طلب کا منسلک روبکار ہے
جو دستخطی ہے دست عقیدت خصال کا

ہے مثل بے مثال میں اقبال دعویٰ ضخم
میں لائق لحاظ عدالت وہ یک قلم
عذرات خاکسار ہیں اظہار ہیں رقم
امید یہ قوی ہے کہ ہوں کامیاب ہم
حاکم کو کیا ہے غور ہے غربا کے حال کا

اعضائے تن جو دست و پا گوش و دیدہ ہیں
رخ انکے مجھ سے صورت ابرو کشیدہ ہیں
طرفین کے گواہ یہ سب چیدہ چیدہ ہیں
زلف دوتا کی شکل سیہ دل خمیدہ ہیں
تن تن میں بال بال ہے میرے وبال کا

مختار جو عقیل و بہت باشعور ہے
سرزد ہوا غرض کہ یہ مجھ سے قصور ہے
مجبور جان شکل سے میرے نفور ہے
مختار نامہ سادہ بنام حضور ہے
اسٹام تھی مجھی نہیں قیمت کمال کا

ایک عرض اور ہے جو مجیب و قبول ہو
مجمل یہ التماس مبدل بہ طول ہو
تصدیع سے نہ خاطر نازک ملول ہو
شفقت سے آپ کے مجھے ڈگری حصول ہو
بگڑی ہے بات دھیان نہ بھولے سنبھال کا

حاجی نے دیہ جسم میں جب جگہ داری کی
تحصیل سخت تن کی رعایا پہ جاری کی
بالاشتراک طمع وہاں سیر بکاری کی
کچھ بات جب کسی نے بصد انکساری کی
تب صرف یہ جواب تھا اس کے سوال کا

فرط طمع سے دل نہ رہا اختیار پر
سختی ہوس کی پہونچی ہر ایک کھیت مار پر
مطلق نہ دھیان پٹہ کے قول و قرار پر
سودا چڑھا او چاپ کے سر کاشتکار پر
چپراسی جیسے رام نگر کے محال کا

ہر دے مین اُنکے کھیت سے پل چل پڑ گئی
سب سکھ کی سکھ بسیر رعیت اُجڑ گئی
چنتا چرن مین چت کے ٹھوٹھی سے گڑ گئی
جو ساکھ کی تھی ر اس گلی گل کے سڑ گئی
ادہکار تھا اچنتی کی برکھا اکال کا

ہا تون پہ نفس دون کی رفتو نکا دل گیا
فصل خریف ہی مین غرض گل پہ کھل گیا
ٹھواری فہم لیتہ د دوست اُس سے مل گیا
شہوت کا فرق امین ہر یک گھر مین پل گیا
تعلیقہ جا کے کر لیا مال و منال کا

لذت کا اُسکے تھا چپراسی رکیب مین
نا آزمودہ تھا جو فراز و نشیب مین
نیلام شد وہ لقد ہوا اُسکے جیب مین
زال زنا کی آہی گیا وہ فریب مین
وہ نقد صرف عقد تھا اُس پیر زال کا

تھی جبر و جور ہی کی رعایت اسامی پر
کٹوا لیا ہی ظلم سے ہر کھیت خامی پر
ہر گز نظر نہ کی سند لا کلامی پر
بٹوا لیا ہی پر اُسس فقط باقی دامی پر
غلہ ہی تھا معاوضہ بھوس اور پیال کا

حصہ نصیب ہی نہ ہوا کاشتکار کو
جاگیر کا تو نام نہیں تھا شمار کو
بسیر پہ جو کی کروہی نہ دہی چوکیدار کو
سیلی کی جیلے پڑ گیا دھنیا چمار کو
چہرسہ لطیف گور گوزن و غزال کا

دہی پند مجھکو پنج رعیت جو آئے ہوش
اور جوش کھا مقدم دل بھی ہوا خموش
سمجھا پائین نے پرنہ کیا ایک حرف گوش
مال اور سوائے کر دیا سب صرف نای نوش
پیوستہ سال و سال گذشتہ و حال کا

ناصح نے جب کہا اجی یہ سے ہنسے کیا کیا
صاحب کا ڈر ذری نہین اونا بچہ رہا
سولہ مین پاو آنہ نہ سرکار مین دیا
اُس کو لگا تمد سے اسطرح تاک لیا
جیون درد و شوخ چشم نما کوتوال کا

بھرمی تو سب وصول ہی جو ہشت ماہی ہی
حبہ مگر نہ داخل سرکار شاہی ہی
بیباق فرد فرد جمیع سند پا ہی ہی
یک نقد جلد اب بکف عذر خواہی ہی
ناقص و قلب جیسے دل اس بدسگال کا

مذکوریون نے نان جوین بھی نہ کھائی ہی
روپوشی کی ہی نمبری دستک دبائی ہی
چپراسیون نے روز مین کب جھنجھی پائی ہی
دینی تو چار و قسط کی جمع ادا کی ہی
ہی نام چاہیے زر جرمانہ بین کے لال کا

عملہ قدیم جو کہ زر قسط پا ہی ہی
باقی ہر ایک کی طلب بخشش دوماہی ہی
بلوہ سے ان کی سخت خبر آئی تباہی ہی
سنتا ہون اب ہر ایک سے تحصیل راہی ہی
منظور مجھ پہ ہی انھین دینا سوال کا

دفتر مین جب سوال کو دیکھین بھالینگے
میری بلا کی طرح سے سایل کو ٹالین گے
منشی جی روبکاری ہماری سنبھالینگے
قانون کوئی وہ تو مقرر نکالین گے
میرا سفید مطلب بہ حال و مآل کا

شہوت طمع ہوس غضب و تمکین غرور
بالی مبانی فسق فجور و فریب و زور
ناتال و بدمعاش یہ سب مال مفت خور
ہین باعث قصور یہ مجرم و بے قصور
ہی کوئی ڈھب نہ سستہ و چپ گوشمال کا

مصرف یہ در اصل ہینگے یہ سرکاری مال کے
چٹی پتا ور اور تین و بجوس کے پیال کے
ماضی کے اور حال کے پیوستہ سال کے
پچھلی سے گیارہ جلد رقومات ٹال کے
حاصل یہ نوش کر گئے کل باغ و تال کا

زر جمع خرچ ان کے ہین سب آنہ آنہ ہی
پر جوٹ بھی اڑائی ان خانہ خانہ ہی
غلہ انھین کے صرف شکم دانہ دانہ ہی
ان کی رپوٹ لکھی ہوئی تھانہ تھانہ ہی
صاحب بھی جانے حال ہر یک بدمآل کا

پٹہ قبولیت مین میرا فرضی نام تھا — کل کاروبار اپنے محول تمام تھا
لونڈی رعیت انکی مقدم غلام تھا — پٹواری پڑھنا پٹے قبولیت مدام تھا
معلوم جس کو رنج نہ تھا جو جوال کا

وارنٹ لے کے گر چپراسی روانہ ہو — انکا معین عملہ کل تھانہ تھانہ ہو
مسموع ہرگز انکا نہ عذر و بہانہ ہو — اس راہ پر طلب ہون وہ رہزن توانہ ہو
آئین تو کیست پوچھے مزاج انکے حال کا

تشویش مجھکو صبح مسا روز و شب یہ ہی — جاسے تجیز اور محصل عجب یہ ہی
کسطرح کی عدالت سرکار رب یہ ہی — الٹی مسل کسی نے کیا کان کب یہ ہی
گیہون بچھی پسی ہو فقط گھن کا باٹل کا

ماباکی کرتب یہ تو نہ کچھ سچھے جاتے ہین — ہم دور ہی سے بس چرن پر جھکاتے ہین
پر جسکے آپ ایسے مزلی کہاتے ہین — انکی بھی ہرگز نت وہ یہ ہی کہاتے ہین
آسیب انکو ہو سچھے نہ ہرگز ملال کا

تحصیلدار راے جو سچے بہ سرسی — ٹالا انھون نے ماہ نومبر سے تا مئی
جب قسط جون ضلع کی بیباقی ہوگئی — چالان ہوکے آیا ہون خدمت مین آپکی
آگا رہو گرد کلفت و رنج و ملال کا

جز نقد جان نہ زر و درم کچھ گرہ بیت ہی — یوسف سا وہ عزیز بھی زندان چین ہی
یا کاروان کلفت و جرم و گنہ بیت ہی — کوئی شریک رنج نہ اپنی نگہ مین ہی
ضامن جو چند روز کو ہو آسکہ حال کا

تدبیر شاہ جی کی بھی نا مسیابی ہی — ہی آشنا کوئی نہ کوئی یار جانی ہی
حامی بیک آپ روپیہ کی سند کا بانی ہی — ذات آپ کی نجات وہ جاودانی ہی
بوسہ صفات یہ ہین یار اصقال کا

فرزند یاب کے آپ سا عمر دراز ہین
قوت ہو بازوان قوی ہین نواز ہین
سی سرستی ہین مود ہین برھما ہین ناز ہین
نت نو خوشی کا راگ ہو تارو کی سار ہین
ڈمرو کرے خوشی سے غلو چندر بھال کا

سب ایک ایک بدھ سے رحمت نگار یک ہے
چارو برن جگت مین یہان عقل دنگ ہے
وہ انگ ہی نرکھ جسے لخت رنگ ہے
مو تنج تت بھاکھ رہے سب سنگ ہے
ہان ذکر تنج مکھ سے سنا اس مقال کا

طومار سا تمام یہ اظہار ہوے گا
مفسد ہر ایک قید و بہت خوار ہوےگا
وارنٹ ادھر لکھا ہوا طیار ہویگا
سنکر کے حق مین امر یہ صدار ہویگا
ترکال جو اسٹ ہے جتھا ایک بھال کا

ماتحت فتح پور کے تحصیل کا ہے تو
باقی تجھے معاف ہے تقصیر ہے عفو
حامی ہے تیرا نوبت راے مجسٹہ خو
مژدہ یہ ہے اور بھی سن حسب آرزو
اور شکر کر عنایت رب جلال کا

اظہار تیر اصل مین جس آن ضم ہوا
وہ دیہ کل معاف تجھے یک قلم ہوا
اس حاکم رحیم کا تجھ پر کرم ہوا
نقشہ یہ دیکھ کیا ہی شکستہ رقم ہوا
برہما کا اور لچھن کا اور چندر بھال کا

فرمان یہ عطیہ سرکار شاہی ہے
اسکا سواد چشم ملک کی سیاہی ہے
زیر نگین جس کے زمین تا بماہی ہے
اسکا بیاض فخر بیاض صباحی ہے
بیچون وبے چرا ہے یہ مضمون مثال کا

تشویش تھی عبث تجھے سوداے خام تھا
یہ خاص کام تیرا بھی اپنا ہی کام تھا
مختار نامہ عام ترا اپنے نام تھا
یک دفعہ کے جواب مین جھگڑا تمام تھا
اور فیصلہ تھا قصہ لا انفصال کا

جسنے اس عالی محکمہ کی خاک چھانی ہی
بان جاسے چت گپت کی مندرکا بانی ہی
فکر اہل اُس کو نہ تجویز ثانی ہی
جسپر نہیں پرسشن ورچک بھوانی ہی
اگر جاو گور نام ہی جس رچپال کا

مہربانی مات گنگ مین جب تک جل رہے
شنکر کو سر ہر ان وہ پریہ جیون کمل رہے
اشنان جل کے بان سے کا ہا بل رہے
بھاگ سکے ہند وت مین سدان سر کے بل رہے
جو ستر اُس کا ہو وہ کلیو اہو کال کا

آنند مین سدان وہ رہے بھاگ کا بلی
سچت ہو گھر لٹا کرے سپنت گلی گلی
رت راج سی سو پل منور کھ رہے پھلی
کر پا سے اُنکے اُسکی رہے نت بلا ٹلی
مالا گلے مین جنکے ہی بجنتی مال کا

کیا نام تو ہی جسکی ہی ذات وصفات تو
پھر تین پانچ چار کہین یہ بھی بات تو
آٹھ ایک سات دو ہی ہین اوصاف ذات تو
اور چار پانچ تین چھ کو بھی ہی کہات تو
دو سات کو ہی دھیان تو ہی کے کمال کا

تو ہی کی ایک آٹھ کو بھی دھن سمائی ہی
سو بھا یہ تو نے نوبت را سے پائی ہی
نو سے مین صفر ساٹھ نو سے کی اکائی ہی
سو اب دسو دسا مین لودھور اکی چھائی ہی
پاتال تک ہی روپ بنا جسکے تال کا

شنکر زبان کو روک تو ختم بیان ہو
مکرند مُن کا چرن کمل مین استھان ہو
مہراج مادھو رام کے چرنون کا دھیان ہو
جو رس انوپ اوسمین بھرا ہی سو پان ہو
عطش ہو نہ فتح پور کے آب زلال کا

تاریخ تعمیر مندر سری چت گپت جی واقع لودھو رام ولد شنکر دل گنگا پرشاد ساکن قصبہ فتحپور

شدہ تو مندر چت گپت تعمیر
ز حرف اول اسم آن نکو نام
ز تاریخ کشش در سلک تحریر
عدد سہ گیر دکن تاریخ ارقام

نخستین ضرب کن اورا بدانش   بدو بار دوم من بعد درسش
بنا ے سال آن فرخندہ منزل   شد از اعداد حاصل ضرب حاصل ۱۹۶۹

الیضا

زنوبت راے دُر درج اقبال   کہ چون ابراست دُر فشانی او
چو ماہ آسمان نوریاست   عیان از جبہۂ نورانی او
نماید اکتساب نور دایم   ہلال چرخ از پیشانی او
رضای حق بود ہر کارو بارش   زہی حق بینی وحق دانی او
دبیر چرخ از جانش پذیرا   میسر گر شود دیوانی او
سلیمان را شمارد یک پر مور   کہ شد مہناز از جہانی او
جو شنکر بر لب اہل زمانہ   بود ذکر ستایش خوانی او
نبا شد سندر نود ر لودھورا   نبا شد در دو عالم ثانی او
ملک بر آسمان غلمان بفردوس   تمنا کش پی دربانی او
چو تاریخش بجستم گفت ہاتف   شدم قربان لب جنبانی او
ز روئ خورشد لی باروی خندان   بخوان سالش زنام بانی او
بگو شنکر شب و روز از دل وجان   دعاے صحت جسمانی او
شگفتہ در گلستان جہان باد   برنگ گل محب جانی او
حسود او سواد الوجہ دارین   چنین فرمان زنا قربانی او ۱۹۲۳

تاریخ یعنی سمبت مولفۂ لالہ شنکر لال ساکن قصبۂ فتح پور

ہردی مین رکھو اپنے رام چرن ✤ کیو لالہ لعل جی سادہ سخن ۱۹۲۳ ✤ من لای کے اردو مین برنن ✤ پستک کالیت دھرم درپن دو مین ۱۷۱۰ اوکھرن دیشٹ ✤ پن ہوے بلوکت چت چٹ ✤ شبھ کرم کا روپ پرگٹ پہل چلین دو مرکے جگل لوچن شنکر کی یہ بینتی ہا شنکر ہا تو نام پستک اردو دیگر ✤ من سندھ کو جو تو نے تہر کر ✤ سمبت کا لیا ہو نکال رتن ✤

تاریخ یعنی سمبت مؤلفہ منشی نوبت راے صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشن یافتہ

پستک کالیست دھرم درپن	بنکر ہوے چت گپت ارپن
ستر جسم لالہ لعل جی ہین	سمبت کی تلاش مین ہین پُرفن
سی سرستی نے کہا دیا سے	دونون نامون سے ہونگے روشن
یعنے ستر جسم اور پستک	انسے سمبت کی ہونگے درشن

پستک کالیست دھرم درپن لالہ لعل جی

پ ش ت ک ک ا ی س ت د ہ ر م د ر پ ن ل

۲ ۳۰۰ ۴۰۰ ۲۰ ۲۰ ۱ ۱۰ ۶۰ ۴۰۰ ۴ ۵ ۲۰۰ ۴۰ ۴ ۲۰۰ ۲ ۵۰ ۳۰

ا ل ہ ل ع ل ج ی

۱ ۳۰ ۵ ۳۰ ۷۰ ۳۰ ۳ ۱۰

سمبت ۱۹۲۷

خاتمۃ الطبع جدید تفریع خاتمہ سابقہ

ہرگاہ یہ کتاب فوائد تضمین جسکا نام کالیست دھرم درپن ہے اول مرتبہ چھپ کر شائع ہوئی تو تمام اہل دانش و بینش نے پسند فرمایا اور اسکے مضامین عمدہ و مفاہیم جدیدہ سے حظ وافر اٹھا کر فرط شوق اور خواہش دلی سے خرید کیا جب نہ رہی اور خریدارون کی طلب مفرط ہر طرف سے آئی حسب الحال بار ششم کتاب مذکور الصدر بعد نظر ثانی مصنف بصحت کامل مطابق اصل مرتب ہوکر بخط پاکیزہ کاغذ پسندیدہ پہ بذل ہمت بلند ہمت ارجمند مالک مطبع ہذا بمقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نول کشور مین بماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ ع مطابق سمبت ۱۹۶۹ زیب انطباع سے رونق پذیر ہوئی الشکر کے سرت سے یہ امید ہے کہ مقبول انام ہوکر جلد فروخت ہو جاوے اور نوبت چھپنے بار ہفتم کی ہوگی